علم معرفت کے منن کرنے کا آسان و سہل طریقہ عوام کے لئے
بھجنوں کا روزمرہ بلاناغہ گانا اور سننا ہے۔ کیونکہ اول تو بھجن
کی میٹھی سُر دل کو دنیا کے بکھیڑوں سے ہٹا کر اپنی طرف کھینچ لیتی
دوم اگر بھجنوں کے مطلب و معنی بھی ساتھ ساتھ سمجھ میں آ
تو یہ مشق (ابھیاس) اپنی ذات میں کچھ عرصہ کے لئے محو و مستغرق
دیتی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ہندو مذہب کی تقریباً تمام
کتابیں (وید۔ گیتا۔ مہابھارت۔ رامائن۔ گرنتھ صاحب۔ کبیر بیجک
وغیرہ) راگوں۔ غزلوں اور میٹھے لے (سُر) والے مثنوں اور شعروں
میں لکھی گئی ہیں۔
نیز بھجنوں کا زیادہ اثر دل پر اس وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ کہ ان میں
بڑا خیال بھی تھوڑی جگہ گھیرے ہوئے ہوتا ہے گویا سمندر ایک کوزہ
بند ہوتا ہے۔ جس سے ہر ایک شعر حث پر اتنی ہی چوٹ لگاتا ہے جتنی
کتاب کا وسیع مطالعہ۔
جس طرح دماغ کی ترقی کی ضرورت ہے۔ اسی طرح یا اس سے زیادہ قلبی ترقی
بھی از حد ضرورت ہے اور قلبی ترقی دلیل و حجت سے نہیں بلکہ ہری کیرتن
گانے اور سننے کے ذریعہ اعلیٰ خیالات کے ورد (یاد) کرنے سے ہوتی
اسلئے مجموعہ ہذا چھپا کر کے ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے امید ہے سجن پرش ا
لابھ اُٹھا کر اپنے کو کرتارتھ کریں گے۔ سجنوں کا کرپا ابھلاشی
بھگت رام مینجر ویدانت کیسری جالندھر

رہو گے۔ اس شاستر کا موکش اُپائے پرم آنند کا دینے والا
پُرش اس کو بچاریگا وہ گیان والا ہو کر پھر جنم مرن رُوپ
سنسار میں نہیں آوے گا۔ ہے راجن یہ جگت جو دیکھ پڑتا
ہے در حقیقت کچھ نہیں ہے اگیان سے پیدا ہوا جان پڑتا ہے
اور بچار کیئے سے جھوٹ جان پڑتا ہے۔ تمام بندھن کا کارن
باسنا (خواہش) ہے جس سے یہ جیو بھٹکتا پھرتا ہے۔ باسنا
کا ایک پتلا ہے اُسکا نام من ہے۔ جب سنسار کی ستتا یعنی
موجود ہونا سچا معلوم ہونا اور باسنا یعنی خواہش دور ہو جاویگی تب من نشٹ ہو
جاویگا۔ اور جب من مر گیا تب پرم کلیان ہو گا۔ باسنا دو پرکار
کی ہوتی ہے ایک شُدھ اور دوسری اشُدھ۔ اشُدھ
باسنا سے اپنے اصلی سروپ کے نہ جاننے سے اناتما جو
دیہہ وغیرہ ہے اُسمیں جو اہنکار کرتا ہے جس سے طرح طرح کی
باسنا پیدا ہوتی ہیں اور چکر کی طرح پھرتا پھرتا رہتا ہے۔ شُدھ
باسنا میں جگت کا ابھاؤ بالکل یقینی ہو جاتا ہے۔ جب تک
اہنکار سہت باسنا ہوتی ہے تب تک جنم پاتا ہے جب اہنکار
رہت (خالی) ہو گیا تب پھر جنم نہیں پاتا۔ ہے راجن اس
روپی باسنا کے ناش کرنے کو ایک برھم بدیا ہی بڑا
اُپائے ہے۔ یہ اُپائے شری رام چندر جی اور بششٹھ جی کا
ہے جو بچارنے کے لائق ہے اور گیان کا پرم کارن ہے
جو اس شاستر کو آد سے انت تک شر[illegible]
بلکہ بھرم سے چھوٹ جاویگا۔

اِس موکش اُپائے والے شاستر کے چھ پرکرن ہیں ۔ پہلا بیراگ
پرکرن جو بیراگ کا پرم کارن ہے ۔ جیسے مرُاستھل میں برچھ نہیں
ہوتا اور جو بڑی برکھا ہو تو وہاں بھی برچھ ہو جاتا ہے تیسے ہی
اگیانی کا ہردے مرُاستھل کی طرح ہے اسمیں بیراگ روپی برچھ نہیں
ہوتا پیہ جو اِس شاستر کی بڑی برکھا ہو تو بیراگ روپی برچھ اِس میں
پیدا ہو جاتا ہے ۔ اِس کے لعد دوسرا ممکشُ (یعنی مکت چاہنے
والا) پرکرن ہے اُس کے پرم نرمل بچن ہیں ۔ جیسے میلا درپن
مانجنے سے اُجل ہو جاتا ہے تیسے ہی اِن بچنوں سے اگیانی کا
ہردے نرمل اور بچار کے بل سے اُتّم بدیا کے سمرتھ ہو جاتا ہے
اِس کے لعد تیسرا اُتپت (یعنی پیدائش) پرکرن ہے ۔ اس کے بچار
سے اس جگت کا نہ ہونا بالکل جان پڑتا ہے ۔ جیسے نیند میں سوپن
سرشٹی کی اُتپت ہوتی ہے اور جاگنے سے مِٹ جاتی ہے تیسے
ہی اگیان سے جگت کی اُتپت ہوتی ہے اور سمیگ گیان سے مِٹ
جاتی ہے ۔ اِس کے لب چوتھا استھت پرکرن ہے ۔ اسمیں جگت کی استھت
کہی ہے ۔ جیسے اَبچار سے سورج کے پرکاش میں جل اور رسّی میں
سانپ دیکھ پڑتا ہے اور وہ سمیک درشٹ سے مِٹ جاتا ہے
تیسے ہی اگیان سے جگت کا ہونا نشچے کیا جاتا ہے اور جب اگیان کا
اُبھاؤ ہوتا ہے تب جگت کا بھی اُبھاؤ ہو جاتا ہے یعنی جگت کا
ست ہونا مِٹ جاتا ہے ۔ اس کے لب پانچواں اُپشم پرکرن ہے ۔
جیسے سوپن سے جاگنے پر باسنا جاتی رہتی ہے تیسے اسکا بچار کرنے
سے مَیں اور تو کی باسنا جاتی رہتی ہے کیونکہ اس کے نشچے میں جگت نہیں رہتا

اور جب باسنا مٹ گئی تب من الشسم ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے چھیو ال
نربان پرکرن ہے اسمیں پرم نربان بچن کہے ہیں۔ اگیان سے چت
اور چت کا سمبندھ ہے بچار کرنے سے ہٹ جاتا ہے۔ جیسے بنا
تیل کے دیپک نربان ہو جاتا ہے تیسے ہی بنا اچھا کے من نربان ہو جاتا
ہے۔ ہے راجن جب پہلے بیراگ پرکرن کو بچار دگے تب پراپت کیگا
اور جگت کے جتنے سُندر پدارتھ ہیں اُن کو بے رس جان کر کسی
پدارتھ کی اچھا نا کر دگے۔ پھر جیوں جیوں بچار لگا ہو گا تیوں تیوں آتما
شانت ہو گا اور تیوں ہی تیوں تو بھو آدک لکار کی سنتا مٹ
جائے گی جیسے جیوں جیوں سورج اُدے ہوتا ہے تیوں تیوں
اندھکار مٹ جاتا ہے۔

بالمیک جی بولے کہ ہے راجہ ایک دن شری رام چندر جی پاٹھ شالہ
سے بدیا پڑھ کر اپنے گھر آئے اور سب دن بچار سہت بتایا۔ پھر من
میں تیرتھ اور ٹھاکر دوارے کا بچار کر کے اپنے پتا مہاراجہ دشرتھ
جی کے پاس آ کر پرارتھنا کی کہ ہے پتا میرا چت تیرتھ اور ٹھاکر دوارے
کے درشن کو چاہتا ہے آپ کرپا کر کے آگیا دیجئے تو میں درشن
کر آؤں۔ مہاراجہ دشرتھ نے اچھی ساعت دکھلا کر رام جی کو آگیا دی
اور وہ بہت سا خزانہ اور فوج ساتھ لے کر دان پُن کرتے ہوئے
گھر سے روانہ ہوئے اور گنگا جمنا سرسوتی وغیرہ تیرتھوں میں بار بار
اشنان کر کے پرتھوی کے چاروں اور پرکرما کرتے رہے۔ اُتر دکھن پورب
پچھم میں دان کیا اور سمیر اور ہمالے پربت پر بھی گئے اور سالگرام اور بدری ناتھ
اور کیدار ناتھ وغیرہ میں اشنان اور درشن کئے۔ اسی طرح سب تیرتھوں سے یاترا کر کے

ہوئے ایک برس میں گھر واپس آئے اسکے بعد شری رامچندر جی کا یہ دستور رہا کہ پرانہ کال اُٹھ کر اشنان سندھیا وغیرہ ست کرم کر کے بھوجن کرتے اور پھر بھائی بندوں سے اپنے تیرتھ کی کتھا اور دیوتاؤں کے درشن کا حال کہتے تھے۔ اِس طرح بہت دن گذرے اُس وقت شری رام چندر جیکی عمر سولہ برس سے کچھ مہینے کم تھی۔ ایک دن شری رام چندر جی اپنے انتہ پور میں سوچ کرنے لگے اور دنیا کے تمام پدارتھوں کو جھوٹ سمجھنے جس سے ان کا شریر روز بروز دُبلا ہوتا گیا اور مُکھ کی شوبھا گھٹ گئی۔ مہاراجہ دشرتھ یہ حال دیکھ کر گھبرائے اور وششٹھ جی سے پوچھا کہ ہے منیشور میرے پتر سوچ میں کیوں رہتے ہیں۔ وششٹھ جی نے کہا کہ ہے راجن تم سوچ مت کرو۔ جیسے پرتھوی جل اگن پون آکاش تھوڑے کام میں بکاروان نہیں ہوتے جب جگت کی اُتپت اور پرلے ہوتی ہے تب بکاروان ہوتے ہیں تیسے ہی مہاپرش لوگ بھی تھوڑے کام میں بکاروان نہیں ہوتے۔ شری رام چندر جی کسی مطلب کے واسطے سوچ میں پڑے ہوں گے پیچھے سے اُن کو سکھ ملیگا۔

ہے راجہ ایسے ہی وششٹھ جی اور مہاراجہ دشرتھ بچار کر رہے تھے کہ اُسی سمے بسوامتر جی اپنے جگ کے واسطے مہاراجہ دشرتھ کے پاس آئے مہاراجہ دشرتھ نے بڑی بدھ سے اون کا آدر اور پوجن کیا اور کہا کہ ہے پربھو میرے بڑے بھاگ ہیں جو آپ کا درشن ہوا۔ آج مجھے ایسا آنند ہوا جو آدانت مدھ سے رہت ابناشی ہے۔ ہے بھگون آج میرے بھاگ اُدے ہوئے ہیں جو آپ نے درشن دیا۔ آپ سب سے

بڑھ کریں کیونکہ آپ میں دو گن ہیں ایک تو یہ کہ آپ چھتری ہیں پر براہمن
کا سبھاؤ آپ میں ہے اور دوسرے یہ کہ شبھ گنوں سے پر پورن
ہیں ہے مہیشور جس ارتھ کے لئے آپ آئے ہیں وہ کرپا کرکے کہئے اور
اپنا وہ ارتھ پورن ہوا جانئے کیونکہ ایسا کوئی پدارتھ نہیں ہے جو مجکو
دینا کٹھن ہے میرے یہاں سب کچھ موجود ہے۔ تب وشوامتر جی
نے کہا کہ ہے راجن تم دھن ہو اور ایسے کیوں نہ ہو کیونکہ تم میں دو گن
ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم رگھو بنشی ہو۔ دوسرے تم وششٹھ جی ایسے گرو کے چیلے
ہو اُن کی آگیا میں چلتے ہو۔ میرا منورتھ یہ ہے کہ میں نے وس گا نہر
جگ شروع کیا ہے۔ لیکن جب جگ کرنے لگتا ہوں تو راچھس لوگ
آکر جگ کو بگاڑ دیتے ہیں اور ماس لہو وغیرہ ڈال جاتے ہیں۔ اگر میں
اُن کو شراپ دوں تو وے بھسم ہو جاویں لیکن شراپ کرودھ
بنا نہیں ہوتا اور جو کرودھ کروں تو میرا جگ نشپھل ہو جاتا ہے۔ اس
سے اب میں آپ کی شرن آیا ہوں آپ اپنے پتر شری رام چندر جی کو میرے
ساتھ کر دو کہ وہ راچھسوں کو ماریں اور جگ سپھل ہووے۔ جب وشوامتر
نے ایسا کہا تب مہاراجہ دشرتھ چپ ہو کر گر پڑے اور گھڑی بھر تک
پڑے رہے۔ اور پھر اُٹھے اور بے دھیرج ہو کر بولے کہ ہے منیشورا!
آپ نے کیا کہا شری رام چندر جی تو ابھی کمار ہیں وہ راچھسوں سے
کیا جدھ کریں گے اور اِن کے بجوگ میں میرے پران کیسے بچینگے۔
جن رام چندر کو تم لینے آئے ہو۔ وہ تو خود روگی پڑے ہوئے ہیں
ان کو ایسی چنتا لگی ہے جس سے وہ بہت دُبلے ہو گئے ہیں اُن کو جدھ
کرنے کی سامرتھ نہیں ہے۔ جب اس طرح مہاراجہ دشرتھ نے ادھیرج

ہو کر کہا تو لشوامتر جی کرودھ وان ہو کر بولے کہ ہے راجہ تم اپنے دھرم کو
یاد کرو کہ تم نے کہا تھا کہ میں تمہارا مطلب پورا کروں گا۔ اب تم اپنے دھرم
کو چھوڑے دیتے ہو اور سنگھ کے سمان ہو کر ہرن کی طرح بھاگتے ہو۔
جب اس طرح لشوامتر جی کو کرودھ پیدا ہوا تب پچاس جوجن پرتھوی
کانپنے لگی اور اندر وغیرہ سب دیوتا ڈر گئے۔ تب بششٹھ جی بولے کہ
ہے راجہ دشرتھ تم سوچ مت کرو جن کے ساتھی لشوامتر جی ہوں
اس کو کسی کا ڈر نہیں ہے۔ تم اُن کے ساتھ بے کھٹکے رام چندر جی کو کردو
اُن کے ساتھ تمہارے پتر کو کوئی دُکھ نہیں ہوگا۔ ہے راجن اگر تم اپنے
بچنوں کا پالن نہ کروگے تو تمہارا دو طرح کا دھن جاتا رہیگا۔ ایک دھن
تو یہ کہ کنواں باؤلی تالاب وغیرہ دھرم بنوا رہے ہو اُن کا پن سب
جاتا رہیگا اور دوسرا دھن یہ کہ تپ برت جگ دان اسنان وغیرہ
کا پھل نشٹ کر تمہارا گھر کبھی سے خالی ہو جاوے گا۔ اس سے موہ
اور شوک کو چھوڑ کر اور دھرم کو یاد کر کے شری رام چندر جی کو ان کے
ساتھ کردو۔ جب اس طرح بششٹھ جی نے سمجھایا تو مہاراجہ دشرتھ کو
دھیرج ہوا اور رام چندر جی کو بُلوایا۔ اُنہوں نے آتے ہی مہاراجہ دشرتھ
کے چرنوں پر مستک لگا کر نمسکار کیا اور اسی طرح بششٹھ جی اور لشوامتر جی
کو اور سبھا میں جو بڑے بڑے براہمن بیٹھے تھے انکو نمسکار کیا۔ سب نے
اُن کی اور دیکھا کہ اُن کا شریر دُبلا ہو رہا ہے۔ یہ دیکھ کر لشوامتر جی
بولے کہ ہے کمل نین شری رام چندر جی تم اپنے انتہ کرن کی چنچلتا کو
چھوڑ کر جو کچھ تمہارا مطلب ہو ہم سے کہو ہم تمہارے سب دُکھ دُور کرینگے
اور تم کو اسی پد میں پہنچا دیں گے جہیں کبھی دکھ نہ ہو۔ پھر جیسے آکاش کو چوہا

نہیں کاٹ سکتا ۔ ویسے ہی تم کو دُکھ نہیں ہوگا۔

یہ سُن کر شری رام چندر جی پرسن ہوئے اور بولے کہ ہے بھگوان میرے من میں ایک بچار پیدا ہوا ہے جو میرے ہردے کو کھینچ لیگیا جیسے ندی کے کنارے پر گھاس پھوس ہوتا ہے اس کو ندی کی دھار کھینچ لے جاتی ہے تیسے ہی میرے ہردے میں جگت کے ست ہونے کا جو گھاس پھوس تھا اوس کو بچار روپی دھار کھینچ لے گئی۔ تب میں نے جانا کہ راج کرنے سے کیا ہے اور جگت کیا ہے سب بھرم ماتر ہے اور اس کی اچھیا مورکھ لوگ رکھتے ہیں۔ یہ استھاور جنگم (ساکن اور متحرک) جگت سب جھوٹا یعنی ناپایدار ہے۔ من جو پدارتھوں کو ست جان کر دوڑتا ہے اور سکھ دائک جانتا ہے سو مرگ ترشنا کے جل کی طرح ہے۔ جیسے مرگ ترشنا کے جل کو دیکھ کر مرگ یعنی ہرن دوڑتے ہیں اور دوڑتے دوڑتے تھک کر گر پڑتے ہیں جل نہیں پاتے تیسے ہی مورکھ لوگ پدارتھوں کو سُکھ دینے والے سمجھ کر ان کو بھوگ کرنے کا جتن کرتے ہیں اور شانت نہیں ہوتے۔ جس شریر کا ابھمان کر کے وہ جتن کرتے ہیں وہ شریر بھی چھن بھر میں مٹ جانے والا اور اسار ہے اس سے جس پدارتھ کا ناش نہ ہو اُس پدارتھ کو پانا چاہیئے۔ اسی کارن میں نے بھوگوں کا تیاگ کیا ہے جتنے سمپارروپ پدارتھ بھاستے ہیں وہ سب آپدا ہیں انہیں ذرا بھی سکھ نہیں۔ جب اندریوں کو بھوگ ملتے ہیں تب جیو راگ اور دویش سے جلتا ہے اور جب نہیں ملتے ہیں تب ترشنا سے جلتا ہے اس سے بھوگ دُکھ کا کارن ہے۔ جیسے ہرے برچھ کے چھید میں تھوڑی سی آگ رکھی ہوتی ہے اور دُھواں ہو کر تھوڑا تھوڑا جلتا رہتا ہے

تیسے ہی بھوگ روپی آگ سے من جلتا رہتا ہے۔ بشیوں میں کچھ بھی سُکھ
نہیں ہے اور دکھ بہت ہے اِس سے اُن کی اچھیا کرنا مورکھ پنا ہے
جیسے کھائیں کے اوپر گھاس اور پات ہوتے ہیں اور ان سے کھائیں ڈھک
جاتی ہے اس کو دیکھ کر ہرن کود کر دُکھ پاتا ہے تیسے ہی مورکھ لوگ
بھوگ کو سکھ روپ جانکر بھوگنے کی اچھیا کرتے ہیں اور جب انکو بھوگ
کرتے ہیں تب بار بار جنم اور مرن کی کھائیں میں گرتے ہیں اور دُکھ پاتے
ہیں۔ اس لئے میں بھوگ کی اچھیا نہیں کرتا۔

شری رام چندر جی بولے کہ ہے منیشور! لچھمی (دولت) بھی بڑا
انرتھ کا کارن ہے۔ جبتک یہ نہیں ملتی تب تک اِس کے ملنے کا جتن
ہوتا ہے اور یہ انرتھ کر کے ملتی ہے۔ اور جب ملتی ہے تو سب اچھے گنوں
ارتھات شیل سنتوکھ دھرم اودارتا ہیراگ بچار دیا وغیرہ کو
ناش کر دیتی ہے جب ایسے گنوں کا ناش ہوا تو سکھ کہاں سے ہو
اس لئے اسکو بھی پرم دُکھ کا کارن جان کر میں نے تیاگ کیا ہے۔ پُرش
میں شبھ گُن تب ہی تک ہیں جب تک اس میں ترشنا (ہوس) کا لگاؤ
نہیں اور جب ترشنا ہوئی تب شبھ گُن جاتے رہتے ہیں یعنی ترشنا
کرنے سے اچھا آدمی بھی بُرا ہو جاتا ہے۔ اِس سے اس کا تیاگ
کرنا اوشیہ (ضروری) ہے۔ جیسے پتے کے اوپر پانی کا بوند نہیں ٹھیر
سکتا تیسے ہی لچھمی بھی نہیں ٹھیر سکتی۔ جو کوئی اِس کو پاکر امر ہوا چاہتا ہے
وہ مورکھ ہے۔ جینے کی آشا بھی مورکھ لوگ کرتے ہیں جیسے استری گربھ کی
اچھیا اپنے ناش ہونے کے واسطے کرتی ہے تیسے ہی جینے کی آشا پُرش لوگ
اپنے ناش ہونے کیواسطے کرتے ہیں۔ گیان وان پُرش جو پرم پد میں پہنچے

ہیں اُن کا جینا تو سُکھ کے واسطے ہے اور اُن کے جینے سے اوروں کے کام بھی بنتے ہیں لیکن جنکی سابھوگ کی اچھیا رہتی ہے اور آتم پد سے دُور ہیں اُنکا جینا کسی سُکھ کے نمت نہیں ہے۔ جیسے برچھ پنچھی پشُو کا جینا ہے تیسے ہی اُن کا بھی جینا ہے۔ اس شریر کا جینا تب ہی اچھا ہے جب آتم پد کو پاوے اور طرح جینا برتھا ہے۔ جس کسی نے منکھ کا شریر پاکر آتم پد کے پانے کا جتن نہیں کیا اُس نے اپنا آپ ناش کیا اور وہ آتم گھاتی ہے ہے منیشور یہ سنسار اندر دھنک کی طرح ہے جیسے اندر دھنک بہت رنگ کا دیکھ پڑتا ہے پر اُس سے مطلب کوئی نہیں نکلتا تیسے ہی یہ سنسار بھرم ماتر ہے اسمیں سُکھ کی اِچھیا رکھنا برتھا ہے۔ اِس طرح میں نے جگت کو است روپ جان کر نرباسنا (بلا خواہش) ہونے کی اچھیا کی ہے ؛

شری رام چندر جی کہتے ہیں کہ ہے منیشور اہنکار اگیان سے اودے ہوا ہے یہ مہا دُشٹ ہے اور سب دُکھوں کی کھان ہے۔ جو کچھ میں نے بھجن اور پُن اہنکار سے کیا اور جو کچھ لیا دیا اور جو کچھ کیا وہ سب برتھا ہے اس سے پرمارتھ سدھ نہیں ہوتا۔ جتنے دُکھ ہیں اُن کا بیج اہنکار (خودی) ہے جب اس کا ناش ہو تب کلیان ہو اور تب ترشنا کا بھی ناش ہو جائے۔ ہے منیشور میں نے نشچے کر دیکھا ہے کہ جہاں اہنکار ہے وہاں سب آپدا آتی ہیں جیسے کمل کو برف ناش کر دیتی ہے تیسے ہی اہنکار اگیان کو ناش کرتا ہے۔ جیسے بدھک جال ڈالکر پنچھی کو پھنسا لیتا ہے اور اس سے پنچھی دُکھی ہو جاتا ہے تیسے ہی اہنکار روپی بدھک نے ترشنا روپی جال ڈالکر جیو کو پھنسایا ہے اس سے وہ دُکھی ہو گیا ہے

اس لیئے آپ وہی اُپائے کہیئے جس سے اہنکار کا ناش ہو۔

شری رام چندر جی بولے کہ ہے منیشور میرا چت کام کرودھ لوبھ موہ ترشنا آدک کے دکھ سے نربل ہو گیا ہے اور اچھے پرشوں کے جو گن ہیں ویراگ بچار دھیرج اور سنتوکھ وغیرہ ہیں اُن کی طرف نہیں جاتا ہے منیشور یہ چت روپی مہا موہ کا سمندر ہے اسمیں ترشنا روپی لہریں اُٹھتی رہتی ہیں اور کبھی ٹھیرتی نہیں اس لیئے اس چت سے میں بیاکل ہوا ہوں۔ جیسے بڑی تیز ہوا سے سوکھا پتّا دُور سے دُور جا پڑتا ہے تیسے ہی اس چت روپی پون نے مجکو آتمانند سے دُور پھینکا ہے اور جب میں آتم پد پانے کی تدبیر کرتا ہوں تب اگیان اُسے پانے نہیں دیتا جیسے ندی کی دھار اسمندر کو جاتی ہے اور پربت اس کو سیدھی چلنے نہیں دیتا سمندر کی طرف نہیں جانے دیتا تیسے ہی مجھ کو چت آتما کی طرف جانے سے روکتا ہے۔ وہ پرم شتر لینے دشمن ہے۔ ہے منیشور آپ وہی اُپائے کہیئے کہ جس سے اِس شتر کا ناش ہو۔ جیسے کھمبے میں باندھا ہوا بندر کبھی استھر ہو کر ایک جگہ نہیں بیٹھتا تیسے ہی چت باسنا کے مارے کبھی استھر نہیں ہوتا۔ جیسے سمندر اپنے بہنے کا سبھاؤ نہیں چھوڑتا اور اس سے طرح طرح کی لہریں اُٹھتی ہیں تیسے ہی چت بھی چنچل سبھاؤ نہیں چھوڑتا اور اس سے طرح طرح کی باسنا یعنے خواہشیں پیدا ہوتی ہیں۔ ہے منیشور یہ چت کبھی بڑا گمبھیر اور ملن ہمت بھی ہو جاتا ہے۔ جیسے چیل پنچھی آکاش میں اونچے پر اُڑتا ہے پرنت جب پرتھوی پر مانس (گوشت) دیکھتا ہے تو وہاں سے پرتھوی پر آکر مانس لیتا ہے تیسے ہی یہ چت تب تک اودار اور بلند ہمت ہے جبتک بھوگ نہیں دیکھتا اور جب لیتے

یعنی دُنیا کے مزوں کو دیکھتا ہے تب آسکت یعنی فریفتہ ہو کر اُس
کے مزے میں پھنس جاتا ہے۔ اس سے ہے منیشور آپ وہی اُپائے
کہیئے جس سے اِس چت روپی شتر یعنے دشمن کو میں جیت لوں۔
اب مجھ کو کسی بھوگ کی اِچھا نہیں اور دُنیا کی دولت مجھ کو بے مزہ
معلوم ہوتی ہے۔

شری رام چندر جی بولے کہ ہے براہمن پرم دُکھ کی جڑ ترشنا ہے
جب میں کسی سنتوکھ وغیرہ گن کو اختیار کرنا چاہتا ہوں تب ترشنا اُس گُن کو
ناش کر دیتی ہے۔ استری پتر کٹمب کا جال اُس نے بچھایا ہے اسمیں
پھنسا ہوا نکل نہیں سکتا اور آشا روپی جالنی میں باندھا ہوا کبھی
اوپر کو جاتا ہے اور کبھی نیچے کو گرتا ہے۔ ہے منیشور ترشنا روپی
میگھ سے دکھ روپی بوندیں برستے ہیں اور ترشنا کالی ناگن ہے چھونے میں
ملائم ہے پر زہر سے بھری ہے اس کے کاٹنے سے مر جاتا ہے۔
ترشنا روپی بادل آتما روپی سورج کو ڈھک لیتا ہے جب گیان روپی
پون چلے تب ترشنا روپی بادل کا ناش ہو کر آتم پد کا درشن ہو سکتا ہے
اِس سے آپ وہی اُپائے کہیئے کہ جس سے میں ترشنا روپی دُکھ سے چھوٹوں
ہے منیشور آگ اور تلوار اور اندر کے بجر سے بھی اتنا دُکھ نہیں ہوتا
جیسا دُکھ ترشنا سے ہوتا ہے۔ جیسے بھونرا کمل کے اوپر اور کبھی
نیچے بیٹھتا ہے اور کبھی آس پاس پھرتا ہے ایک جگہ نہیں ٹھیرتا تیسے
ہی ترشنا روپی بھونرا اسنسار روپی کمل کے نیچے اوپر پھرتا ہے کبھی
ایک جگہ نہیں ٹھیرتا۔ ہے منیشور یہ ترشنا ویراگ سے ناش ہوتی ہے
اور کسی اُپائے سے ناش نہیں ہوتی جیسے اندھکار کا پرکاش ہی ناش

ہوتا ہے اور کسی اُپائے سے نہیں ہوتا۔ اس سے آپ وہی اُپائے کہیے
جس سے ترشنا کا ناش ہو کر آتم پد کی پراپت ہو اور دکھوں کا ناش
ہو کر آنند ہو۔

شری رام چندر جی کہتے ہیں کہ ہے بسوامتر جی یہ امنگل روپ شریر
جو جگت میں پیدا ہوا ہے بڑا ابھاگ روپ ہے اور سدا اپوتر بست
ارتھات ہو مانس چربی وغیرہ سے بھرا ہوا ہے اس سے کچھ
مطلب نہیں نکلتا۔ اس لئے میں اس اپوتر روپ شریر کی اچھا نہیں
کرتا۔ یہ شریر نہ جڑ ہے نہ چیتن ہے۔ جڑ اس سبب سے نہیں ہے کہ
اس سے کام بھی ہوتا ہے اور چیتن اس سبب سے نہیں کہ اس کو آپ
سے کچھ گیان نہیں ہوتا۔ ہے منیشور جو اچھے لوگ ہیں وہ پوتر استھان
میں رہتے ہیں اشدھ استھان میں نہیں رہتے۔ وہ اشدھ استھان
یہ دیہہ ہے اور اس میں رہنے والا بھی اشدھ ہے۔ ہڈیاں اس گھر کی
اینٹیں ہیں لہو موتر بشٹا کا گارا لگا ہے اور مانس کی کہگل کی ہے
اہنکار روپی ڈوم اس میں رہتا ہے ترشنا روپی ڈومنی اس کی استری ہے
اور کام کرودھ لوبھ تو وہ اس کے پتر ہیں اور آنتوں اور بشٹا سے بھرا
ہوا ہے۔ ایسے اپوتر اشدھ استھان امنگل روپ شریر کو میں نہیں چاہتا
یہ شریر چاہے رہے چاہے نہ رہے اس کے ساتھ مجھ کو اب کچھ پریوجن
نہیں۔ ہے منیشور جیسے پانی کی بوند پتے کے اوپر چھن ماتر رہتی
ہے تیسے ہی شریر بھی چھن بھنگ ہے۔ ایسے شریر پر من لگانا مورکھ
پن ہے۔ ایسے شریر کے ساتھ اُپکار کرنا بھی دُکھ کے نمت ہے سکھ کچھ بھی
نہیں۔ ہے منیشور بجلی اور دیپک کا پرکاش بھی آتا جاتا دیکھ پڑتا ہے

پر اس شریر کا آدا ور انت نہیں دیکھ پڑتا کہ کہاں سے آتا ہے اور کہاں جاتا ہے اس لئے میں اس پر بھروسہ نہیں کرتا۔ نہ میں شریر ہوں نہ میرا شریر ہے نہ اس کا میں ہوں نہ یہ میرا ہے۔ اب مجھ کو کوئی کامنا نہیں میں نراشی پرش ہوں۔ شریر سے مجھکو کچھ مطلب نہیں اس لئے آپ وہی اُدپائے کہئے جس سے میں پرم پد پاؤں۔

شری رام چندر جی بولے کہ ہے منیشور جو شریر کی آستھا کر کے اہنکار کرتے ہیں اور جگت کے پدارتھوں کے نمت جتن کرتے ہیں وے مہا مورکھ ہیں۔ جیسے سپنا (خواب) جھوٹا ہے تیسے ہی یہ جگت جھوٹا ہے۔ جو کوئی اس جگت کو سچا جانتا ہے وہ اپنے بندھن کی جتن کرتا ہے ارتھات جنم مرن میں پھنستا ہے۔ ہے منیشور منکھ کا جنم بہت اُتم ہے پر جتنے ابھاگ ہیں اُن کو بشے بھوگ کے مارے آتم پد نہیں ملتا۔ جیسے کسیکو چنتامن ملجائے اور وہ اُسکا نرادر کر کے اس کے گن نہ جانکر ڈالدے تیسے ہی جنے منکھ شریر کو پاکر آتم پد کو نہیں پایا وہ بڑا ابھاگی ہے مورکھ پن سے اپنے جنم کو کھو ڈالتا ہے۔ ہے منیشور جو روگ ہوتا ہے اُس کے موافق اگر دوا کی جاتی ہے تو وہ روگ چھوٹ جاتا ہے۔ اس میرے روگ کے چھوٹنے کی دوا آپ کیجئے نہیں تو سب کو چھوڑ کر میں جنگل میں جا رہونگا۔ ہے منیشور اس شریر کی تین اوستھا میں سے کوئی بھی سکھ نہیں دیتی۔ ارتھات بال اوستھا تو مہا موڑھ ہے اور جوا اوستھا سب برائیوں سے بھری ہے اور بڑھاپا مہا دکھ کا گھر ہے۔ بال اوستھا کو جوا اوستھا کھا لیتی ہے اور جوا اوستھا کو بردھ اوستھا کھا لیتی ہے اور بردھ اوستھا کو

موت کھا لیتی ہے۔ یہ سب اوستھا تھوڑے دنوں کی ہیں اِس سے مجھ کو کیا سکھ ملیگا۔ اس کارن آپ مجھ سے وہی اوپائے کہیے جس سے میں اِس دکھ سے چھوٹ جاؤں۔

شری رام چندر جی کہتے ہیں کہ ہے منیشور لبشٹ امتر جو گیانی پُرش ہیں وہ سنسار کو متھیا جانتے ہیں اور سنسار روپی جال میں نہیں پھنستے اور جو اگیانی پُرش ہیں وہ سنسار کو ست جان کر اس کے لبشو اس جال میں پھنستے ہیں اور بِشے بھوگ کی اِچھا کرتے ہیں۔ وہ ایسے ہیں جیسے بالک درپن میں اپنے پرچھائیں کو دیکھکر اس کو پکڑ لینے کی اچھا کرتا ہے۔ اگیانی سنسار کو ست جان کر اس کے پدارتھوں کی اِچھا کرتا ہے کہ یہ مجھ کو ملے اور یہ نہ ملے۔ یہ سب سکھ ناش ہونے والے ہیں ارتھات آتے ہیں اور جاتے ہیں استھر نہیں رہتے ان کو کال کھا لیتا ہے جیسے پکے انار کو طوطا کھا جاتا ہے تیسے ہی سب چیزوں کو کال کھا لیتا ہے۔ ہے منیشور! یہ کال بڑا بلوان ہے جو کچھ دیکھنے میں آتا ہے وہ سب گراس کر لیتا ہے اور کسی سے جانا نہیں جاتا۔ چھن گھڑی پہر دن مہینہ برس وغیرہ سے جانئے کہ یہی کال ہے اس کی مورت پرگٹ نہیں ہے۔ یہ کسی کو ٹھہرنے نہیں دیتا۔ جیسے اگن گھی کی آہت سے ترپت نہیں ہوتی تیسے ہی سب جگت کا بھوجن کر کے بھی کال ترپت نہیں ہوتا۔ یہ بہا کٹھور (سخت) ہے کسی پر دیا نہیں کرتا اس کا ڈر مجھ کو رہتا ہے۔ اس سے آپ وہی اُپائے مجھ سے کہیے کہ جس سے میں کال سے بے ڈر ہو جاؤں ارتھات امر ہو جاؤں ؎

شری رام چندر جی کہتے ہیں کہ ہے منیشور جتنے پدارتھ دیکھ پڑتے
ہیں سب ناش ہونے والے ہیں تو میں کیسی اِچھا کروں اور کیسا آشریہ
کروں ان کی اچھا کرنا مورکھپن ہے۔ جیو اپنے شریر (بھاری) اہنکار
کے کارن بھٹکتا پھرتا ہے۔ جیسے ڈور سے بندھا ہوا پتنگ کبھی اوپر کو
اور کبھی نیچے کو جاتا ہے ٹھہرتا نہیں تیسے ہی جیو اہنکار سے کبھی اوپر کو
اور کبھی نیچے کو جاتا ہے استھر کبھی نہیں ہوتا۔ ہے منیشور امست
ہاتھی کو جیتنے اور رتن روپی سمندر کی لہروں کے تیر جانے والے
کو بھی میں شورویر نہیں مانتا ہوں۔ پرنتو جو کوئی اندری روپی
سمندر کو جس میں منو برتی روپی لہریں اٹھتی ہیں اس کو تیر جاتا
ہے اس کو میں شورویر مانتا ہوں۔ جیسے مور کی دم ہلتی رہتی ہے
تیسے ہی اگیانی کا چت سدا چنچل رہتا ہے اس لئے وہ پشو کے سمان
ہے۔ جیسے پشو دن کو جنگل میں جا کر چلتے اور چرتے پھرتے ہیں اور
رات کو گھر میں آ کر کھونٹے سے باندھے جاتے ہیں تیسے ہی مورکھ
منشیہ دن کو گھر چھوڑ کر بیوپار میں پھرتے ہیں اور رات کو اپنے
گھروں میں آ کر ٹھہرتے ہیں۔ پرنتو اس سے کچھ پرمارتھ سدھ نہیں ہوتا
وہ اپنا جیون برتھا گنواتے ہیں۔ ہے منیشور جگت سب ناش روپ ہے
دیکھتے ہی دیکھتے ناش ہو جاتا ہے۔ جب جگوں کی ہزار چوکڑی گزرتی
ہے تب برہما جی کا ایک دن ہوتا ہے۔ اس دن کے گزر جانے پر سب
جگت کا پرلے ہو جاتا ہے اور برہما جی بھی کال پا کر ناش ہو جاتے
ہیں۔ جتنے برہما جی ہو گئے ہیں ان کی گنتی نہیں ہو سکتی۔ جب کتنے ہی برہما
ناش ہو گئے ہیں تو ہم الپوں کی کون گنتی ہے۔ میں کسی بھوگ کی

اچھا نہیں کرتا کیونکہ سب چلے جانے والے ہیں۔ استری پتر آدک
جب تک شریر ناش نہیں ہوتا تب ہی تک دیکھ پڑتے ہیں اور جب
شریر کا ناش ہو جائیگا تب جانا نہ جائیگا کہ کہاں گئے اور کہاں سے
آئے تھے جیسے تیل اور بتی سے دیپک ٹرا پر کا شمان دیکھ پڑتا ہے
اور جب بجھ جاتا ہے تو جانا نہیں جاتا کہ کہاں گیا۔ اس سے ہے
منیشور میں کسکا بھروسہ کروں اور کسپر چت لگاؤں سب تو ناش
ہو جانے والے دیکھ پڑتے ہیں۔ اس سے اب آپ وہ پدارتھ
بتلائیے جسکا ناش نہ ہو۔

شری رام چندر جی کہتے ہیں کہ ہے منیشور جتنا کچھ استھاور جنگم
جگت دیکھ پڑتا ہے وہ سب ناش روپ ہے کچھ بھی استھر قایم
نہ رہیگا۔ ایک چھن میں سمندر کی جگہ مہا استھل (خشکی) ہو جاتا ہے اور
مہا استھل میں جل کی دھارا بہنے لگتی ہے۔ جو سندر سندر بڑے باغ تھے وہ آکاش کیطرح شونیہ (خالی)
ہو گئے اور جو استھان شونیہ تھے وہ سندر برچھ والے بن دیکھ پڑتے ہیں۔ جہاں بستی تھی
وہاں اجاڑ ہو گیا جہاں اجاڑ تھا وہاں بستی ہو گئی۔ جہاں گڑھے
تھے وہاں پہاڑ ہو گئے جہاں پہاڑ تھے وہاں برابر زمین ہو گئی
اس طرح سب پدارتھ دیکھتے دیکھتے اور کے اور ہو گئے استھر
نہیں رہے تو میں کسکا بھروسہ کروں اور کس کے پانے کا جتن
کروں۔ مجھ کو کسی بھوگ کی اچھا نہیں نہ راج کی اچھا ہے نہ گھر کی
اچھا ہے نہ بن کی اچھا ہے۔ نہ مرنے کا دکھ جانتا ہوں نہ جینے کا
سکھ مانتا ہوں۔ جیسے سورج کے اودے ہوئے بنا اندھکار کا
ناش نہیں ہوتا تیسے ہی آتم گیان بنا سنسار دکھ کا ناش نہیں ہوتا

اِس سے آپ وہی اُپائے کہیے جس سے موہ کا ناش ہو اور میرے ہردے سے اگیان روپی اندھکار جاتا رہے اور بھرم روپی روگ چھوٹ جائے۔ ہے منیشور جو پرتیکش دیکھ پڑے اور دیکھنے والا ہے اس کو سب پدارتھ بے رس ہیں وہ کسی پدارتھ کی اچھا نہیں کرتا کیونکہ اُس کو تو سب پدارتھ ناش رُوپ دِکھ پڑتے ہیں اور وہ اپنی عمر کو بھی بجلی کی چمک سی دیکھتا ہے۔ لیکن اگیانی کا چِت وِشے بھوگ کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ جیسے پانی کا گڑھا ہری ہری گھاس سے چھپا ہوا ہوتا ہے اور ہرن کا بچہ اوس کو بہت اچھا جان کر کھانے کو جاتا ہے تو اُسمیں گر پڑتا ہے ویسے ہی یہ مورکھ جیو وِشے کو بہت اچھا جان کر اس کو بھوگ کر گر پڑتا ہے اور مہا دکھ پاتا ہے۔ ہے منیشور چِت بڑا چنچل ہے استھر کبھی نہیں رہتا۔ جیسے آگ میں پڑا ہوا پارہ نہیں ٹھیرتا اُڑ جاتا ہے ویسے ہی چِت بھی نہیں ٹھیرتا ہے وِشے بھوگ کی طرف دوڑتا ہے۔ اِس سے آپ وہی اُپائے کہیے جس سے چِت استھر ہو اور راگ دویش نہ آنے پائے۔

ایسے کہہ کر شری رام چندر جی چُپ ہو رہے جیسے بڑے میگھ کو دیکھ کر مور بولنے سے چپ ہو جاتا ہے۔ جتنے سبھا میں بیٹھے تھے وہ سب نربانا روپی سمندر میں مگن ہو گئے اور دیوتا لوگ کہنے لگے کہ ہے کمل نین رگھو بنشی آکاش کے چندرما تم دھن ہو۔ تمہارے بچن سُنکر ہمارا جو دیوتاپن کا ابھیمان تھا وہ سب جاتا رہا۔ اور امرت روپی بچن سُنکر ہماری بدھ بھر گئی۔ تمہارے بچن پرمانند کے دینے والے ہیں اس لئے تم دھن ہو۔ نارد جی بھی کہنے لگے کہ ہے

رام جی تم نے بڑے بیبک اور براگ کے بچن کہے جو سب کو پیارے لگے اور سب کے کلیان کرنے والے اور پرم گیان کے کارن ہیں ۔ تمہاری بدھی بہت اتم ہے اور گیان کا پرم پاتر ہے اس سے تم کو تھوڑے ہی گیان سے جلد آجاویگا ۔
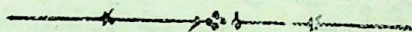
دوسرا پرکرن ممکش

بالمیک جی کہتے ہیں کہ ہے سادھو یہ بچن پرم آنند کے روپ ہیں
اور کلیان کے کرنے والے ہیں۔ ان میں سننے کی رُچ جب ہوتی ہے
جب جنموں کے بڑے پُن اکٹھے ہوتے ہیں۔ جیسے کلپ برکش کے
پھل کو بڑے پُن سے پاتے ہیں۔ تیسے ہی جن کے بڑے پُن اکٹھے
ہوتے ہیں اوس کو رُچ ان بچنوں کے سننے میں ہوتی ہے اور طرح
سے نہیں ہوتی یہ بچن پرم بودھ کے کارن ہیں۔

اس طرح جب نارد جی نے کہا تب بشوامتر جی نے کہا کہ ہے گیا والوں میں اُتم شری
رام چندر جی جتنا کچھ جاننے کو چاہیے وہ سب تم جانتے ہو اس سے اب
تم کو جاننے کو کچھ باقی نہیں رہا پر اس میں بشرام کرنے کے لیے کچھ مارجن
(صفائی) کرنا باقی ہے۔ جیسے اشدھ درپن کا میلاپن دور کرنے سے
مکھ اسپشٹ دکھائی پڑتا ہے تیسے ہی کچھ اوپدیش کی ضرورت تم کو ہے
ہے شری رام چندر جی آپ ہی کے برابر بھگوان بیاس جی کے پتر
شکھدیو جی بھی ہوئے ہیں۔ وہ بھی بڑے بدھمان تھے۔ انہوں
نے جو جاننے کے قابل تھا اوس کو جانا تھا پر بشرام کی ضرورت انکو
باقی تھی۔ جس کے لیے وہ اپنے پتا بیاس جی کے کہنے سے راجہ جنک کے
پاس گئے اور ان کے در[illegible] کھڑے ہو گئے۔ دوارپال نے

جاکر راجہ جنک سے کہا کہ بیاس جی کے پُتر سکھدیو جی کھڑے ہیں راجہ
جنک نے جانا کہ اُنکو جگیا سا ہے ۔ اس لئے کہا کہ کھڑے رہنے دو۔ اسی
طرح دوارپال نے جاکر کہا یا اور سات دن اُنکو کھڑے ہی بیت گئے
تب راجہ نے پوچھا کہ سُکھدیو جی کھڑے ہیں کہ چلے گئے۔ دوارپال
نے کہا کہ کھڑے ہیں۔ راجہ نے کہا کہ آگے لے آؤ۔ تب وہ اُن کو
آگے لے آیا۔ اس دروازے پر بھی وہ سات دن کھڑے رہے۔ پھر
راجہ نے پوچھا کہ سُکھدیو جی ہیں۔ دوارپال نے کہا کہ ہاں کھڑے ہیں
راجہ نے کہا کہ انتہ پور (خاص محل) میں لے آؤ اور طرح طرح کے سُکھ
بھوگ کراؤ۔ تب وہ اُن کو انتہ پور میں لے گیا وہاں استریوں کے
پاس بھی وہ سات دن تک کھڑے رہے۔ پھر راجا نے دوارپال سے
پوچھا کہ سکھدیو جی کی اب کیسی دشا ہے اور آگے کیسی دشا تھی۔ دوارپال
نے کہا کہ آگے وہ نرادر کرنے سے نہ دکھی ہوئے تھے اور نہ اب سُکھ
بھوگ کرنے سے سُکھی ہوئے ہیں۔ وہ تو پہلے اور پرے دونوں میں برابر
ہیں۔ جیسے مندیوں سے سمیر پربت چلایمان نہیں ہوتا تیسے ہی یہ بڑے
بھوگ اور نرادر سے چلایمان نہیں ہوتے۔ تب تو راجہ جنک نے کہا
کہ اُنکو ہمارے پاس لے آؤ۔ جب سُکھدیو جی آئے تب راجہ جنک نے کھڑے
ہو کر پرنام کیا۔ اور پوچھا کہ ہے منیشور تم کس نمت آئے ہو اور
تمہاری کیا اِچھا ہے۔ سکھدیو جی بولے کہ ہے گرو جی یہ سمسار کا
آڈمبر کیسے اُتپن ہوا ہے اور کیسے شانت ہوگا سو آپ کہئے۔ تب
راجہ جنک نے شاستر کے موافق اُن کو اُپدیش کیا اور کہا کہ ہے منیشور
یہ سنسار چت کے سپھرن سے ہوا ہے۔ جب چت پھُرنے سے رہت

ہوتا ہے تب بھرم چھوٹ جاتا ہے۔ آتم تتو نِت شُدھ پرم آنند روپ کیول چیتن ہے جب اس کا ابھیاس کروگے تب تم وِشرام کو پاؤ گے۔

وشوامتر جی بولے کہ ہے مہا راجہ دشرتھ اسی طرح شری وششٹھ جی کی یُکت سے شری رام چندر جی شانت ہوں گے۔ اُن کے اُپدیش سے آگے بھی رگھو بنشی گیا نوان ہوئے ہیں۔ وہ سربگیہ اور ساکشی رُوپ ہیں اور ترکال اور گیان کے سورج ہیں۔ ان کے اُپدیشوں سے شری رام چندر جی آتم پد کو پراپت ہوں گے۔ ہے وششٹھ جی جب ہمارا تم سے جھگڑا ہوا اور برہما جی نے مندراچل پربت پر جو رکھیشروں اور طرح طرح کے برچھوں سے بھرا ہوا تھا سنساری باسنا کے ناش ہونے اور ہمارے تمہارے جھگڑے کو مٹانے اور جیووں کے بھلے کے نمت جو اُپدیش کیا تھا وہ تم کو یاد ہے۔ اب وہی اُپدیش تم شری رام چندر جی کو کرو کیونکہ یہ بھی نرمل گیان کے پاتر (برتن) ہیں۔

برہما جی کے پُتر وششٹھ جی نے کہا کہ ہے منیشور جو کچھ آپ نے آگیا دی ہے وہ ہم نے مانی۔ ایسا کیکو سامرتھ نہیں ہے کہ جو سنت کی آگیا کو نہ مانے۔ ہے سادھو مہاراجہ دشرتھ کے جتنے پُتر ہیں اُن سب کے ہردے میں اگیان رُوپی جو اندھکار ہے اُس کو میں گیان رُوپی سورج سے اس طرح نکال دوں گا جس طرح سورج کے پرکاش سے اندھکار دُور ہو جاتا ہے۔ ہے منیشور جو کچھ برہما جی نے اُپدیش کیا تھا وہ مجھکو سب یاد ہے وہی اُپدیش میں کروں گا جس سے شری رام چندر جی نہ سندیہ ہو جاویں گے۔ اتنا کہہ کر بالمیکی جی

بولے کہ اِس پرکار بششٹھ جی بشوامتر جی سے کہکر شری رام چندر جی سے موکش کا اُپائے کہنے لگے ٭

بششٹھ جی بولے کہ ہے شری رام چندر جی برہما نے جیوؤں کے بھلے کے لئے جو مجھ کو اُپدیش کیا تھا وہ سب مجھکو اچھی طرح یاد ہے وہی میں تم سے کہتا ہوں۔ یہ جگت اصل میں کچھ اُپجا ہی نہیں ایک اکیلا پرم آتم تو اپنے آپ میں استھت ہے لیکن دو ہونے کا بھرم اودیا سے ہوتا ہے۔ جیسے بالک کو اپنے پرچھائیں میں بیتال دیکھ پڑتا ہے اور وہ اُس سے ڈرتا ہے تیسے ہی اگیانی کو اپنی باسنا جگت روپ ہوکر دیکھ پڑتی ہے۔ جو پُرش آتما کی ستا میں جگا ہے اُس کو دو ہونے کا بھرم نہیں ہوتا وہ آتم درشی سدا شانت آتما پرمانند سروپ اچھا سے رہت ہے۔ ہے رام جی جو کچھ سدھ ہوتا ہے وہ اپنے پرشارتھ سے سدھ ہوتا ہے پرشارتھ بنا کچھ سدھ نہیں ہوتا۔ لوگ جو کہتے ہیں کہ جو دیو کرے گا سو ہوگا یہ مورکھتا ہے۔ ہے رام جی پُرش جس کام کے کرنے کی تدبیر کرے اور اس سے پھرے نہیں تو وہ کام ضرور پورا ہو جاتا ہے۔ پرشارتھ سے سمیر پربت کو جو پیس ڈالنا چاہے تو وہ بھی کر سکتا ہے۔ پرشارتھ بھی دو طرح کے ہیں ایک شاستر کے موافق دوسرا شاستر کے برخلاف۔ جو شاستر کو چھوڑ کر اپنی اچھا کے موافق کرتا ہے وہ سدھتا کو نہیں پاتا اور جو شاستر کے موافق پرشارتھ کرے گا وہ سدھتا کو پراپت ہوگا کبھی دکھ نہ پاوے گا ہے رام چندر جی پرشارتھ کیا ہے اور اس سے کیا سدھ ہوتا ہے وہ بھی سنیئے گیا نوان جو سنت ہیں اور ست شاستر جو برھم بدیا ہے

اس کے موافق پرجتن یعنی تدبیر و کوشش کرنے کا نام پرشارتھ ہے۔ اور پرشارتھ سے پانے کے لایق آتما ہے جس سے سنسار سمدر سے پار ہوتا ہے۔ منکھ کو پرتھم تو یہ کرنا چاہیئے کہ اپنے برن آشرم کے شبھ دھرم کرم پر چلے اور اشبھ کو تیاگ کرے۔ پھر سنتوں کا سنگ اور ست شاستروں کا بچارنا۔ اُن کو بچار کر اپنے گن اور دوش کو بچارنا چاہیئے کہ دن اور رات میں کیا شبھ اور کیا اشبھ کیا ہے۔ آگے پھر گن اور دوشوں کا بھی ساکھشی ہو کر سنتوکھ دھیرج بیراگ بچار اور ابھیاس آدی جو گن ہیں اُنکو بڑھاوے اور جو دوش ہیں اُن کو تیاگ کرے۔ جب ایسے پرشارتھ کو اختیار کریگا تب پرم آنند روپ آتم تتو کو پاویگا ۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام چندر جی استری پُتر بھائی بندھو دھن دولت وغیرہ میں دُربار رہنا نہ چاہیئے اِن سے برکت (آزاد) رہنا اور دانتوں سے دانتوں کو دبا کر سنسار سمدر سے پار ہونے کا جتن کرنا چاہیئے اس لیئے تم دیو کا آشرا چھوڑ کر اپنے پرشارتھ کا آشرا کرو۔ جو پہلے کا کیا ہوا پرشارتھ ہے وہی دیو ہے اور دیو کوئی نہیں ہے۔ پورب میں جو کچھ پاپ کیا ہے اُسکا پھل دُکھ ہے۔ جب دُکھ پاتا ہے تو مورکھ کہتا ہے کہ ہائے دیو ہائے دیو۔ جو پورب کے جنم میں اچھا کرم کر آیا ہے وہ اچھا کرم سکھ ہو کر دکھائی دیتا ہے اور جو پورب کے جنم کے بُرے کرم بلوان ہوتے ہیں اور اچھے کرم کا پرشارتھ کرتا ہے اور ست سنگ کرتا ہے اور اچھے شاستروں کو بچارتا اور سُنتا ہے تو پورب جنم کے سنسکاروں کو بھی جیت لیتا

ہے جیسے پہلے دِن پاپ کیا ہو اور دوسرے دِن بڑائین کرے تو
پُورب کا پاپ چھوٹ جاتا ہے۔ اِس سے جو کچھ سدھ ہوتا ہے وُہ
پُرشارتھ سے ہی سدھ ہوتا ہے۔ ایکتر بھاؤ سے پرجتن کرنے کا
نام پُرشارتھ ہے۔ جو ایکتر بھاؤ سے جتن کرے گا وہ ضرور اِس کو
پاویگا اور جو پُرش اور کسیکو دیو جان کر اپنا پُرشارتھ چھوڑ بیٹھے گا
وہ دُکھ پاکر کبھی شانت نہ ہوگا۔ ہے رام جی جو سنتوں کی سنگت
کرتا ہے اور ست شاستر کو بھی بچارتا ہے پر اُن کے ارتھ میں پرشارتھ
نہیں کرتا اوس کو سِدھتا نہیں مِلتی۔ جیسے کوئی امرت کے پاس بیٹھا
ہو تو بغیر امرت پیئے امر نہیں ہو سکتا تیسے ہی ابھیاس کیئے بِن سِدھتا
نہیں مِلتی۔ ہے رام چندر جی اس جیو کو سنسار روپی روگ لگا ہے اِس
کے دُور ہونے کا اُپائے یہ ہے کہ سنت جنوں اور ست شاستروں
کے ارتھ میں درڑھ بھاؤ نا کرے جو کچھ سُنا ہے اُسکا بار بار ابھیاس
کرے اور سب کلپنا تیاگ کرکے ایکانت ہو کر اسکا چنتون کرے تب
پرم پد کی پراپت ہوگی اور دویت بھرم چھوڑ کر ادویت روپ بھاسیگا
اسی کا نام پرشارتھ ہے۔ ہے رام چندر جی جو کوئی بڑے تیج والا اور
بڑے دھن دولت والا تم کو دیکھ پڑتا ہے یا سُنا جاتا ہے وُہ اپنے ہی
پُرشارتھ سے ایسا ہوا ہے اور جو بڑے بڑے سانپ اور کیڑے وغیرہ
تم کو دیکھ پڑتے ہیں وے اپنے پُرشارتھ کو چھوڑ دینے سے ایسے
ہوئے ہیں۔ اس لئے تم اپنے پُرشارتھ کا آشرا کرو نہیں تو سانپ
کیڑے وغیرہ کی نیچ جون میں پیدا ہوگے۔ جس پُرش نے اپنا پرشارتھ
چھوڑ دیا اور کسی دیوتا کا آسرا لیا ہے وہ مہا مُورکھ ہے کیونکہ یہ بات

لوک بیوہار میں بھی پرسیدھ ہے کہ بغیر اپنے جتن کئے کوئی چیز نہیں ملتی
ہے تو بھلا پرمارتھ کیسے مل سکتا ہے۔ ہے رام چندر جی یہ جو بشوامتر جی
ہیں انہوں نے دیو شبد کو دُور ہی سے تیاگ دیا ہے۔ یہ اپنے پرشارتھ
ہی سے چھتری سے براہمن ہو گئے ہیں۔ اور اور جو بڑے بڑے مرتبے
کے لوگ ہوئے ہیں وہ بھی اپنے ہی پرشارتھ سے ہوئے ہیں۔ دیو شبد
محض مورکھوں کے سمجھانے کے لئے کہا گیا ہے۔ اپنے ہی کئے ہوئے
شُبھ یا اشُبھ کرم کا پھل ضرور بھگتنا ہوتا ہے۔ اس کو دیو کہو چاہے
پرشارتھ کہو اور دیو کوئی نہیں ہے۔ دیو نام اپنے پرشارتھ کا ہے
اور پرشارتھ نام کرم کا ہے اور کرم نام باسنا کا ہے۔ باسنا من سے
ہوتی ہے اور من رُوپی پُرش جسکی باسنا کرتا ہے وہ اس کو ملتی ہے
اس سے اور دیو کوئی نہیں۔ پورب جنم کا کیا ہوا درڑھ پرشارتھ
شُبھ یا اشُبھ جو ہے اسکا پرنام (انجام) سُکھ یا دُکھ ضرور ہوتا ہے
اسی کا نام دیو ہے۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے ناتھ جو پورب کی درڑھ باسنا
کے انوسار جیو سب کرم کرتا ہے تو میں کیا کروں مجھ کو پورب کی باسنا
نے دین دُکھی کر رکھا ہے اب مجھ کو کیا کرنا چاہیئے۔ بشِشٹھ جی بولے کہ
ہے رام چندر جی جو کچھ پُورب کی درڑھ باسنا ہو رہی ہے اُس کے
انوسار یہ جیو کام کرتا ہے پرنت جو مُنکھ اُتم ہے وہ اپنے پُرشارتھ
سے پورب کے میلے سنسکاروں کو شُدھ کرتا ہے تو اُس کے پاپ دُور
ہو جاتے ہیں۔ جب تم ست شاستروں اور گیانوانوں کے بچنوں کے
انوسار درڑھ پرشارتھ کرو گے تب تمہاری میلی باسنا دور ہو جاوگی

ہے رام چندر جی پُورب کے اچھے اور بُرے سنسکاروں کو کیسے جانے سو سنو کہ جو چت بِشے بھوگ کرنے اور شاستر کے برودھ مارگ کی اور جاوے اور اچھے کرم کیطرف نہ جاوے تو جانئے کہ کوئی بُرا کرم پورب جنم میں کیا ہے۔ اور سنت جنوں اور ست شاستروں کے موافق کرم کرے اور سنسار سے برکت ہو تو جانئے کہ پورب کا کرم شدھ ہے۔ ہے رام چندر جی اُتم پرش وہی ہے کہ جسکا پورب سنسکار اگرچہ بُرا تھا پر اُس نے پُرشارتھ کر کے اُسکو شدھ کر لیا اور مُورکھ جیو وہ ہے جس نے اپنا پرشارتھ تیاگ دیا جس سے سنسار سے مُکت نہیں ہوتا۔ جو اُتم پُرش ہے اُس کو یہ کرنا چاہئے کہ پہلے تو پانچ اندریوں کو بس کرے پھر شاستر کے انوسار اُن کو برتاوے اور شبھ باسنا کو درڑھ کرے اشبھ کو تیاگ کرے۔ اگرچہ تیاگ کرنے کے قابل دونوں ہیں پرنت پہلے شبھ باسنا کو اکٹھی کرے پھر اشبھ کو تیاگ کرے۔ جب شدھ باسنا سے انتہ کرن شدھ ہوگا تب سنتوں اور شاستروں کے سدھانت کا بچار پیدا ہوگا۔ اِس سے گیان پراپت ہوگا۔ اس گیان سے آتما کا درشن ہوگا۔ پھر کریا اور گیان بھی چھوٹ جائیں گے اور کیول شدھ اکیلا اپنا آپ نروپ پاتی دیکھ پڑے گا۔ اِس سے ہے رام چندر جی اور سب کلپان کو تیاگ کر سنت لوگوں اور ست شاستروں کے انسار پُرشارتھ کرو۔ یہی مکھ ہے۔

بشِشٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام چندر جی یہ جو موکش اُپائے میں تم سے کہتا ہوں اس کے انوسار تم پُرشارتھ کرو تب تمہارا پرم ارتھ

سِدھ ہوگا۔ یہ چِت جو سنسار کے بھوگ کی طرف جاتا ہے اس بھوگ
میں چت کو گرنے نہ دو۔ پہلے شم اور دم کو اختیار کرو۔ سنسار کی سب
باسنا کو چھوڑ کر اودارتا سے تر پت رہنے کا نام شم ہے اور باہر کی اندریوں
کے بس کرنے کو دم کہتے ہیں۔ جب پہلے انکو اختیار کرو گے تب پرم تتو کا بچار
آپ سے آپ پیدا ہوگا اور بچار سے بیبیک کے دوارہ پرم پد ملیگا جس
پد کو پاکر پھر کبھی دُکھ نہ ہوگا اور ابناشی سُکھ ملیگا۔ ہے رام چندر جی تم کو
سب اندریوں کے سُکھ موجود ہونے پر بیراگ ہوا ہے اس سے تم بہت
اچھے ہو۔ مرگھٹ وغیرہ ڈراؤنے استھانوں کو دیکھ کر تو سب کو بیراگ
پیدا ہوتا ہے کہ دُنیا کچھ نہیں ہے ایکدن مرجانا ہے پر اُن میں جو
اچھے لوگ ہوتے ہیں وہ بیراگ کو مضبوط رکھتے ہیں جانے نہیں دیتے
اور جو مورکھ ہیں وہ تو پھر دُنیا کے سکھوں میں آکر بھول جاتے ہیں۔ اِس
سے جنکو بغیر کسی سبب کے بیراگ اُپجتا ہے وہ بہت اچھے ہیں۔ اور وہ اپنے
بیراگ اور ابھیاس کے بل سے سنسار بندھن سے مکت ہو جاتے ہیں
ہے رام جی جن پُرشوں نے سنسار کو برس (بے مزہ) جانکر تیاگ دیا
ہے اُن کو سنسار کے پدارتھ گرا نہیں سکتے۔ اور جو مورکھ ہیں انکو گرا دیتے
ہیں۔ جنکو بھوگ کی اچھا ہے اور سنسار کی اور جتن کرتا ہے وہ پشو کے
سمان ہے۔ اُتم پُرش وہی ہے جنکو سنسار سے ترنے کا پُرشارتھ ہوتا ہے
ہے رام چندر جی جو گرو اور شِشیہ دونوں اُتم ہوتے ہیں تو بچن سوہتے ہیں۔ تمہاری
بُدھ شُبھ گُنوں سے نرمل ہو رہی ہے اس سے میرا بچن جو سدھانت کا سار
ہے تمہارے ہردے میں بیٹھ جائیگا جیسے سفید کپڑے پر کیسر کا رنگ جلد
چڑھ جاتا ہے ویسے ہی تمہارے نرمل چت میں اُپدیش کا رنگ جلد چڑھ

جائے گا۔ ہے رام چندر جی جو کچھ میں تم کو اُپدیش کرتا ہوں اسمیں ایسی
آستک بھاؤنا کرنا کہ ان بچنوں سے میرا بھلا ہوگا اور جو تم کو نہ کرنا ہو
تو بھی چینتا مت کرو جب شکشا کو گرو کے بچنوں میں آستک بھاؤنا (راستی کا
یقین) ہوتا ہے اس کا جلد ہی بھلا ہو جاتا ہے۔ اب جس سے تم کو آتم پد
ملے وہ میں کہتا ہوں کہ اگیانی جیو میں جو اسنت بدھ ہے اُسکا سنگ تیاگ
کرو اور موکش دوار کے چاروں دوار پالوں سے متر بھاؤنا کرو۔
جب اُن سے متر بھاؤ یعنے دوستی ہوگی تب وہ تم کو موکش دوار میں
پہنچا دیں گے اور تبھی تم کو آتما کا درشن ہوگا۔ ان دوار پالوں کے
نام سنو۔ شم سنتوکھ بچار اور ست سنگ جس پرش نے
انکو بس میں کر لیا ہے اوس کو یہ موکش کے دوار کے اندر جلد پہنچا دیتے
ہیں۔ ہے رام چندر جی جو چاروں کو بس میں نہ کر سکو تو تین یا دو یا
ایک ہی کو اپنے بس میں کر لو۔ جو ایک بھی بس ہوگا تو چاروں بس ہو
جائیں گے۔ ان چاروں کا آپسمیں اسنیہہ ہے جہاں ایک آتا ہے
وہاں چاروں آکر رہتے ہیں۔ جن لوگوں نے ان سے اسنیہہ کیا ہے
وہ سکھی ہوئے ہیں۔ اور جنہوں نے ان کا تیاگ کیا وہ دکھی ہیں۔
ہے رام چندر جی آتم پد کے ساکھشات درشن میں بڑا پردہ آشا
کا پڑا ہوا ہے۔ جب آشا روپی پردہ اُٹھ جائے تب آتم پد کا ساکھشات
ہو اور یہ آشا تب دور ہو جب سنت لوگوں کی سنگت اور ست
شاستروں کا بچار ہو۔
بششٹھ جی بولے کہ ہے رام چندر جی جو موکش کا ادھکاری
ہوتا ہے اُسی کو پرمارتھ کا بچن لگتا ہے۔ اگیانی کو نہیں لگتا۔ گیانی

کو سب جگت آنند روپ بھاستا ہے اور سب کرم کرنے میں اس کو
آنند ہی آنند ہے اور اگیانی کو سنسار دکھ روپ ہے۔ جیسے پورنماشی
کا چندرما امرت سے بھرا رہتا ہے تیسے گیانوان پرم آنند سے بھرا
رہتا ہے۔ وہ طرح طرح کی چیشٹا کرتا ہوا دیکھ پڑتا ہے پر حقیقت میں
کچھ نہیں کرتا۔ جہاں اس کے من کی برت جاتی ہے وہاں اوس کو آتما کی ستا
دیکھ پڑتی ہے۔ اگیانی کو کبھی شانت نہیں ہوتی وہ جو کچھ کرتا ہے اسمیں
دکھ پاتا ہے۔ ہے رام چندر جی اس جیو کو مورکھتا اور اگیانتا سے
بڑے بڑے دکھ ہوتے ہیں۔ اس مورکھتا کے دور کرنے کو طرح طرح
کے درشٹانتوں سہت جیسا آتم گیان کا کارن یہ شاستر ہے ویسا
کوئی شاستر تینوں لوک میں نہیں ہے۔ اس کو جب بچاروگے تب
پرمانند کو پاؤگے۔ یہ شاستر اگیان روپی اندھکار کے دور کرنے
کو گیان روپی سورج ہے۔ جیسے اندھکار کو سورج ناش کرتا ہے تیسے
ہی اگیان کو اس شاستر کا بچار ناش کرتا ہے۔ ہے رام چندر جی جسطرح
پر اس جیو کا بھلا ہوتا ہے وہ سنئے۔ جب گیانوان گرو ست شاستروں
کا اپدیش کرے اور شسکھ اپنے انبھو سے گیان پاوے ارتھات
گرو انبھو شاستر جب یہ تینوں اکٹھے ہوں تب بھلا ہوتا ہے
جبتک پرم آنند نہ ملے تب تک درڑھ ابھیاس کرتا رہے۔ جیسے
ہاتھ میں چراغ ہو اور اندھا ہو کر کنوئیں میں گر پڑے تو مورکھتا
ہے تیسے ہی سنسار بھرم دور کرنے والے گرو اور شاستر موجود ہیں
جو انکی شرن میں آوے وہ مورکھ ہے۔ رام جی یہ سنسار من
کے مان لینے سے اپجا ہے۔ جیو کا بھلا بھائی سنبدھ دھن دولت

پرماتمہ دیودوار اور ایشور رچ سے نہیں ہوتا کیول ایک من کے جیتنے سے ہی ہوتا ہے۔ جو پُرش اس موکش اپائے شاستر کو شردھا سہت پڑھے یا سُنے تو اُسی دن سے وہ موکش کا بھاگی ہو۔ اب موکش کے چار دوار پال لینے دربانوں کا حال سُنو۔

(اوّل) شم یہ پرم آنند پرم پد اور شو پد ہے جیسے وشن بھگوان کے دو ہردے ہیں۔ ایک تو اپنے شریر میں دوسرا استوتر میں تیسے ہی جو کے بھی دو ہردے ہیں ایک اپنے شریر میں دوسرا شم میں۔ جس پُرش نے شم پایا ہے وہ سنسار سمندر سے پار ہوا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔ شم کے برابر کوئی امرت نہیں ہے جیسا آنند شم والے کو ہوتا ہے تیسا امرت کے پینے والے کو بھی نہیں ہوتا۔ شم ہی پرم شوبھا لتی ہے۔ اور جب پُرش کو شم پراپت ہوئی ہے وہ نمسکار کرنے اور پوجنے کے جوگ ہے اُس کو گھبراہٹ کبھی نہیں ہوتی اور اُس جیسا آنند چکرورتی اور تین لوک کا راج پانے سے بھی نہیں ہوتا۔ جسکو شم کی پراپت ہوتی ہے اوس کو سانپ اور سنگھ کا بھی ڈر نہیں رہتا سدا نربھے اور شانت روپ رہتا ہے۔ جو کوئی کشٹ آپہنچے اور کال کی اگنی بھی آلگے تو بھی وہ چلائمان نہیں ہوتا۔ اُس کو سب کرم آنند روپ ہیں۔ ہے رام جی جو سنسار کے رمنیک پدارتھوں میں نہیں پھنستا اور آتمانند سے پورن ہے اُس کو شانت وان کہتے ہیں اس کو سنسار کے شبھ اشبھ کا میلاپن نہیں لگتا وہ سدا نرلیپ رہتا ہے۔ اشٹ پدارتھ (مرغوب چیز) کے ملنے میں وہ سُکھی نہیں ہوتا اور انشٹ کے ملنے میں دُکھی نہیں ہوتا

وہ اپنے آپ ہی سدا پرمانند روپ رہتا ہے۔ جیسے سورج کے اودے ہوتے ہی اندھکار ناش ہو جاتا ہے۔ تیسے ہی شانت کے پانے سے سب دُکھ ناش ہو کر سدا انرلکار (بے عیب) رہتا ہے۔ ہے رام جی وہ پُرش سب کرم کرتے دکھائی پڑتا ہے پر سدا نرگُن روپ ہے۔ کوئی کرم اُسکو سپرش نہیں کرتا جیسے پانی میں کمل نرلیپ رہتا ہے تیسے ہی شانت وان پُرش سدا نرلیپ رہتا ہے اور اُسی کو پرم لابھ ہوتا ہے

(دوسرا) اُپچار۔ وششٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام چندر جی اب بچار کا ورنن سنئے۔ کہ جب ہردے شدھ ہوتا ہے تب بچار ہوتا ہے اور شاستر ارتھ کے بچار کرنے سے بدھ بڑھتی ہے۔ جس پُرش نے بچار کا آشرا لیا ہے وہ بچار کے دڑھ ہونے سے جس کی اچھیا کرتا ہے اُس کو پاتا ہے اِس سے بچار پُرش کا پرم متر ہے۔ بچار والا پُرش بپت میں نہیں پڑتا۔ جیسے دیپک سے سب پدارتھوں کا گیان ہوتا ہے تیسے ہی پُرش بچار سے ست اسّت کو جانتا ہے۔ جو اسّت کو تیاگ کر ست کی اور جتن کرتا ہے اُس کو بچار وان کہتے ہیں۔ جو کچھ کرم بچار سہت کیا جاتا ہے اسکا انت سکھ ہے اور جو بچار بنا ہوتا ہے اُس سے دُکھ پراپت ہوتا ہے۔ بچار روپی سورج سے اپچار روپی سنسار دُکھ کا ناش ہو جاتا ہے۔ جیسے بالک اپچار سے اپنی پرچھائیں کو بیتال سمجھ کر ڈرتا ہے اور بچار کرنے سے وہ ڈر مٹ جاتا ہے تیسے ہی اپچار سے سنسار دُکھ دیتا ہے اور ست شاستر کے موافق تدبیر اور بچار کرتے سے سنسار کا ڈر مٹ جاتا ہے۔ اپچار اُسکا نام ہے جسمیں ستسنگ اور شاستر کے موافق کرم نہ ہو۔ جو پُرش بچار وان ہے وہ پوجنے کے جوگ ہے جیسے

(دوج) کے چندرماں کو سب نمسکار کرتے ہیں تیسے بچاروان کو بھی سب نمسکار کرتے ہیں۔ جس کے ہردے میں بچار ہوتا ہے اس کو سمتا (سب کو برابر جاننا) پیدا ہوتی ہے۔ اور بچاروان پُرش جسکی بھی طرف دیکھتا ہے اُس طرف آنند ہی آنند دیکھ پڑتا ہے دکھ نہیں بھاسنا۔ جیسے سورج کو اندھکار نہیں دیکھ پڑتا تیسے ہی بچاروان کو دُکھ نہیں دیکھ پڑتا ہے۔ رام جی سنسار روپی کٹھن روگ کے دُور کرنے کو بچار بڑی اوکھد (دوا) ہے۔ جیسے سمندر پانی سے بھرا ہے تیسے ہی بچار والا پُرش آتم تتّو سے بھرا رہتا ہے۔ ہے رام جی ایسا بچار کرے کہ میں کون ہوں۔ یہ جگت کیا ہے۔ اس کی اُتپت کیسے ہوئی اور کیسے مٹ جاتا ہے اس طرح سنتوں اور ست شاستر کے موافق بچار کر کے ست کو ست اور است کو است جان کر جسکو است جانے اُس کو تیاگ کرے اور جسکو ست جانے اُسمیں استھت (قائم) ہو اسی کا نام بچار ہے۔ اس بچار سے آتم پد کی پراپتی ہوتی ہے۔

(سوئم) سنتوکھ۔ بششٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی جب پُرش کو سنتوکھ ہوا ہے وہ پرم آنندت ہو کر تینوں لوک کی دولت کو تنکے کی طرح بے حقیقت اور ناچیز سمجھتا ہے۔ جو آنند امرت کے پینے سے اور تینوں لوک کا راج پانے سے نہیں ہوتا وہ آنند سنتوکھ والے پُرش کو ہوتا ہے۔ سنتوکھ اس کا نام ہے کہ جو نہ پائی ہو چیز کی اچھیا نہ کرے اور پائی ہوئی چیز کے اِشٹ اِنشٹ میں راگ دویش نہ کرے سنتوکھ والا پُرش سدا آنند میں رہتا ہے۔ جو نہ ملی ہوئی چیز کی اچھیا نہیں کرتا اور جو بغیر اچھیا کے ملی ہوئی چیز کو شاستر کے موافق سلسلہ سے

لیتا ہے اُسکا نام سنتوکھ وان ہے۔ جیسے پورن ماشی کا چندرما امرت
سے پورن رہتا ہے تیسے سنتوکھ والے کا ہردے سنتوکھ سے پورن
رہتا ہے۔ جس کو سنتوکھ نہیں ہے اُس کے ہردے روپی بن میں
سدا دُکھ اور چنتا رُوپی پھول پھل پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ہے رام چندر
جی جسکا چت سنتوکھ سے رہت ہے اُس کے اِچھیا رُوپی سمندر میں
طرح طرح کی لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ اور جو سنتوکھ وان پُرش ہے وُہ
سب کو پیارا لگتا ہے اور استت کرنے کے جوگ ہے۔

(چہارم) ست سنگ بششٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام چندر جی
جتنے دان اور تیرتھ آدک سادھن ہیں اُن سے آتم پد نہیں ملتا یہ پد
سادھوؤں کی سنگت سے ملتا ہے۔ ست سنگ سے ہی آتم گیان
ہوتا ہے جس سے موت نہیں ہوتی اور سب دُکھوں سے چھوٹ کر
پرمانند ملتا ہے۔ ہے رام جی سنت کی سنگت سے ہردے میں گیان
روپی دیپک جلتا ہے جس سے اگیان رُوپی اندھکار مٹ جاتا ہے
اور پھر کسی بھوگ کی اِچھیا نہیں رہتی۔ اور گیا نوان ہو کر سب سے
اوتم پد میں براجتا ہے جیسے کلپ برچھ کے پاس جانے سے من مانے
پھل کی پراپت ہوتی ہے تیسے ہی سنسار سمندر سے پار اُتارنے
والے سنت لوگ ہیں۔ جیسے ملّاح ناؤ سے پار لگاتا ہے تیسے ہی
سنت لوگ جُگت کرکے سنسار سمندر سے پار کرتے ہیں۔ جیسے سنجیونی
بُوٹی سے مرا ہوا بھی جی اُٹھتا ہے تیسے ہی سنتوں کے سنگ سے
امرت ہوتا ہے۔ جیسے جلتی ہوئی زمین پانی پڑنے سے ٹھنڈی ہو جاتی
ہے تیسے ہی ہردے ست سنگ سے شیتل ہوتا ہے۔ ہے رام جی

جسنے ست سنگ روپی گنگا کا اشنان کیا ہے اُس کو تپ دان آدک سادھنوں کا پھر کچھ پریوجن نہیں رہتا۔ وہ ست سنگت ہی سے پرم گت کو پا دیگا۔ اس لئے اور سب اُپایوں کو چھوڑ کر ست سنگ ہی کرنا چاہیئے۔

بششٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی یہ جو موکش کے چار دوارپال ہیں ان کا حال میں نے تم سے کہا۔ جس پرش نے ان کے ساتھ پریت کی ہے وہ جلدی تم پد کو پراپت ہوا ہے۔ جہاں ایک بھی ان میں سے آتا ہے وہاں تینوں اور بھی آجاتے ہیں۔ موکش ملنے کے واسطے یہ چاروں بڑے سادھن ہیں۔

श्लोक—सन्तोष: परमोलाभ:, सत्संग: परमोधन।
बिचार: परमं ज्ञानं शमं च परमं सुखम् ॥

اشلوک:۔ "سنتوکھ پرم لابھ ہے ست سنگ پرم دھن ہے بچار پرم گیان ہے شم پرم سکھ ہے"۔ ہے رام چندر جی یہ میرے بچن پرم گیان کے کارن ہیں۔ جس کے بہت جنموں کے پن اکٹھے ہوئے ہیں اسی کو یہ شاستر سننے کو ملتا ہے۔ دوسرے کا چت اس کے سننے میں نہیں لگتا جیسے دھرماتما راجا کی اچھا نیائے شاستر کے سننے میں ہوتی ہے اور پاپ آتما کی نہیں ہوتی تیسے ہی پنیاتما کی اچھا اس کے سننے میں ہوتی ہے اور ادھم کی اچھا نہیں ہوتی۔ جو کوئی اس مہارامائن کو آدسے انت تک پڑھیگا یا بغیر کسی کامنا کے سنت کے مکھ سے شردھا سہت سن کر ایک بھاؤ ہو کر بچارے گا اس کا سنسار بھرم چھوٹ جائیگا۔

بشسٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی جو کچھ جگت کی اُتپت اور پرلے
کا بھرم ہے وہ گیا تو اُن کو بگاڑ نہیں سکتا۔ جیسے لکھی ہوئی بیل کو
آندھی اڑا نہیں سکتی تیسے ہی اُس کو جگت کا دُکھ کچھ نہیں کر سکتا وہ
سنسار کی اور سے جڑ ہو جاتا ہے اور برچھ کے سمان گمبھیر اور پربت
کی طرح استھر اور چندرماں کے سمان شیتل ہو جاتا ہے۔ ہے رام
جی وہ آتم گیان سے ایسے پد کو پاتا ہے جس کے پانے سے پھر اور
کچھ پانے کے قابل باقی نہیں رہتا۔ آتم گیان کا کارن یہ موکش اُپایے
شاستر ہے اس میں طرح طرح کے درشٹانت کہے ہیں۔ جو چیز دیکھنے
میں نہ آوے اور اس کا بیان دیکھنے میں ہو تو اوس کو اُپما سے
اچھی طرح سمجھانے کا نام درشٹانت ہے۔ ہے رام جی اس میں جو
درشٹانت کہے ہیں اُن کا ایک انش لینا سب انش نہ لینا۔ جو
بچاروان پرش ہیں وہ گورو اور شاستر کے بچن سُن کر لو دھ کے
واسطے درشٹانت کا ایک ایک انش لیتے ہیں تو اُن کو آتم تت
ملتا ہے۔ کیونکہ شے سار سار لیتے ہیں۔ اور جو اپنے سمجھنے کے
لئے درشٹانت کا ایک انش نہیں لیتے اور جھگڑا کرتے ہیں وے
آتم پد کو نہیں پاتے۔ جیسے اندھیرے میں کوئی چیز پڑی ہو تو
دیپک کے پرکاش سے دیکھ لیتے ہیں کیونکہ دیپک کے ساتھ
پریوجن ہے یہ نہیں کہتے کہ دیپک کیا ہے اور تیل بتی کیسی ہے
اور کس استھان کی ہے۔ تیسے ہی درشٹانت کا ایک انش آتم گیان
کے نمت لینا چاہیے۔ اس شاستر کے بچار میں کسی تیرتھ تپ دان
وغیرہ کی ضرورت نہیں جہاں جگہ ہو وہاں بیٹھے اور جیسا بھوجن

گھر میں ہو ویسا بھوجن کرے اور بار بار اس کا بچار کرے تو اگیان
دُور ہو کر آتم پد ملیگا۔ ہے رام جی سنسار میں جیون مرن کا ڈر جو
سب سے بڑا دکھ ہے اس شاستر کے بچار سے وہ بھی مٹ جاتا
ہے اور شم سنتوکھ وغیرہ گنوں کا ابھیاس کرنے سے جلدی آتم پد
پراپت ہوتا ہے ٭

———— ٭ ————

تیسرا پرکرن اُپت

بششٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی یہ کلپ کہ جگت کیا ہے کیسے پیدا ہوا ہے اور کسکا ہے وغیرہ بربتھا ہیں۔ ہے رام جی سب جگت برہم روپ ہے۔ اس کو کوئی جگت کوئی مایا کوئی سنکلپ کوئی درشیہ کہتے ہیں اصل میں سب برہم سروپ ہے اور کچھ نہیں جیسے سونے سے زیور بنتا ہے تو زیور سونا روپ ہے سونے سوائے زیور کوئی چیز نہیں تیسے ہی جگت اور برہم میں کچھ بھید نہیں۔ اور جو بھید جان پڑتا ہے وہ مرگ ترشنا کے جل کی طرح ہے ارتھات جیسے مرگ ترشنا کی ندی کے ترنگ (لہر) دیکھ پڑتے ہیں پر وہاں سورج کی چمک ہی پانی کے سمان جان پڑتی ہے پانی کا نام بھی نہیں ہوتا تیسے ہی آتما میں جگت بھاستا ہے ہے رام جی جگت ایسا کچھ نہیں اپنی کلپنا ہی جگت روپ ہوکر جان پڑتی ہے۔ اور پرماد سے ست ہو رہی ہے اسکا نِرت ہونا کٹھن ہے۔ جو شرکول (اعتراضات) یا تپ بنر تھ اشنان دھیان دان وغیرہ سے جگت کے بھرم کو دور کیا چاہے وہ مورکھ ہے۔ ان اُپایوں سے جگت نِرت نہیں ہوتا۔ بلکہ اس طرح سے تو اور بھی درڑھ ہوتا ہے۔ کیونکہ جہاں جائیگا وہاں دیش کال اور کریا سہت نت پنچ تتو کی سرشٹ ہی دیکھ پڑیگی

اور کچھ نہ دیکھ پڑے گا اس سے اس کا ناش نہ ہوگا۔ جیسے کالکھی
سے چھپا کر کبھی نہیں مٹتی تیسے ہی سمادھ اور تپ سے چیت کی
برت ایکاگر ہو جاتی ہے پرنت سنسار نبرت نہیں ہوتا۔ جبتک
چیت سمادھ میں لگا رہتا ہے تب تک سکھ رہتا ہے اور جب چیت
اُچیٹ جاتا ہے تب پھر طرح طرح کے شبد اور ارتھ سہت سنسار
دیکھ پڑتا ہے۔ ہے رام جی اگیان سے جگت دیکھ پڑتا ہے اور
بچار کرنے سے نبرت ہو جاتا ہے اور اسی سے یہ جانا جاتا
ہے کہ جگت اصل میں کچھ نہیں بنا۔ کیونکہ جو وستو اصل میں
ست ہوتی ہے اُس کی نبرت نہیں ہوتی اور جو است ہوتی ہے
وہ استھر نہیں رہتی۔ ہے رام جی جگت کا بیج من ہے جیسے لہر پانی
روپ ہے اور پانی لہر روپ ہے تیسے ہی جگت من روپ اور
من جگت روپ ہے۔ سب جگت من سے پیدا ہوتا ہے۔ جب
تک من الشم نہیں ہوتا تب تک جگت بھرم نہیں مٹتا اور جبتک
جگت نبرت نہیں ہوتا تب تک شدھ بودھ نہیں ہوتا اور جبتک
شدھ بودھ نہیں ہوتا تب تک آتم آنند بھی نہیں ہوتا۔
شری رام چندر جی بولے کہ ہے بھگون اپنے من کا روپ
کیا ہے جس سے سنسار روپی دکھوں کی بیل بڑھتی ہے۔ وششٹھ
جی بولے کہ ہے رام جی اس من کا روپ کچھ دیکھنے میں نہیں
آتا یہ من نام ماتر ہے واستو میں اسکا روپ کچھ نہیں ہے آکاش
کی طرح شون ہے۔ ہے رام جی من آتما میں کچھ نہیں اُپجا
آتما تو شدھ اور ادویت روپ ہے اور دویت روپ جگت

جسمیں بھاستا ہے اُس کا نام من ہے۔ سنکلپ بکلپ جو پھرتا ہے
وہ من کا روپ ہے۔ جہاں جہاں سنکلپ پھرتا ہے وہاں وہاں
من ہے۔ من کے اور بھی نام ہیں اسمرت اِبدّیا ملینتا۔ جتنا جگت جال بھاتا
ہے سب من روپ ہے کیونکہ من کا رچا ہوا ہے واستو میں کچھ نہیں
شری رام چندر جی بولے کہ ہے بھگون یہ جگت روپی روگ
کیسے چھوٹے سو کرپا کر کے کہئے۔ بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی سنسار
روپی روگ جسکو لگا ہے وہ ایکا ایک نہیں چھوٹ جاتا۔ پہلے تو
بچار کر کے جگت کا روپ جانو اس کے بعد جب آتم پد میں بشرام
پاؤگے تب تم نربا تما ہوگے۔ ہے رام جی جتنا کچھ جگت تم کو
بھاستا ہے وہ سب سنکلپ روپ ہے یعنے من کے سنکلپ
میں رہتا ہے اس سے ایک من کو تم استھر کر دیکھو پھر میں تو
آد جگت کچھ نہ بھاسیگا۔ چت روپی درپن میں سنکلپ روپی
درشیہ ملینتا ہے جب ملینتا (سیلاپن) دُور ہو تب آتما کا
ساکشات درشن ہو۔ ہے رام جی اصل میں جگت کچھ نہیں ہے
نہ کچھ من اپجا ہے نہ کچھ جگت اُپجا ہے دونوں است روپ ہیں
جیسے آکاش میں دوسرا چندرما بھاستا ہے تیسے ہی آتما میں اپچار
سے جگت بھاستا ہے ۞

اتنا سن کر شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون تم
کہتے ہو کہ جگت کچھ اپجا ہی نہیں اور ہے ہی نہیں اور مجھکو یہ بڑا پایا
اور نوت آدبکاروں سے جگت بہت پرتچھ بھاستا ہے اس سے
میرے من میں آپ کے بچن ست ہو کر ٹھیرتے نہیں۔ جو تمہارے

نشچے میں اسی طرح ہے تو اپنا نشچے مجھ کو بتلا دیجیئے۔ بششٹھ جی بولے
کہ ہے رام چندر جی ہمارے بچن ست ہیں ہم نے انت کبھی نہیں کہا
تم بچار کر کے دیکھو کہ یہ جگت بلا کارن ہے۔ ہے رام جی جس کا سم
بائے کارن اور نمت کارن نہ ہو اور پرتچھ بھاسے اُسے جاننے
کہ بھرم روپ ہے۔ جیسے تم کو نت سپنا ہوتا ہے اور اُس میں طرح
طرح کے پدارتھ کارج کارن سہت بھاستے ہیں پرنت کارن بنا ہیں
تیسے ہی یہ جگت بھی کارن بنا ہے اور چت کے سپھرنے سے بھاستا
ہے ۔۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون من کا ہونا جس
سے ہے وہ کون پد ہے۔ بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جب مہاپرلے
ہوتا ہے تب سب جگت کا ابھاؤ ہو جاتا ہے اور پیچھے جو باقی رہتا
ہے وہ ست روپ ہے اِس کا ناش کبھی نہیں ہوتا۔ وہ سدا
پرکاش روپ پرم دیو شدھ آتم تتو اجنما ابناشی اور ادویت
ہے اوس کو بانی نہیں کہہ سکتی۔ تِسکو بتانے کے لئے شاستر بنانے
والوں نے اُس دیو کے بہت سے نام رکھے ہیں۔ مکھ نام اُس کا پرش
ہے بیدانت جاننے والے اسی کو برہم کہتے ہیں۔ وہی دیو سب جگت
میں پورن ہو رہا ہے۔ اور سب پدارتھ اُسی آتما کے پرکاش سے
پرکاشوان ہیں۔ جیسے دیپک اپنے آپ سے پرکاش کرتا ہے اور
اوروں کو بھی پرکاش دیتا ہے تیسے ہی آتما اپنے پرکاش سے پرکاشتا
ہے اور سب کو ستا دینے والا ہے۔ سب پدارتھوں کی ستا وہی ہے
موروں کے پنکھوں میں رنگ آتم ستا سے ہی ہوا ہے پتھر میں مونگا

اور پتھروں میں جڑتا اسی کی ہے اور استھاور جنگم کل جگت کا سوامی
وہی پرم ہے۔ اس دیو کی ستا سے جڑ بھی چیتن ہو کر چیشٹا کرتا ہے۔ جیسے
چمبک پتھر کی ستا سے لوہا چیشٹا کرتا ہے تیسے ہی چیتن روپی چمبک
تن سے دیہہ چیشٹا کرتی ہے۔ وہ آتما نت چیتن اور سب کا کرتا
ہے اسکا کرتا اور کوئی نہیں۔ ہے رام جی جو پرش اس دیو کو ساکشات
کرتا ہے اس کی سب کریا نشٹ ہو جاتی ہے۔

اتنا سن کر شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون وہ دیو
جو تم نے کہا کہ جس کے جاننے سے منکھ سنسار بندھن سے مکت ہو جاتا
ہے سو کہاں رہتا ہے اور کس طرح سے منکھ اس کو پاتا ہے وششٹھ جی
بولے کہ ہے رام جی وہ دیو کسی استھان میں نہیں رہتا اور کہیں دور
بھی نہیں ہے وہ تو اپنے آپ میں استھت ہے۔ سب جگہ گھٹ گھٹ
میں وہ دیو ہے پر اگیانی کو دور بھاستا ہے۔ اسنان دان تپ آدک
سے وہ نہیں ملتا کیول گیان ہی سے ملتا ہے۔ کرتب سے نہیں ملتا
کیول اپنے پرش پریتن سے ہی ملتا ہے۔ جیسے مرگ ترشنا کی ندی
بھاستی ہے تو وہ کرتب سے دور نہیں ہوتی کیول گیان سے دور
ہوتی ہے تیسے ہی جگت کی نورت آتم گیان سے ہوتی ہے۔ ہے
رام جی اس کی پرم اوکھد ست سنگ اور ست شاستروں کا بچار
ہے جس سے سنسار روپی روگ دور ہوتا ہے اور پرماتما ہی
کے جاننے سے مکت ہوتی ہے۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون پرماتما کا کیا روپ
ہے کہ جس کے جاننے سے جیو موہ روپی سمندر کو تیر جاتا ہے۔

بشسٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جو سب کے بھیتر باہر استھت ہے اور
سب کو پرکاشتا ہے وہ پرماتما کا روپ ہے اور جہاں سنسار کا
بالکل ابھاؤ ہوتا ہے اس کے پیچھے جو بودھ ماتر باقی رہتا ہے وہ
پرماتما کا روپ ہے۔ جو استھاورں استھاور بھاؤ اور چیتن میں
چیتن بھاؤ سے بیاپ رہا ہے اور من بدھ اندریاں جس کو نہیں
پاسکتی ہیں ایسی ستا پرماتما روپ ہے۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون جو سب پرماتما ہی
ہے تو کیوں نہیں بھاستا اور جو سب جگت بھاستا ہے تو اُس کا
نوارن کیسے ہو۔ بشسٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ جگت بھرم
سے پیدا ہوا ہے حقیقت میں کچھ نہیں ہے۔ جیسے آکاش میں نیلا
پن بھاستا ہے تیسے ہی آتما میں جگت بھاستا ہے۔ جب جگت کا
بالکل نہ ہونا جانو گے تب پرماتما کا ساکشات درشن ہوگا اور کسی
اُپائے سے نہ ہوگا۔ جب جگت کا بالکل نہ ہونا سمجھو گے تب جگت
اسی پرکار استھت رہیگا پرنت تم کو پرمارتھ ستا ہی بھاسیگی۔ جب تک
جگت کا بالکل ابھاؤ نہیں ہوتا تب تک پرم بودھ کا ساکسات درشن
نہیں ہوتا۔ اتنا سُن کر شری رام چندر جی نے پھر پوچھا کہ ہے بھگون
یہ جگت جال من میں کیسے استھت ہوا ہے بشسٹھ جی بولے کہ ہے
رام جی تم ترگن سے رہت ہو کر ست سنگ اور ست شاستر کے
آشرے ہو جاؤ تب ایک ہی چھن میں جگت رُوپی میل دُور ہو
جاویگی جیسے سورج کی چمک نہ پڑنے سے پانی ہونے کا دھوکہ
مٹ جاتا ہے تیسے ہی تمہارا بھرم مٹ جاوے گا۔ ہے رام جی

یہ جگت آد سے پیدا نہیں ہوا جو کچھ دیکھ پڑتا ہے وہ بھرم ہی ہے
جگت روپی میل دور کرنے کے لئے میں بہت سے جتن تم سے بستار
سہت کہونگا اس سے تم کو ادویت ستا بھاسیگی۔ جب جگت کا
ابھاؤ ہوگا تب دیکھنے والا بھی شانت ہوگا۔ اور جب دونوں کا
ابھاؤ ہوگیا تو پھر شدھ آتم ستا ہی بھاسے گی۔ ہے رام جی جس
ارتھ کے پانے کی جیو اچھیا کرتا ہے اس کے پانے کے انوسار پر
جتن کرے اور تھک کر بیٹھ نہ رہے تو ضرور اس کو پاتا ہے اس
سے ست سنگ اور ست شاستر کا آشرے کرو جب تم اُن کے
ارتھ میں درڑھ ابھیاس کروگے تب کچھ دنوں میں پرم پد کو پالوگے

پھر شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون آتم گیان کا
کارن کون شاستر ہے اور شاستروں میں بہت اچھا شاستر کون
ہے کہ اُس کے جاننے سے دُکھ نہ رہے بششٹھ جی بولے کہ ہے مہامت
رام جی مہابودھ کا کارن شاستروں میں پرم شاستر مہارامائن ہے
اس میں بڑے بڑے اتہاس ہیں جن سے پرم گیان ملتا ہے۔ جو
پرش اس کو شردھا سمیت سنے اور نت سن کر بچارے اُس کی
بدھ اُدار ہو کر پرم گیان کو پا دے گی۔ جیسے اُتم اوکھد سے روگ
جلد چھوٹ جاتا ہے تیسے ہی اُس شاستر کے سننے اور بچار کرنے
سے جلد اگیان دور ہو کر آتم پد ملتا ہے۔ ہے رام جی دان دینے
اور تپسیا کرنے اور بید کے پڑھنے سے بھی آتم پد نہیں ملتا کیول
آتم بچار سے ہی ملتا ہے۔

بششٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی جس پرش کے چت اور پرانوں

کی چیتنتا اور پربودھ آتما ہے اور جو آتما کو کیتا بھی ہے آتما
سے سنتوکھ وان ہے اور آتما میں ہی رمتا ہے ایسا گیان رکھنے
والا جیون مکت ہو کر پھر بدیہہ مکت ہوتا ہے۔ شری رام چندر جی
بولے کہ ہے منیشور جیون مکت اور بدیہہ مکت کا کتھن کیا ہے
کہ اس درشٹ کو لے کر میں ویسا ہی ہو جاؤں۔ وششٹھ جی بولے
کہ ہے رام جی جو پُرش جگت کے سب بیوہار کرتا ہے اور جس کے
ہردے میں دویت بھرم شانت ہو گیا ہے وہ جیون مکت ہے
جو سب کرم کرتا ہے اور ہردے سے آکاش کی طرح نرلیپ رہتا ہے
وہ جیون مکت ہے۔ ہے رام جی اچھی چیز کے ملنے سے جس کے
مُنہ کی شوبھا نہیں بڑھتی اور بڑی چیز کے ملنے میں کم نہیں ہوتی
وہ پرش جیون مکت ہے۔ جس پرش کا میں تو کا بھاؤ نہیں ہے اور
جس کی بُدھ کسی میں نہیں لگتی ہے لوٹ رہتی ہے وہ کرم کرے یا
نہ کرے پرنت جیون مکت ہے۔ جس پُرش سے کوئی دُکھی نہیں
ہوتا اور لوگوں سے وہ دکھی نہیں اور راگ دویش بھے اور
کرودھ مان اپمان سے رہت ہے وہ جیون مکت ہے۔ جو
پرش سب بیوہار کرتا ہوا دکھ پڑتا ہے اور اس کے چت میں اشٹ
انشٹ وکار کوئی نہیں ہے وہ جیون مکت ہے۔ ہے رام جی
جیون مکت جب کچھ دنوں بعد شریر کو تیاگ کرتا ہے تب برہم
پد کو پاتا ہے اور بدیہہ مکت ہو کر استھاور جنگم جتنا کچھ جگت
ہے سب میں آتما ہو کر رہتا ہے۔
شری رام چندر جی بولے کہ ہے بھگون جیون مکت کی تو

کٹھن گت آپنے کہی اِسٹ انشٹ میں شم اد شیتل بدھ کیسے رہتی ہے
بشِشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی اِشٹ انشٹ روپی جگت اگیانی کو
جان پڑتا ہے اور گیانی کو سب آکاش روپ جان پڑتا ہے اس سے
راگ دویش کسی سے نہیں ہوتا اور کے دیکھنے میں وہ چیشٹا کرتے
ہوئے دیکھ پڑتا ہے پرنت جگت کی باتوں سے وہ سکھ پت ہوتا
ہے۔

اتنا سن کر شری رام جی نے پوچھا کہ ہے بھگون جگت کا بالکل ابھاؤ
کس طرح ہوتا ہے بشِشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی بہت دنوں کا پرانا
جگت جو درڑھ ہو رہا ہے وہ متھیا اگیان روپی روگ ہے وہ
بچار روپی منتر سے دور ہوتا ہے۔ جیسے پربت پر چڑھنا اور
اترنا آہستہ آہستہ ہوتا ہے ویسے ہی ادھ کا نجرم جو بہت دنوں
سے درڑھ ہو رہا ہے وہ بچار کے انوکرم سے دور ہوتا ہے ہے
رام جی جب چت کی شکت اسپند روپ ہو کر بھاستی ہے تب
جگت کا روپ بھاستا ہے اور جب نہ اسپند ہوتی ہے تب جگت
نہیں بھاستا پر آتم ستا سدا ایک رس رہتی ہے۔ جیسے ہوا جب اسپند
روپ ہوتی ہے تب بھاستی ہے اور نہ اسپند روپ نہیں بھاستی
پرنت ہوا ایک ہی ہے تیسے ہی جب چت سمبیدن اسپند روپ
ہوتا ہے تب جگت روپ ہو کر بھاستا ہے اور جب نہ اسپند روپ
ہوتا ہے تب جگت مٹ جاتا ہے۔ جیسے پانی میں بھنور (گرداب)
پھرتے بھاستے ہیں سو پانی سے الگ نہیں پانی ہی ہیں تیسے ہی جگت
آتما سے الگ نہیں آتما کا روپ ہی ہے۔ آتم ستا ہی چت کے

پھرنے سے جگت روپ ہو کر بھاستی ہے جگت کچھ دوسری لبت نہیں۔
جیسے سورج کی چمک میں جل کا بھرم ہوتا ہے تیسے ہی آتما میں جگت
بھاستا ہے۔ ہے رام چندر جی جب تم من کے پھُرنے سے رہت ہو گے
تب تم کو آتم ستا جیوں کی تیوں بھاسیگی۔

اتنا سنکر شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون جگت کے
بالکل ابھاؤ ہوئے بنا گیان پراپت نہیں ہوتا اور جگت پرتچھ بھاستا ہے
ہے منیشور جسکا بالکل اُبھاؤ ہوتا ہے وہ چیز اصل میں کچھ نہیں ہوتی
اور جو ہے ہی نہیں تو بندھن کسکو ہوا تب تو سب مکت سوروپ ہوئے
یہ جگت تو پرتچھ بھاستا ہے۔ اس سے آپ وہی اُپائے کہئے جس سے جگت کا ابھاؤ
ہو جاوے وششٹھ جی بولے کہ ہے رامچندر جی درشیہ کے بالکل اُبھاؤ کے نمت ایک
درشٹانت سناتا ہوں جسکے ارتھ نشچے کر سمجھنے سے درشیہ شانت ہو کر پھر سنسار کچھ
نہ اپجیگا۔ جیسے سمدر میں دھول نہیں اڑتی تیسے ہی تمہارے ہردے میں سنسار
نہ رہیگا۔ ہے رام جی یہ جگت جو تم کو بھاستا ہے سو اکارن روپ ہے
اس کا کارن کوئی نہیں جسکا کارن کوئی نہ ہو اور بھاسے اسکو جانئے
کہ بھرم ماتر ہے اپجا کچھ نہیں۔ جیسے سُپنے میں سرشٹ بھاستی ہے
وہ کسی کارن سے نہیں اُپجی ہوتی۔ ہے رام جی جیسے جل میں دروتا
بایو میں اسپند اور تیج میں پرکاش ہے تیسے ہی آتما میں چت سمبیدن
ہے جب چت سمبیدن اسپند روپ ہوتا ہے تب جگت روپ ہو کر بھاستا ہے
کیول آتم ستا جگت کا کارن نہیں کیونکہ وہ ابھوت اور اجڑ روپ
ہے سو بھوتک اور جڑ کا کارن کیسے ہو جیسے دھوپ پر چھائیں
کا کارن نہیں تیسے ہی آتم ستا جگت کا کارن نہیں لیکن چت پھُرنے سے جگت

روپ ہو کر بھاستی ہے رامچندر جی آتم ستا اچیت چنماتر ہے اسمیں چیتن بھاؤ سدا
رہتا ہے کیونکہ وہ چیتن روپ ہے۔ جیسے مرچوں میں کڑوائی اور
پون میں اسپند شکت سدا رہتی ہے تیسے ہی چنماتر میں چیت کا پھرنا
رہتا ہے۔ جب تک چیتن سمبت اپنے سوروپ کی جگہ پر نہیں آتا
تب تک اس کا نام جیو ہے اور سنکلپ کا بیج چیت سمبت ہے۔
جب سمبیدن کے ساتھ سنکلپ ملتا ہے تب جیو ہوتا ہے اور جب
اس سے رہت ہوتا ہے تب شدھ چد آتما برہم ہوتا ہے۔ جب
چیت سمبت اچیت ہوتا ہے تب انیک سرشٹ ہو کر بھاستی ہیں اور
جب چیت سمبت آتما کی جگہ پر آتا ہے تب آتما کے ساکشات درشن
ہونے سے سب آتم روپ ہو جاتی ہیں۔ اس سے سب جگت سنکلپ
روپ ہے سنکلپ سے باہر جگت کا آکار کچھ نہیں۔ جیسے کھمبہ میں
پتلی ہوتی ہے تیسے ہی آتما میں جگت ہے۔ کھمبہ میں پتلی کچھ ہوئی نہیں
کھمبہ جیوں کا تیوں ہے اور کاریگر کے من میں پتلیاں ہیں تیسے ہی
برہم میں جگت ہے۔ نہ برہم جیوں کا تیوں ہے پر من روپی کاریگر
نے اس میں جگت روپی پتلیاں کلپی ہیں۔ آتم ستا جیوں کی تیوں نت
شدھ اجر امر اجنما اپنے ہی آپ میں استھت ہے۔ جیسے دیپک
ہاتھ میں لیکر اندھکار کو دیکھئے تو کچھ نہیں درشٹ آتا تیسے ہی جب
بچار کرکے دیکھوگے تو جگت بھرم نشٹ جائیگا۔ ہے رام جی جیو نہ مرتا ہے
اور نہ جنم لیتا ہے جنم مرن سب بھرم سے بھاستا ہے۔ واسنا ہی ان
کے بندھنوں کا کارن ہے۔ جب واسنا چھوٹ جاتی ہے تب بندھن
کوئی نہیں رہتا اور آتم گیان کے بنا جنموں کا انت کبھی نہیں ہوتا۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی ایک اتہاس جو شتروں کا بہوکہن اور یودھ کا کارن ہے اس کو سنئے۔ کہ اکاشج نام ایک براہمن شدھ چیت کے انش سے پیدا ہوا تھا وہ دھرماتما سدا آتما میں استہت رہتا تھا اچھی طرح پرجا پالتا تھا اور بہت دنوں جینے والا تھا۔ تب موت بچار کرنے لگی کہ میں اپناشی ہوں اور جو جیو پیدا ہوئے ہیں اُن کو مارتی ہوں پر اس براہمن کو میں نہیں مار سکتی یہ بچار کرکے موت نے دھرم راج سے جاکر کہا کہ ہے بھگون جو کوئی پیدا ہوتا ہے اوس کو میں ضرور کھالیتی ہوں پر ایک براہمن جو اکاش سے پیدا ہوا ہے اُس کو میں نہیں کھا سکتی اس کا کیا باعث ہے۔ جم راج بولے کہ ہے موت تو کسی کو نہیں مار سکتی جو کوئی مرتا ہے وہ اپنے کرموں سے مرتا ہے جو کوئی کچھ کرم کرتا ہے اُس کو تو بھی مار سکتی ہے پر جسکا کوئی کرم نہیں اُس کو تو نہیں مار سکتی۔ کرم باسنا کا نام ہے۔ یہ براہمن نرباسنا ہے اور جگت کا نشچے بھی اس کو نہیں ہے تو اس کے ناش کرنے کا اُپائے مت کر دیہہ دھاریوں کو جاکر مار یہ تجھ سے نہ مرے گا۔

سوال۔ ابھیاس کیا ہے۔ گیان کا سادھن کیسے ہوتا ہے۔ ابھیاس پشٹ کیسے ہوتا ہے اور پشٹ ہونے سے پھل کیا ہوتا ہے۔

جواب۔ شاستر اور گورو سے جو مہاکین سنتے ہیں اون کو جگت کے ساتھ بچارنا اور کہنا آپس میں یودھ کرنا اور ہمیشہ دھرم چرچا اور نرنے نشچے کرکے کرنا ان تینوں میں لگے رہنے کو برہم ابھیاس کہتے ہیں۔ جب مرشوں نے جگت کا بالکل نہ ہونا جانا ہے کہ یہ آد سے پیدا نہیں ہوا اور جگت کو اسَت جان کر تیاگتے ہیں اور پرم تتو کو

ست جانتے ہیں وہ برہم ابھیاسی کہا تے ہیں۔ گیان کا سادہن ابھیاس ہے ابھیاس شاستر سے ہوتا ہے پر جتن سے پُشٹ ہوتا ہے اور پُشٹ ہونے سے آتم تتو ملتا ہے۔ جنکو برہم ابھیاسی یا برہم کے سیوک کہتے ہیں وہ تین طرح کے ہیں۔ ایک اُتم دوسرے مدھم تیسرے پراکرت اُتم ابھیاسی وہ ہے جسکو بودھ کلا پیدا ہوئی ہے اور جسنے جگت کا نہ ہونا سمجھ رکھا ہے۔ جسکو جگت کے نہ ہونے کا گیان ہوا ہے پر بودھ کلا نہیں اُگی اور وہ اُس کے ابھیاس میں ہے وہ مدھم ہے اور جسکو جگت کا ابھاؤ گیان نہیں ہے اور سدا یہی ہردے میں رہتا ہے کہ جگت کا ابھاؤ ہو وہ پراکرت ہے۔

بسشٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی جو پُرش ابودھ ہیں اور اُتم پد کو نہیں پہنچے ہیں ان کو جگت بجر سار کی طرح درڑھ ہے۔ جیسے ابودھ بالک کو اپنی پرچھائیں میں بیتال بھاستا ہے تیسے ہی اگیانی کو اسد روپ جگت ست ہو کر بھاستا ہے۔ ہے رام جی یہ جگت بہت دنوں تک کا سپنا ہے آہنگ بھاؤ کے درڑھ ہونے سے بہت دنوں کا سپنا ہی جاگرت روپ ہو کر بھاستا ہے۔ اس سپنے کو تم نے سچا سمجھ رکھا ہے اور جیسے تم ہو ویسے اور بھی ہیں۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے ناتھ سپنے سے جب منکھ جاگتا ہے تب سپنے کی چیزیں اس کو اسّت روپ ہو کر بھاستی ہیں پر یہ تو جیوں کی تیوں رہتی ہیں اور جب دیکھیے تب سب چیزیں ویسی ہی ہیں پھر آپ جاگرت اور سوپن کو کیسے برابر کہتے ہیں بسشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جیسا سوپن ہے ویسا ہی جاگرت ہے اور

سوپن اور جاگرت میں کچھ بھید نہیں۔ سُوپن کو بھی است تب جانتا
ہے جب جاگتا ہے جب تک جاگتا نہیں تب تک استت نہیں جانتا
تیسے ہی منکھ بھی جب تک آتم پدیں نہیں جاگتا تب تک جگت اُس
کو است نہیں بھاستا اور جب آتم پدیں جاگتا ہے تب یہ جگت
بھی است روپ بھاستا ہے۔ جیسے کیلے کے کھمبہ میں سار کچھ
نہیں نکلتا تیسے ہی اس سرشٹ میں بچار کرنے سے سار کچھ نہیں نکلتا
ہے رام جی آتم ستا سربا تمار روپ ہے جیسا جیسا سنکلپ دِرڑھ کسی
کو ہوتا ہے اُس کو ویسا ہی پھل نیت سمیت سے ملتا ہے۔ جو تپ
کرتے ہیں اُن کی درڑھتا سے چِت آتما ہی دیوتا روپ ہو کر پھل
کو دیتے ہیں۔ جو جو جیو جیسی جیسی بھاونا کرتے ہیں تیسی تیسی اُن کو
سِدھتا ہوتی ہے۔

بششٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی یہ جگت واستو میں کچھ اپجا
نہیں است ہی ست کی طرح ہو کر بھاستا ہے۔ گیا نوان پُرش سدا
شانت رُوپ اور آتما نند سے ترپت رہتے ہیں پر اگیانی شانت
نہیں پاتے۔ جیسے کسی کو تپ چڑھا ہوتا ہے اُسکا انتہ کرن جلتا
ہے اور پیاس بھی بہت لگتی ہے تیسے ہی جسکو اگیان روپی تپ
چڑھا ہوا ہے اسکا انتہ کرن راگ دویش سے جلتا ہے اور
وشیوں کی ترشنا روپی پیاس بھی بہت ہوتی ہے۔ جسکا گیان روپی
اندھکار ہٹ گیا ہے اسکا انتہ کرن راگ دویش آدک سے
نہیں جلتا اور اُس کی وشے کی ترشنا روپی پیاس بھی مٹ جاتی ہے
یعنے دنیا کے مزوں کی ہوس اوس کو نہیں رہتی۔ اوس کو موت کا ڈر

بھی نہیں رہتا کیونکہ مرتا وہی ہے جس کے نشچے میں موت کا استھا ہونا
ہوتا ہے اور جس کے نشچے میں موت کا سنشے ہوتا نہیں وہ کیسے مرے
جیو کی مرتیو تین پرکار کی ہوتی ہے ایک مورکھوں کی دوسری
دھارنا ابھیاسی کی تیسری گیانوان کی۔ ان کا الگ الگ ورتانت
سنو۔ جو دھارنا ابھیاسی ہیں یعنے مورکھ بھی نہیں اور گیانوان بھی
نہیں وہ جس اشٹ دیوتا کی دھارنا کرتے تھے مرنے کے بعد
اُسی دیوتا کے لوک میں جاتے ہیں اور جو برہم ابھیاسی ہیں پر وہ
پوری دشا کو نہیں پہنچے انکا شریر سکھ سے چھوٹتا ہے اور سکھ
بھوگ کر آتم تتو کو پاتا ہے۔ گیانوان کا شریر بھی سکھ سے
چھوٹتا ہے اُس کو بھی جتن کچھ نہیں ہوتا اور وہ بار بار مکت
ہوتا ہے۔ جب مورکھ مرنے لگتا ہے تو اوس کو بڑا کشٹ
ہوتا ہے۔ مورکھ وہی ہے جسکو گیانیوں کی سنگت ہے جو
شاستر کے موافق نہیں چلتا اور ہمیشہ وشیوں کی طرف دوڑتا ہے
اور پاپ کرم کرتا ہے۔ ایسے پرش کو شریر تیاگنے میں بڑا کشٹ
ہوتا ہے۔

سوال۔ جب جیو مرنے لگتا ہے تب اُس کو مورچھا کیسے ہوتی
ہے شریر تو سالم یعنے سموچا پڑا رہتا ہے وہ کشٹ کیسے پاتا
ہے:-

جواب۔ جو کچھ جیو نے اہنکار بھاؤ کو لیکر کرم کئے ہیں وہ
سب اکٹھے ہوتے واسنا ہو اور سمے پاکر پرکٹ ہوتے ہیں
جیسے بویا ہوا بیج سمے پاکر پھل دیتا ہے ویسے ہی اس کو کرم باسنا

سہت پھل آکر پرگٹ ہوتا ہے۔ جب اس پرکار شریر چھوٹنے
لگتا ہے تب شریر کو پاپ ارتھوں کے اسنیہ کے بجوگ سے دکھ
ہوتا ہے۔

سوال۔ جیو کیسے مرتا ہے اور کیسے جنم لیتا ہے۔ پاپی اور پن وان
کی موت میں کیا فرق ہے۔

جواب۔ پاپی تین طرح کے ہیں ایک مہا پاپی دوسرے مدھم پاپی
تیسرے الپ پاپی۔ ایسے ہی پن وان بھی تین طرح کے ہیں ایک
مہا پن وان دوسرے مدھم پن وان تیسرے الپ پن وان
پہلے پاپیوں کی موت سنو۔ جب مہا پاپی مرتا ہے تب وہ اسمرتھ
ہو جاتا ہے پتھر کی طرح ہزاروں برس گھور چھایا میں پڑا رہتا ہے اس
کے بعد اس کو پھر چیتنتا پھر آتی ہے تب اپنے سامنے شریر کو دیکھتا
ہے پھر نرک کو بھوگتا ہے اور بہت دنوں تک نرک بھوگ کرمش
وغیرہ کے بہت سے جنم لیتا ہے اور مہا نیچ اور دریدری ادھ
دھنوں کے گھر میں جنم لیکر وہاں بھی دکھوں سے جلتا رہتا
ہے۔ اب مدھم پاپی کی موت سنو کہ جب مدھم پاپی مرتا ہے
تو وہ بھی برچھ کی طرح جڑ ہو کر مورچھا میں رہتا ہے اور بھیتر دکھ
سے جلتا ہے پھر تھوڑے دنوں میں چیتن ہو جاتا ہے تب
نرک بھگتتا ہے اور نرک کو بھوگ کر پھر ترجگ آدک جون
بھگتتا ہے تسکے پیچھے باسنا کے انوسار منکھ جنم پاتا ہے۔ اب
الپ پاپی کی موت سنو جب الپ پاپی مرتا ہے تب وہ موچھت
ہو جاتا ہے پھر کچھ دنوں کے بعد چیتن ہو جاتا ہے پھر نرک

کو بھوگ کرتا ہے پھر اپنے کرموں کے انوسار اور جنموں کو بھگتتا
ہے پھر منکھ کا جنم پاتا ہے۔ اب دھرماتما کا مرنا سنو کہ جو مہا دھرماتما
ہے وہ جب مرتا ہے تب اُس کے واسطے بمان آتے ہیں اُس پر سوار
کرا کر اوس کو سورگ کو لے جاتے ہیں۔ جس اشٹ دیوتا کی باسنا
اُس کے ہردے میں ہوتی ہے اُس کے لوک میں اوس کو لے جاتے
ہیں اور وہاں اپنے کرم کے انوسار سورگ کے سکھ بھوگ کرتا
ہے۔ اون کو بھوگ کر پھر سورگ سے نیچے گرتا ہے اور کسی
پھل میں آکر ٹھیرتا ہے جب اُس پھل کو منکھ کھاتا ہے تب وہ اُس
کے بیج میں جا کر ٹھہرتا ہے اور اس بیج سے ماتا کے گربھ میں آتا
ہے وہاں سے باسنا کے انوسار جنم لیتا ہے۔ جو سکھ بھوگ کرنے
کی کامنا ہوتی ہے تو لکشمی وان دھرماتما کے گھر میں جنم لیتا ہے اور
جو سکھ بھوگ کرنے کی کامنا نہیں ہوتی تو سادھو سنتوں کے گھر
میں جنم لیتا ہے۔ جو ویدک دھرم کے واسطے جدھ کرتے ہیں اور جن کا
مرنا دھرم کے ساتھ سنگرام میں ہوتا ہے وہ بھی سورگ کو جاتے ہیں
لیکن جو شاستر کے موافق جدھ کو نہیں کرتے اور اشرکت ردپی ارتھ کے
لئے ادھرم سے جدھ کرتے ہیں وہ نرک کو جاتے ہیں اور جو لوگ
دھرم گئو براہمن متر استری بالک اور ودیا جاگی پالنا کے لئے جدھ
کرتے ہیں وہ سورگ کے بھوگتی ہیں وہی شورما کہلاتے ہیں اور مر کر
سورگ میں جاتے ہیں جہاں اُن کا بڑا جش ہوتا ہے۔ اب مدھم دھرماتما کا
مرنا سنو جو مدھم دھرماتما مرتا ہے وہ جلدی میتھن ہو جاتا ہے اور
وہ سورگ میں جا کر اپنے پن کے انوسار سکھ بھوگ کر پھر وہاں سے

گر کر کسی پھل میں آ ٹھہرتا ہے جب پھل کو کوئی پُرش بھوجن کرتا ہے
تب پتا کے بیج میں آ کر ماتا کے گربھ میں آتا ہے اور واسنا کے
انوسار جنم لیتا ہے۔ ایسے دھرماتما جب مرتا ہے تب اُس کو یہ پھُر آتا ہے
کہ میں مر گیا ہوں میرے بھائی بندوں اور پتروں نے میری کریا کی ہے
پنڈ دیا ہے اور میں پتر لوک میں جاتا ہوں وہاں وہ پتر لوک کا انبھو
کرتا ہے اور وہاں کے سُکھ بھوگ کر گرتا ہے تب اناج میں آ کر ٹھہرتا
ہے جب اُس اناج کو پُرش بھوجن کرتا ہے تب بیج روپ ہو کر اتپت
ہوتا ہے پھر اُس بیج سے ماتا کے گربھ میں آتا ہے اور واسنا کے
انوسار جنم لیتا ہے۔ جب پاپی مرتا ہے تب اوس کو بڑا بُرا راستہ
دکھلائی پڑتا ہے اور اوس راستہ پر چلتا ہے کہ جہاں پاؤں میں کانٹے
چبھتے ہیں سر پر سورج تپتا ہے جس کی گرمی سے شریر دکھ پاتا ہے۔
اور جو پُن دان ہوتا ہے اس کو سُندر چھایا کا انبھو ہوتا ہے اور
باؤلی اور سُندر استھانوں کے مارگ سے یم دوت اُس کو دھرم
راج کے پاس لے جاتے ہیں۔ دھرم راج چترگپت جی سے پوچھتے
ہیں تو چترگپت پُن والوں کے پُن اور پاپ کرنے والوں کے پاپ
کہتے ہیں اور وہ کرموں کے انوسار سورگ یا نرک کو بھوگتا
ہے۔ پھر وہاں سے گر کر اناج یا کسی اور پھل میں آ کر پڑتا ہے جب
اُس کو پُرش کھاتا ہے تب وہ بیج میں آ کر ٹھیرتا ہے جب پُرش
استری کے پاس رہتا ہے تب وہ بیج سے ماتا کے گربھ میں آتا
ہے اور وہاں اوس کو اپنے پہلے بہت سے جنموں کی یاد آتی ہے پھر
باہر نکل کر مہا مورکھ بالک اوستھا کو پاتا ہے پچھلی یاد بھول جاتی ہے

اور پرمارتھ کی کچھ سدھ نہیں رہتی صرف کھیل میں بھولا رہتا ہے
اس کے بعد جوانی آتی ہے تو کام دیو کے مارے اندھا ہو جاتا ہے
کچھ بچار نہیں رہتا۔ پھر بڑھاپا آتا ہے تو شریر بہت دربل ہو جاتا
ہے بہت روگ اُپجتے ہیں سب شکتی گھٹ جاتی ہے پرنت ترشنا
بڑھ جاتی ہے پھر دکھی ہو کر مرتا ہے۔ اسی طرح سنسار چکر میں باسنا
کے انوسار گھٹی جنتر کی طرح بھرمتا ہے ٹھہرتا کبھی نہیں۔ جب تک
باسنا تیاگ کر آتم پد کو نہیں پاتا تب تک جنم مرن کا انت نہیں ہوتا۔
بششٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی یہ جگت جو تم کو بھاستا ہے
سو ابھاس روپ ہے آد سے کچھ نہیں اُپجا جس پرش کو آتم پد کا
ساکشات کار ہوتا ہے اُس کو درشیہ بھرم نہیں رہتا اور جو اگیانی
ہے اُس کو جگت بھرم صاف معلوم ہوتا ہے۔ ہے رام جی جو
کچھ جگت تم دیکھتے ہو سو سمبیدن کے پھرنے سے اُتپت
ہے جب سمبیدن ٹھہر جاتا ہے تب نہ دن بھاستا ہے نہ رات
بھاستی ہے نہ کوئی پدارتھ بھاستے ہیں نہ اپنا شریر بھاستا ہے
کیول آتم تتو ماتر ستّا ہی رہتی ہے۔ اس سے تم دیکھو کہ سب
جگت من کے پھرنے میں ہوتا ہے جیسا جیسا من پھرتا ہے تیسا
روپ ہو کر بھاستا ہے۔ جب سمبیدن کو جتن کر کے روکو گے
تب تمہارا درشیہ بھرم مٹ جائیگا جتن کرنا یہی ہے کہ سمبیدن
کو انتر مکھ کرے اور جب تک آتما کا ساکشات کار نہ ہو تب تک
درڑھ ابھیاس کرتا رہے۔ ہے رام جی جیسا سمبیدن پھرتا ہے
تیسا ہی سو روپ ہو کر بھاستا ہے کیونکہ آتما سرب شکتی وان ہے

اس لئے جس پدارتھ کا پھرنا پھرتا ہے وہ انھو میں ست روپ ہو کر
بھاستا ہے۔ جسکو زہر میں امرت کی بھاؤنا ہوتی ہے اوس کو وہی
امرت زہر سا معلوم ہوتا ہے۔ کوئی پرش کسیکا دشمن ہوتا ہے پر
اُسمیں وہ متر کی بھاؤنا کرتا ہے تو وہ اُس کو متر روپ ہی بھاستا
ہے اور جسکو متر میں دشمن کی بھاؤنا ہوتی ہے اس کو وہی دشمن
معلوم ہوتا ہے۔ ہے رام جی ہم کو سدا برہم کا نشچے ہے اس لئے
ہم کو سب جگت برہم سوروپ ہی بھاستا ہے اور جسکو جگت بھرم
درڑھ ہے اوس کو جگت ہی بھاستا ہے۔ جیسے ایک استھان میں
دو پرش لیٹے ہوں اور اُن میں ایک جاگتا ہو اور دوسرا سپنے میں
ہو تو جو سپنے میں ہے اوس کو بڑے جدھ ہوتے بھاستے ہیں
اور جاگتے ہوئے کو آکاش روپ ہے تیسے ہی جو پربودھ آتم
گیان وان ہے اُس کو جگت کا ابھاؤ سکھوپت کی طرح ہے اور
جو اگیانی ہے اوس کو طرح طرح کے بیوہاروں سہت جگت صاف
صاف دیکھ پڑتا ہے۔ ہے رام جی جیسی بھاؤنا سمبیدن میں درڑھ
ہوتی ہے تیسا ہی روپ ہو کر بھاستا ہے اور جس پدارتھ کی
بہت باسنا ہوتی ہے اسی کا پرتیمب (سایہ) چیتن درپن میں پڑتا
ہے۔ جیسے بہت تیز بڑا اندر سمدر میں جلد جا کر ملتا ہے اور دوسرے
دریا نہیں پہنچ سکتے تیسے ہی جسکی باسنا درڑھ ہوتی ہے وہ اس
کے موافق جلد اُس کو پاتا ہے۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون میں تو آد جگت
کا بھرم کارن بنا پرماتما سے کیسے پیدا ہوا جسطرح میں سمجھوں

اسی طرح پر مجھے سمجھائیے۔ وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جو کچھ کارن کارج جگت بھاستا ہے وہ سب پرماتما سے پیدا ہوا ہے اور تمام سمبیدن کے پھرنے سے اکٹھے ہو کر پدارتھ بھاس آئے ہیں۔ اور سرب دا سرب پرکار سرباتما اپنے آپ میں استھت ہے۔ ہے رام جی ایشور جو آتما ہے سو جگت روپ ہے جگت ایشور روپ ہے۔ جیسے بھوکھن سورن سے الگ نہیں اور لہر پانی سے الگ نہیں تیسے ہی برہم سے جگت الگ نہیں برہم کا سروپ ہی ہے۔ جیسے بیج اور برچھ میں استھیا۔ اور میٹھائین میں مرچ اور کڑوائین میں سمدر اور ترنگ میں بایو اور اسپند میں کچھ بھید نہیں ہوتا تیسے ہی آتما اور جگت میں کچھ بھید نہیں ہے۔ آتما اور جگت کہنے ماتر کو دو ہیں واستو میں ایک آتما ہی ہے۔ اور آتما کا چمتکار ہی جگت روپ ہو کر بھاستا ہے۔ جیسے آگ میں گرمی سو بھاؤ ہی سے استھت ہے تیسے ہی نراکار آتما میں سرشٹ سو بھاؤ ہی سے استھت ہے۔ ہے رام جی جتنے جگت اور باسنائیں ہیں انکا بیج سمبیدن یعنی پھرنا ہے جیسا جیسا سمبیدن میں درڑھ پرتیت ہوتا ہے تیسا ہی تیسا انجو ہوتا ہے۔ جو دکھی ہوتے ہیں انکو تھوڑے کال میں بہت کال بھان پڑتا ہے اور سکھی لوگوں کو بہت کال میں تھوڑا کال جان پڑتا ہے جیسے راجہ ہرشچندر کو ایک رات میں ۱۲ برس کا انجو ہوا تھا۔ اور راجا لون کو ایک چھن میں سو برس کا انجو ہوا تھا۔ اس لئے تم سمبیدن کے نہ ہونے کا اپائے کرو جب سمبیدن نہ ہوگا تب جگت بھرم نہ رہیگا اور چت اپشم ہو جاویگا ٭

اتنا سن کر شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون جو شدھ برہم
تو سرب بیاپی دویت سے رہت استھت ہے اسمیں یہ نا چیز جیو کیسے پیدا
ہوا۔ وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی آتم ستا برہم کا جو سبھاؤ سمبت ہے
ارتھات جو شدھ چنماتر میں اہنگ کی پھرنا ہے اُسیکا نام جیو ہے۔ جیسے
بایو اور اسپند اور برف اور ٹھنڈک میں کچھ بھید نہیں تیسے ہی برہم
اور جیو میں کچھ بھید نہیں۔ وہ جیو آگے پھرنے سے بڑا بستار کرتا ہے
جیسے ایندھن سے آگ کی بہت چنگاریاں ہوتی ہیں۔ ہے رام جی
آد برہم سے جو جیو پھرا ہے اُسکا نام برہما ہے۔ وہ برہما آتما میں آتم
روپ ہو کر استھت ہے اور اس سے کرم کر کے (یعنی سلسلہ سے)
جگت ہوا ہے۔ جیسے سمندر میں دموتا سے ترنگ ہوتے ہیں تیسے
ہی برہم میں چیت سو بھاؤ سے جیو ہوتا ہے۔ وہ جیو جب پرماد سے
اناتم بھاؤ کو دھارن کرتا ہے تب کرموں سے بندھن میں پڑ جاتا ہے
جیسے جل درڑھ جڑتا کو دھارن کرتا ہے تب برف روپ ہو کر پتھر
کے سمان ہو جاتا ہے تیسے ہی جیو جب شدھ چیتن سے پرماد کر کے
اناتم میں ابھمان کرتا ہے تب کرموں کے بندھن میں آتا ہے اور جیسے
جیسے کرم کرتا ہے اُن کے انوسار جنم مرن اور اونچے نیچے کو پاتا ہے
ہے رام جی من کے پھرنے کا نام ہی کرم ہے۔ یہ سب من کا ناچ ہے
جب جیو میں اہنگ بھاؤ ہوتا ہے کہ میں ہوں تب اس سے چیت
پھرتا ہے چیت سے اندریاں ہوتی ہیں ان اندریوں سے دیہہ بھاؤ
ہوتا ہے اور اس دیہہ سے ملاپ ہو کر نرک سورگ بندھن مکتی آدک
کلپنا ہوتی ہے۔ ہے رام جی جب آتم تتو کا گیان ہوتا ہے تب چیت

میں جو آہنگ بھاؤ ہے وہ جاتا رہتا ہے اور اس آہنگ بھاؤ کے
جاتے رہنے سے سب دکھ جاتے رہتے ہیں ارتھات جب چت میں
شانت ہوتی ہے تب سب جگت شانت روپ ہو جاتا ہے۔ جب تک
چت بہر مکھ ہو کر درشیہ کو چنتا ہے تب تک شانت نہیں ہوتا اور
جب سب باسنا کو تیاگ کر اپنے سوبھاؤ میں استھت انتر مکھ ہوگا تب
اسی کال میں مکت روپ شانت ہو جاتا ہے اس میں کچھ بھی سندیہ نہیں
ہے۔ ہے رام جی جمیں ابھلاکھا ہو اسے تیاگ دے ایسا نشچے کرنے
سے مکت ملتی ہے۔ تیاگ دینے کا جتن کچھ نہیں مہاتما پرش پران کو
تنکے کی طرح تیاگ دیتے ہیں اور بڑے دکھ سہہ لیتے ہیں تو ابھلاکھا
کے تیاگ دینے میں کیا کٹھنتا (مشکل) ہے۔ ہے رام جی! آتما کے
آگے ابھلاکھا کا ہی پردہ پڑا ہے ابھلاکھا کے ہوتے ہوئے آتما نہیں
بھاستا جیسے بادل کی اوٹ ہونے سے سورج نہیں بھاستا اور جب بادلوں کا پردہ ہٹ
جاتا ہے تب سورج بھاستا ہے ویسے ہی ابھلاکھا کے نشٹ ہونے سے آتما بھاستا ہے اس سے جو کچھ ابھلاکھا
اٹھے اس کو تیاگ کرو اور بے ابھلاکھا ہو کر آتم پد میں استھت ہو
جاؤ۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون! من کیونکر پیدا ہوا
ہے۔ بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی برہم اننت شکت ہے اور اس
میں بہت طرح کا کمپن ہوتا ہے جہاں جہاں جیسی جیسی شکت پھرتی
ہے تہاں تہاں تیسا ہی نیشا روپ ہو کر بھاستا ہے۔ جب شدھ چنماتر ستا
میں پھرتا ہے کہ آہنگ اسم (میں ہوں)، تب اس پھرنے سے جیو
کہلاتا ہے۔ ہے رام جی پھرنا اور اپھرنا دو تو چنماتر ستا کے سوبھاؤ

ہیں جیسے پھُرنا اور اپھُرنا دونوں باپو کے سوبھاؤ ہیں چیتن پُھرنے سے جیو کی طرح بھاستا ہے اور اس دیہہ میں جب سنکلپ پھرتا ہے تب من کہاتا ہے من کے دو رُوپ ہیں ایک جڑ اور دوسرا چیتن۔ جڑ روپ من کا درشیہ روپ ہے اور چیتن رُوپ برہم ہے۔ جب درشیہ کی اور پھرتا ہے تب طرح طرح کے جگت دیکھتا ہے۔ اور جب چیتن بھاؤ کی اور اسھت ہوتا ہے تب جیسے سبرن کے نہ جاننے سے کبھوکن بھاؤ نشٹ ہو جاتا ہے تیسے ہی درشیہ رُوپ جڑ بھاؤ نشٹ ہو جاتا ہے ہے رام جی واستو میں برہما جی سے لے کر تنکے تک سب ہی چیتن رُوپ ہیں جیسے سونے کو شودھنے سے اُسکا میل جل جاتا ہے اور شدھ ہی باقی رہ جاتا ہے تیسے ہی جب چیت آتما میں اِسھت ہوتا ہے تب اُس کا جڑ بھاؤ جل جاتا ہے اور شدھ چیتن ماتر باقی رہتا ہے۔ ہے رام جی من ہی جگت کا کرتا اور من ہی پُرش ہے من کا کیا ہوا سب کچھ ہوتا ہے اور شریر کا کیا کوئی کام نہیں ہوتا من کے نشچے کو کوئی بھی ناش نہیں کر سکتا دیہہ کا ناش ہو جائے پرنت نشچے کا ناش نہیں ہوتا۔ جیسے پتا پھُول پھل اور ٹہنی کے کاٹنے سے برچھ نشٹ نہیں ہوتا جب بیج ہی نشٹ ہو تب برچھ نشٹ ہوتا ہے تیسے ہی شریر کے نشٹ ہو جانے سے من کا نشچے نہیں نشٹ ہوتا۔ ایک شریر جب نشٹ ہوتا ہے تو جیو دوسرا شریر لیتا ہے پرنتو جب من نشٹ ہوتا ہے تو شریر کے ہوتے بھی کچھ کام سدھ نہیں ہوتا اِس سے سب کا بیج من ہی ہے۔

بشِشٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی! چیت روپی شریر چنچل ہے وہ کسی کے بش نہیں ہوتا ارتھات اس کا بش کرنا مہا کٹھن ہے درڑھ

بیراگ اور ابھیاس ہو تو وہ لپٹ ہو اور طرح سے لپٹ نہیں ہوتا۔ ہے
رام جی جن پرشوں نے آتم پد میں چت کو استھت کر لیا ہے اُن کو اگن
میں بھی ڈال دیجیئے تو بھی دکھ نہیں ہوتا اور جل میں بھی اُن کو دکھ نہیں ہوتا
کیونکہ اُنکا چت شریر آدک بھاؤ کو نہیں رکھتا ہے کیول آتما میں استھت
ہو جاتا ہے۔ اس سے من کو من میں سمائے کر چت کو پرم پد میں لگاؤ۔
جب چت آتما میں درڑھ ہوتا ہے تب جگت کے پدارتھوں سے چلایمان
نہیں ہوتا جیسے کمل کے پھول کی چوٹ پتھر کو نہیں توڑ سکتی تیسے ہی
دھیرج وان کو سنسار کا تاپ کھنڈن نہیں کر سکتا۔ ہے رام جی جو کچھ
جیو ہیں ان سب میں آتم ستا استھت ہے پرنت اپنے سوروپ کے
نہ جاننے سے وہ بھٹکتے ہیں جب ست سنگ پراپت ہو اور اپنا پرشارتھ
کریں تب مکت ہوں جب تک یہ پراپت نہیں ہوتا تب تک کرم روپی رسی سے
باندھے ہوئے جیو انیک جنم تک بھٹکتے رہتے ہیں۔ جب من میں باسنا کا بیج
مٹے تب شریر روپی انکر من روپی بیج سے نہ اپجے۔ جیسے بھنے ہوئے
بیج میں انکر نہیں اُپجتا تیسے ہی باسنا سے رہت من شریر کو نہیں دھارن
کرتا۔

بششٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی کرتا اور کرم ایک روپ ہیں اور اکٹھے
ہی برہم سے اپجے ہیں جیسے پھول اور سگندھ اکٹھے ہی برچھ سے پیدا
ہوتے ہیں تیسے ہی کرتا اور کرم اکٹھے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ یہ بھی اصل میں
اگیانی کے سمجھانے کے لئے ہے کہ جیو برہم سے اپجے ہیں جو گیانوان
ہیں اُن سے یہ کہنا بھی نہیں بنتا کیونکہ واستو میں دوسرا کوئی ہے ہی نہیں
برہم ستا میں کوئی بھی کلپنا نہیں وہ تو سدا اپنے سوبھاؤ میں استھت ہے

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون لوک میں بھی یہ سدھ ہے کہ
کرموں کے انوسار جیو اپجتے ہیں، جیسے جیسا بیج ہوتا ہے ویسا ہی انکر اُس
سے اپجتا ہے ویسے ہی جیسا کرم ہوتا ہے ویسی گت کو جیو پاتا ہے۔ کرتا سے
کرم ہوتا ہے اور کرم سے گت ملتی ہے۔ پر آپ کہتے ہیں کہ من اور کرم
برہم سے اکٹھے ہی پیدا ہوتے ہیں اس سندیہہ کو آپ ہی دور کر سکتے
ہیں جو ست ہے وہی کہئے۔ بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی شدھ سمبت
ماتر آتم تتو میں جو سمبیدن پھرا ہے سو ہی کرم کا بیج من ہے اسی بیج سے
سب پھل ہوتے ہیں پہلی دیہہ من ہی ہے اور اس من روپی شریر سے
کرم ہوتے ہیں پرنتو من اور کرم میں کچھ بھید نہیں جیسے سگندھ اور پھل
میں اور سمدر اور ترنگوں میں کچھ بھید نہیں ہے یعنی جو کچھ کارج من سے ہوتا
ہے وہی سدھ ہوتا ہے شریر کی چیشٹا سدھ نہیں ہوتی اسی کارن کہا
ہے کہ من اور کرم میں کچھ بھید نہیں پرماتما سے من اور کرم اکٹھے اپجے ہیں۔
جیسے سمدر سے دروتا کے کارن ترنگ اپجتے ہیں اور جیسے ترنگ سمندر میں
مل جاتے ہیں ویسے ہی من اور کرم پرماتما ہی میں مل جاتے ہیں۔ جیسے برف کا
روپ شیتل ہے شیتلتا بنا برف نہیں ہوتی ویسے ہی چت کرم ہے کرموں
کے بنا چت نہیں ہوتا۔ چت کے نشٹ ہونے سے کرم بھی نشٹ ہو
جاتے ہیں اور کرم ناش ہونے سے من کا ناش ہو جاتا ہے ایک کے ناش
ہونے سے دونوں کا ناش ہو جاتا ہے۔

شری رام چندر جی نے کہا کہ ہے بھگون اس من کا روپ جو جڑ اجڑ
ہے وہ وستار پوروک کہئے۔ بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی آتم تتو اننت
روپ اور سرب شکتیمان ہے جب اس میں سنکلپ شکت پھرتی ہے تب

اس کو من کہتے ہیں۔ جڑ اور اجڑ کے بیچ میں جو ڈولتا ہے اُس ملے ہوئے روپ کا نام من ہے۔ کلپنا سے رہت من نہیں ہوتا۔ جیسے گن بنا گُنی نہیں رہتا تیسے ہی کرم کلپنا بنا من نہیں رہتا۔

شری رام چندر جی بولے کہ ہے بھگون یہ من جڑ ہے یا چتن ہے ایک روپ مجھ سے کہئے کہ میرے ہردے میں استھت ہو۔ بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی من جڑ نہیں اور چیتن بھی نہیں جڑ چیتن کی گانٹھ کے بھاؤ کا نام من ہے۔ یہ جڑ اور چیتن دونوں بھاؤں میں رہتا ہے ارتھات کبھی جڑ بھاؤ میں ہو جاتا ہے اور کبھی چیتن بھاؤ میں آجاتا ہے۔ جیسے ایک نٹ انیک سوانگوں سے انیک سنگیا پاتا ہے جیسا سوانگ بناتا ہے اُسی نام سے کہاتا ہے تیسے ہی سنکلپ سے من انیک سنگیا پاتا ہے۔

ہے رام جی جو پُرش من کو کیول جڑ مانتے ہیں انکو بالکل جڑ ہی جانو اور جو پُرش من کو کیول چیتن مانتے ہیں وے بھی مجھ ہیں۔ یہ من نہ کیول جڑ ہی ہے اور نہ کیول چیتن ہی ہے۔ جو کیول چیتن ہی روپ ہو تو یہ جگت کا کارن نہیں ہو سکتا کیول چیتن تو آتما ہے اور جو کیول جڑ روپ ہو تو بھی جگت کا کارن نہیں کیول جڑ تو پتھر ہوتا ہے۔ جیسے پتھر سے کچھ کریا پیدا نہیں ہوتی تیسے ہی کیول جڑ من جگت کا کارن نہیں ہو سکتا چیتن اور جڑ کے مدھ بھاؤ کا نام من ہے اور وہی جگت کا کارن ہے۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون یہ سب جگت من ہی نے رچا ہے اور سب من روپ ہے اور من ہی کرم روپ ہے یہ آپ کے کہنے سے میں نے نشچے کیا ہے پرنتو اس کا انبھو کیسے ہو۔ بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ من بھاؤنا ماتر ہے جیسے پرچنڈ

سورج کی دھوپ مرتھل میں جل ہو کر بھاستی ہے تیسے ہی آتما کا
ابھیاس رُوپ من ہوتا ہے۔ من اپچار سے سدھ ہے جب تم
اس کے دُور ہونے کے لئے جتن کرکے آتم پد میں چت کو لگاؤگے
تب یہ جگت بھرم مٹ جائیگا۔ ہے رام جی اس پر ایک اتہیاس
ہے وہ سنو جیسے میں نے دیکھا ہے تیسے ہی کہتا ہوں۔ ایک مہا شون
بن تھا اُسمیں میں نے ایسا پُرش دیکھا جس کے ہزار ہاتھ اور ہزار
آنکھیں تھیں اور چنچل اور بیاکل روپ تھا اُسکا بڑا شریر تھا جس
سے وہ آپ ہی دکھی ہو کر کتنے جوجنوں تک بھاگتا چلا جاتا تھا۔ جب
دوڑتا دوڑتا تھک جائے اور انگ انگ چور ہو جائے تب ایک
کالی رات جیسے بھیانک کنوئیں میں جا پڑے کچھ دیر بعد وہاں سے پھر
نکلکر کنج کے بن میں جا پڑے جب وہاں کانٹے چبھیں تو دکھ پاوے
جیسے پتنگ دیپک کو سکھ روپ جانکر اُسمیں پرویش کرے اور ناش ہو
جائے تیسے ہی وہ جہاں سکھ سمجھکر جائے وہاں دُکھ ہی پاوے اور پھر
اُسی بن میں جا پڑے۔ پھر وہاں سے نکل کر آپ کو اپنے ہاتھوں سے
مارے اور دکھ پاوے اور پھر دوڑتا دوڑتا کنوئیں میں جا پڑے۔
وہاں سے نکل کر کیلے کے بن میں جا پڑے اور اُس سے نکل کر پھر
آپ کو مارے۔ جب کیلے کے بن میں جاوے تو کچھ شانت اور پرسن
ہو جب دوڑے اور آپ کو مارے تو کشٹ پاوے اور بھٹکتا پھرے
تب میں نے اُس کو پکڑ کر پوچھا کہ تو کون ہے اور یہ کیا کرتا ہے کس واسطے
ایسا کرتا ہے اور تیرا نام کیا ہے اور یہاں کیوں متھیا جگت میں موہ کو
پراپت ہوا ہے۔ تب اُس نے مجھ سے کہا کہ نہ میں کچھ ہوں اور نہ یہ کچھ

ہے اور نہ میں کچھ کوٹا ہوں تو تو میرا شتر ہے تیرے دیکھنے سے میں
ناش ہوتا ہوں۔ اس طرح کہہ کر وہ اپنے انگوں کو دیکھنے لگا ایک چھن
میں اُسکا شریر ناش ہونے لگا اور پہلے اُسکا سر پھر ہاتھ پھر پیٹ
آدک کرم سے گر پڑے جیسے سپنے سے جاگنے پر سپنے کا شریر نشٹ
ہو جاتا ہے۔ تب میں نیت نشکت سو بچار کر آگے گیا تو ایک پُرش ابھی
بھانت سکا دیکھا کہ وہ بھی اس طرح اپنے آپ کو مارتا ہے اور کشٹ پاتا
ہے۔ جب اُس نے مجھے دیکھا تو پرسن ہو کر ہنسا اور میں نے اوس کو
اسی طرح پوچھا تو اُس نے بھی میرے دیکھتے دیکھتے اپنے انگوں کو تیاگ
دیا۔ پھر میں آگے گیا تو ایک اور پرش کو دیکھا کہ وہ بھی اسی طرح کرتا
ہے کہ اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو مار کر بڑے اندھے کنوئیں میں جا
گرتا ہے بہت دیر تک میں اُس کو دیکھتا رہا اور جب وہ کنوئیں سے نکلا
تب میں نے اوس پر پرسن ہو کر جیسے دوسرے سے پوچھا تھا ویسے
ہی پوچھا تب وہ مورکھ مجھ کو نہ جان کر دور ہی سے بھاگ گیا اور جو کچھ
اُسکا کرم تھا وہ کرنے لگا۔ اس کے اُپرانت بہت دیر تک میں اسی بن میں
پھرتا رہا تو اسی طرح میں نے ایک اور پُرش کو دیکھا کہ وہ بھی اپنے آپ کو
مارتا ہے۔ اس طرح جسکو میں پوچھوں اور جو میرے پاس آوے اُس کو
میں کشٹ سے چھوڑا دوں اور آنند کو پراپت کر دوں اور جو میرے
پاس ہی نہ آوے اور مجھکو تیاگ دے تو اُس بن میں اُس کا وہی حال
ہو اور وہی کرم کرے۔ ہے رام جی تم نے بھی وہ بن دیکھا ہے پرنتو
تم نے وہ کرم نہیں کیا اور اس اٹوی میں تم جانے کے جوگ بھی نہیں
تم بالک ہو اور وہ اٹوی مہا بھیانک ہے۔ شری رام چندر جی نے پوچھا

کہ ہے براہمن وہ اٹوی کہاں ہے اور میں نے کب دیکھی ہے اندھے
پرش اپنے ناش ہونے کے لئے کیوں اُدم کرتے تھے سو کہیئے وششٹھ جی
بولے کہ ہے رام جی وہ اٹوی دُور نہیں اور وہ پرش بھی دُور نہیں
یہ جو گمبھیر بڑا آکار روپ سنسار ہے وہی شون اٹوی ہے اور بکاروں
سے پورن ہے۔ یہ اٹوی بھی آتما سے سدھ ہوتی ہے۔ اسمیں جو پرش
رہتے ہیں وے سب من ہیں اور دکھ روپی کرم کرتے ہیں۔ میں ببیک گیان
روپ انکو دیتا تھا جو میرے پاس آتے تھے وے جیسے سورج کے پرکاش
سے سورج مکھی کمل کھل آتے ہیں تیسے ہی میرے پربودھ سے پرسن ہو
کر ہاستت ہوتے تھے اور چیت سے الٹے ہو کر پرم پد کو پراپت ہوتے
تھے۔ اور جو میرے پاس نہ آئے اور ابیبیک سے موہ کرتے میرا انرادر
کرتے تھے وہ موہ اور کشٹ ہی میں رہے۔ اب اُن کے انگ کی چوٹ
اور کنواں اور کنج اور کیلے کے بن کا حال سنو۔ ہے رام جی جو کچھ نشے
کی ابھلاکھا ہیں وہ اس من کے انگ ہیں۔ ہاتھوں سے مارنا یہ ہے کہ
سکام کرم کرتے ہیں اور ان سے پیٹے ہوئے دُور سے دوڑتے
ہیں۔ اندھے کنوئیں میں گرنا یہی ہے کہ ببیک کا تیاگ کرنا۔ اس طرح وہ
پرش آپ کو آپ ہی مارتے ہیں اور بھٹکتے پھرتے ہیں اور ابھلاکھا
روپی ہزار انگوں سے گھرے ہوئے مر کر نرک روپی کنوئیں میں گرتے
ہیں۔ جب اس کنوئیں سے باہر نکلتے ہیں تب پُن کرموں سے سورگ میں
جاتے ہیں اور وہاں کچھ سکھ پاتے ہیں۔ استری پتر آدک کشٹ کنج
کے بن ہیں اور کنج میں جو کانٹے ہوتے ہیں سو پتر دھن اور لوک کی کامنا
ہے ان سے کشٹ پاتے ہیں۔ جب مہا پاپ کرتے ہیں تب نرک روپی

اندھے کنوئیں میں گرتے ہیں اور جب پُن کرم کرتے ہیں تو کیلے کے
بن کیطرح سورگ کو جاتے ہیں اور کچھ سکھ پاتے ہیں۔

ہے رام جی گرہستہ آشرم مہا دُکھ روپ کیچ بن کی طرح ہے
یہ منکھ ایسے مورکھ ہیں کہ اپنے ہی ناش کے نمت دُکھ روپ کرم کرتے
ہیں ان میں سے جو بیبیک کے پاس آتے ہیں وے شبھ اشبھ کریوں
کے بندھن سے چھوٹ کر پرم پد کو پاتے ہیں اور جو بیبیک سیوت
نہیں کرتے وہ دور سے دور نکلتے ہیں۔ ہے رام جی جب میں اس
من روپی پرش کو روک کر پوچھتا تھا اور وہ اپنے انگوں کو تیاگ
کرتا جاتا تھا وہ بھی سنو کہ میں بیبیک روپ ہوں جب میں اس چیت
روپی پرش کو ملا تب اس کے ہزار ہاتھ اور ہزار آنکھ پلی بھائی پاؤں
کا تیاگ ہوا اور وہ اپنے آپ کو مارنے سے بھی رہ گیا۔
اور جب اس پرش کا سر اور پرچھن دیہہ اچھا ہی کر پڑا تب دیہہ باسنا
روپی انگوں کو اس نے تیاگ دیا انگو تیاگ کر وہ آپ ہی نشٹ ہوگیا
ارتھات پر برہم میں لین ہوگیا۔ ہے رام جی یہ جگت سب سنکلپ
ماتر ہے اگیان سے ہردے میں استھر ہو رہا ہے اور بھرم سے استھر
بھر دسہ ہو رہا ہے۔ پرش کو بندھن کا کارن باسنا ہے جیسے کسواری
کیڑا آپ ہی اپنے بیٹھنے کی گپھا بناکر بندھن میں مرتا ہے ویسے ہی منکھ اپنی
باسنا سے آپ ہی بندھن میں پڑتا ہے۔ جب تک آتم گیان نہیں ہوتا
تب تک انیک دکھ بڑھتے جاتے ہیں شانت نہیں ہوتی اور جب آتم
پد کی پراپت ہوتی ہے تب سب دکھ اور بھرم نشٹ ہو جاتے
ہیں ۞

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی موڑھ اگیانی پُرش اپنے سنکلپ
سے آپ ہی موہ کو پراپت ہوتا ہے اور جو پنڈت ہے وہ موہ کو نہیں
پراپت ہوتا۔ جیسے مورکھ بالک اپنی پرچھائیں میں پشاچ کلپ کر ڈرتا
ہے جیسے ہی مورکھ اپنی کلپنا سے دُکھی ہوتا ہے۔ شری رام چندر جی
بولے کہ ہے برہم جاننے والوں میں اتم وہ سنکلپ کیا ہے اور
چھایا کیا ہے جو اسّت ہی سّت روپ کی طرح جان پڑتی ہے بششٹھ جی
بولے کہ ہے رام جی پنچ تتو کا شریر پرچھائیں کی طرح ہے کیونکہ
اپنی کلپنا سے رچا ہے اور اہنکار روپی پشاچ ہے۔ جیسے منشیا
پرچھائیں میں پشاچ کو دیکھ کر منکھ ڈرتا ہے تیسے ہی دیہہ میں
اہنکار کو دیکھ کر دُکھ پاتا ہے۔ ہے رام جی تم موہ کا مہاتم دیکھو کہ
استھول روپ دیہہ جو ناش ہونے والی ہے اُس کے رکھنے کا اُپائے
کرتا ہے پر وہ رہتی نہیں اور جس من روپی شریر کے ناش ہونے کلیان
ہوتا ہے اُس کو پُشٹ کرتا ہے۔ ہے رام جی من کے ناش ہونے میں
بڑا آنند اودے ہوتا ہے اور من کے اودے ہونے سے بڑا انرتھ
ہوتا ہے اس سے من کے ناش ہونے کا جتن کرو یہ من پرم دُکھ کا
کارن ہے اس سے تم اس من رُوپا شتر کو بیراگ اور ابھیاس روپی
کھڑک سے مارو تب اتم پد کو پاؤ گے۔
بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ من بھی پرماتما سے ہوا ہے
اس نے بڑے بستار کو نشٹ رچا ہے کہ چھوٹے کو بڑا کر لیتا ہے
اور بڑے کو چھوٹا کر لیتا ہے۔ جو اپنا آپ روپ ہے اُس کو دوسرے
کی طرح دکھاتا ہے اور جو دوسرے کا روپ ہے اُس کو اپنا روپ

دکھاتا ہے ارنہات آتما کو اناتم بھاؤمیں پراپت کرتا ہے اور
اناتما کو آتم بھاؤمیں پراپت کرتا ہے پل بھر میں سنسار کو پیدا کرتا ہے
اور ایک پل بھر میں ناش کر دیتا ہے۔ جیسے نٹ لیلا کر کے طرح طرح
کے سوانگ بناتا ہے اور سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ کر دکھاتا ہے
ویسے ہی من میں جیسا پھرنا درڑھ ہوتا ہے تبا ہی بھاستا ہے۔ ہے
رام جی کرتا کرم کریا۔ درشٹا درشن درشیہ سب من ہی کا پھیلاؤ
ہے جیسے سورن سے طرح طرح کے بھوکن بھاستے ہیں اور جب سورن
کا گیان ہوتا ہے تب سب بھوکن ایک سورن ہی بھاستے ہیں ویسے
ہی جب تک آتما کا پرماد ہے تب تک دویت روپ جگت بھاستا ہے اور
جب آتم گیان ہوتا ہے تب سب بھرم مٹ جاتا ہے

بششٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی اب ایک پراتن جو آگے
ہوا تھا وہ تم کو سناتا ہوں جیسے من روپی اندرجال میں یہ جگت اُتپت
ہے وہ تم سنو۔ اس پرتھوی پر ایک اتریاؤ نام دیش تھا اُس کا
راجا لون نام بڑا تیجوان اور دھرماتما راجہ ہرچندر کے کل میں اُپجا
وہ بڑا بلوان اور اُدار تھا اچھے پرشوں کی پالنا کرتا تھا سب
پرتھوی اُس کے جس سے بھر گئی تھی اور سورگ میں بھی دیوتا
اور بدیادھر اس کا جس گاتے تھے۔ ایکدن سبھا میں وہ بڑے
اونچے سنگھاسن پر بیٹھا تھا اور منتری اور منڈلیشوروں کی
سینا آگے کھڑی ہوئی دیش منڈل کا حال سناتی تھی۔ کیول دو
مہورت دن رہ گیا تھا کہ اس سمے ایک اندرجالی بازیگر اپنا
اسباب لئے ہوئے اس سبھا میں آیا اور راجا سے کہنے لگا کہ ہے

راجن آپ میرا ایک تماشہ دیکھیے۔ اتنا کہہ کر اُس نے اپنا پٹارہ
کھولا اور اسمیں سے ایک مور کا پنکھ نکال کر گھمانے لگا اُن
سے راجا کو طرح طرح کی رچنا دیکھ پڑنے لگی۔ اسی چھن میں ایک
دوت ایک گھوڑا لیکر وہاں آیا تب اندرجالی بولا کہ ہے راجن
آپ اس گھوڑے پر سوار ہوں۔ اتنا سُنکر راجا گھوڑے کی
طرف دیکھ کر موہ چھت ہو گیا اور دو گھڑی تک موہ چھت رہا
منتری اور نوکر چاکر تعجب کے سمندر میں ڈوب گئے اور انہوں
نے جانا کہ راجا کے من میں کوئی بڑی چنتا لگی ہے۔ ہے رام جی
دو گھڑی بعد راجا چیتن ہوا تب منتری کہنے لگے کہ ہے راجن آپ
کیوں بیاکل ہوئے آپ کا من تو نرمل ہے اور آپ ادار آتما ہیں
جنا پرشوں کی پرپت پدارتھوں میں ہوتی ہے اون کا من
موہ میں پھر جاتا ہے آپ کا چت تو بلیک بھاؤ میں رہتا ہے
آپ کیسے موہ میں پڑ گئے یہ اسچرج ہے کہ جیسے بایو سے سمیرو چلائمان
ہو تیسے ہی آپ چلائمان ہو گئے۔ یہ سُن کر راجا ساودھان
ہوا اور جیسے سورج راہو کی طرف اور سانپ نیولے کی طرف
دیکھتا ہے تیسے ہی راجا اندرجالی کی طرف دیکھ کر بولا کہ بڑا
اسچرج ہے پرماتما کی اننت شکت ہیں اور انیک پرکار کے
پدارتھ پھرتے ہیں میں نے دو مہورت میں بڑا اسچرج بھرم
دیکھا ہے۔ یہ اندرجالی مانو سمیرودت ہے اور ساری سرشٹی
اس کے پٹارے میں بھری ہے کہ اس نے دو گھڑی میں جیسے
کتنے ہی دیش کال اور پدارتھ دکھائے جیسے برہما جی ایک مہورت

میں طرح طرح کے پدارتھ رچ بنتے ہیں تیسے ہی ایک مہورت
میں اس نے مجھے کتنے بھرم دکھائے ہیں وہ سب میں تمہارے
آگے کہتا ہوں سنو۔

راجا بولا کہ ہے سادھو لوگو میں نے بڑا بھرم دیکھا وہ
یہ ہے کہ اندر جالی نے پٹارے سے مور کا پنکھ نکال کر گھمایا
تو وہ پنکھ مجھ کو سورج کی کرنوں کی طرح جان پڑا اور جیسے بڑا
بادل گرج کر شانت ہو جاتا ہے اور پیچھے اندر دھنکھ دکھاتا
ہے تیسے ہی وہ بچتر روپ مور پنکھ مجھکو دیکھ پڑا اور پھر
ایک دوت گھوڑا لیے کر آیا اوس پر میں سوار ہوا اور وہ
جھٹ ہی سے مجھے دور سے دور لے گیا جیسے بھوگوں کی
باسنا سے مورکھ لوگ گھر میں بیٹھے دور سے دور بھٹکتے پھرتے
ہیں تیسے ہی وہ گھوڑا مجھکو دور سے دور ایک مہا بھیانک نرجن
دیش میں لیگیا جو بڑے کال کے جلے ہوئے استھانوں کے
سمان تھا۔ اور جہاں گھاس برچھ جیو منکھ کوئی بھی نہ دیکھ
پڑتا تھا۔ وہاں میں بڑے کشٹ اور دینتا کو پراپت ہوا اور
رات کو زمیں پر سویا پر مجھکو نیند نہ آئی۔ وہ رات مارے دکھ کے
کلپ کے برابر ہو گئی۔ جب سورج نکلے تو میں وہاں سے چلا اور
آگے گیا تو چڑیوں کو بولتے ہوئے سنا اور برچھ بھی دیکھے
پرنت کھانے پینے کو کچھ نہ پایا۔ تب میں ایک جامن کے برچھ
کے نیچے بیٹھ گیا وہاں گھوڑا مجھ کو چھوڑ کر چلا گیا اور سورج
بھی است ہو گئے تو میں نے وہاں سب رات گذرائی پرنت نہ

کھایا اور نہ پانی پیا اس سے میں بہت دکھی ہوا۔ جیسے اندھے
کنوئیں میں گرا ہوا منکھ کشٹ پاتا ہے تیسے ہی میں نے بھی کشٹ
پایا اور وہ رات بھی مجھ کو کلپ کے سمان بیتی۔ جب وہاں ان پانی
کچھ نہ دیکھ پڑا تب وہاں سے آگے چلا پھر ایک کنیا مجھے دکھائی
دی جو اپنے ہاتھ میں مٹی کے ایک مٹکے میں پکے ہوئے چاول
اور جامن کے رس سے بھرا ہوا ایک برتن لیئے ہوئے جاتی
تھی۔ میں اس کے سامنے آیا جیسے رات کے سامنے چندرما آتا ہے
اور کہا کہ اے استری مجھے بھوجن دے میں بھوکھ سے بیاکل
ہوں جو کوئی دکھی غریب کو ان دیتا ہے وہ بڑی دولت پاتا
ہے۔ ہے سادھو جب میں نے بار بار کہا تب وہ کہنے لگی کہ تم
تو کوئی بڑے راجا معلوم ہوتے ہو کہ طرح طرح گہنے اور کپڑے
پہنے ہوئے ہو میں تم کو بھوجن نہ دوں گی۔ ایسا کہہ کر وہ آگے
چلی اور میں سایہ کی طرح اس کے پیچھے پیچھے چلا اور کہتا گیا کہ ہے
بالا مجھے بھوجن دے کہ میری بھوک شانت ہو۔ وہ کہنے لگی کہ اے
راجا ہم نیچ لوگ ہیں اپنے مطلب بنا کسیکو بھوجن نہیں دیتے جو
تم میرے پتی ہو جاؤ تو البتہ میں تم کو یہ ان جو اپنے باپ کیواسطے
لیئے جاتی ہوں دیدوں میرا باپ مرگھٹ میں بیتال کی طرح ادھموت
بنا بیٹھا ہے جو تم میرے پتی ہو تو میں تم کو یہ بھوجن دیتی ہوں کیونکہ
پتی پران سے بھی ادھک پیارا ہوتا ہے باپ سے میں اپنا قصور معاف
کرا لوں گی۔ تب میں نے کہا اچھا میں تم سے بواہ کروں گا پر مجھ کو
بھوجن دے۔ ہے سادھو ایسا کون ہے جو ایسی بپت میں اپنے

برن آشرم کے دھرم کو درڑھ دکھے۔ اس نے مجھکو آدھا بھوجن
اور آدھا رس جامن کا دیا اوسکے بھوجن کرنے سے میں کچھ شانت
ہوا پرنت میرا موہ نہ مٹا۔ تب اوس نے میرے دونوں ہاتھ پکڑ
کر مجھکو آگے کر لیا اور اپنے باپ کے پاس لے گئی جیسے پاپی کو
جم دوت لے جاتے ہیں اور کہا کہ ہے پتا اس کو میں نے اپنا پتی
بنایا ہے۔ اس کے باپ نے کہا کہ ہے پتری اچھا کیا اس کو اپنے
گھر لے جا۔ تب وہ مجھ کو اپنے گھر لے گئی جب گھر کے پاس پہنچی تو مینے
دیکھا کہ وہاں ہڈی مانس اور لہو پڑا ہے اور کتے لگ رہے تھے ہاتھی
آدک جیووں کی کھالیں پڑی ہیں انکو لانگھ کر وہ مجھے اپنے گھر لے
گئی جیسے پاپی کو نرک میں جم دوت لیجاتے ہیں۔ وہاں اپنی ماتا کے
پاس مجھے لے گئی اور کہا کہ ہے ماتا یہ تیرا داماد ہوا ہے۔ ماتا نے
کہا کہ اچھی بات ہے۔ تب میں اوس چنڈالنی کے گھر رہا اور جو کچھ
اوس نے بھوجن دیا وہ میں نے کھایا مانو بہت جنموں کے پاپ بھوگے۔
پھر بواہ کا دن ٹھیرایا گیا اور اس دن میرا بواہ ہوا چنڈال لوگ
ہنستے تھے اور ناچتے تھے مانو میرے پاپ ناچتے تھے۔

راجا بولا کہ ہے سادھو! بہت کیا کہوں سات دن تک میری
بواہ کا اُتساہ رہا اور پھر وہاں میں ایک بڑا چنڈال ہوا۔ آٹھ مہینے
تک وہاں رہ کر پھر میں اور استھانوں میں رہا۔ آخر کو وہ چنڈالنی
گربھوتی ہوئی اور اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جو جلدی بڑھ گئی
تین برس بعد ایک لڑکا پیدا ہوا اور پھر ایک لڑکا اور ایک لڑکی
اور بھی پیدا ہوئے۔ اسی طرح اس سے تین پتر اور تین کنیا پیدا

ہوئیں اور میں بڑے پروار والا ہو گیا۔ ہے سادھو ان میں
ہیں نے بڑے بڑے کشٹ پائے پہلے جس سر پر ٹیکا بھی نہ سہتا
تھا اوس پر میں بوجھا اٹھاتا تھا۔ نیچے ننگے پیر ہونے سے پیر
جلیں اور سر پر سورج تپیں۔ رات کو کانٹوں پر سونے کو ملے۔
مرغا ہاتھی آدک اشٹ دھ پدارتھوں کا بھوجن کروں اور اون
کا لہو پیا کروں جو بنیال لوگ آویں اون کو میں مارا کروں۔ اسی طرح
بہت دنوں تک میں کرتا رہا اور ان لوگوں سے بہت اسنیہہ بڑھ
گیا۔ ایک سمے پانی نہ برسا کال پڑا سورج ایسے تپنے لگے کہ مانو
بارہ سورج اکٹھے ہو کر تپتے ہیں اور بن میں آگ لگی تب بھوک اور
پیاس سے کتنے ہی جیو مر گئے اور مجھ کو بھی بہت کشٹ ہوا تب
میں اپنے تمام پروار سمیت وہاں سے نکلا اور جہاں ان اور جل
سنوں وہاں ہی جاؤں۔ ہے سادھو اس طرح میں بہت دن تک
پھرتا رہا شریر میرا بہت بوڑھا ہو گیا اور بال برف کی طرح سفید
ہو گئے۔ جیسے سوکھا پتہ ہوا کے مارے اڑتا پھرتا ہے تیسے ہی میں
کرموں کے بس سے پھرتا رہا جو کچھ راجا ہونے کا ابھمان تھا وہ
سب بھول گیا اور جیت کال بھاؤ دڑھ ہو گیا۔ ایک برچھ کے
نیچے میں ٹھہر گیا تب ایک لڑکا جو سب سے چھوٹا تھا میرے پاس
آیا اور بولا کہ ہے پتا مجھکو مانس دے کہ میں بھوجن کروں نہیں تو
میرے پران نکلتے ہیں تب میں نے کہا کہ مانس تو نہیں ہے اس
نے کہا کہ کہیں سے لا دے۔ چھوٹا پتر سب سے پیارا ہوتا ہے
اس سے میں نے کہا کہ ہے پتر میرا مانس ہے اسکو تو کھا لے

تب اُس دریندھ نے کہا کہ دے۔ تب میں نے جنگل سے لکڑیاں
لاکر آگ جلا دی اور کہا کہ ہے پتر میں آگ میں پرویش کرتا ہوں
جب میں پک جاؤں تب تو مجھکو کھا لینا۔ ہے سادھو اس طرح میں
نے مارے اسنیہ کے کہا اور ایسے کہہ کر میں چتا میں گھس گیا اور
جب مجھکو گرمی لگی تب نکالیا اور ہم کو درشٹ آیا۔ ہے سادھو
ایسا چرتر میں نے دیکھا ہے سو تم سے کہا۔ بڑا اشچرج ہے کہ
مجھ ایسے بیبک وان راجا کو اس اندر جالی نے موہت کیا تو اور
پراکرتی جیووں کی کیا بات ہے۔

بششٹھ جی نے کہا کہ ہے رام جی جب اس پرکار تیجوان راجا
نے کہا تب وہ سادھو تک انتر دھیان ہو گیا اور سبھا میں جو منتری
آدک بیٹھے تھے سب اشچرج میں ہو گئے اور آپس میں دیکھ کر کہنے
لگے کہ بھگوان کی مایا بچتر روپ ہے یہ سادھو مایا نہیں ہے کیونکہ
سادھو تو فائدہ کے واسطے تماشے دکھاتا ہے بعد اس کے جتن
سے دھن آدک پدارتھ مانگتا ہے پرنت یہ تو بنا کچھ لئے ہی انتر
دھیان ہو گیا۔ یہ ایشور کی مایا ہے جس سے ایسا بیبک وان راجا
موہت ہو گیا۔ ہے رام جی ایسے سندیہ میں سب ہو گئے اور
میں بھی اس سبھا میں بیٹھا تھا۔ یہ برتانت میں نے پرتچھ دیکھا ہے
کہ کسی کے مکھ سے سنکر نہیں کہا۔

شری رام چند جی بولے کہ ہے بھگون یہ بڑا اشچرج ہے کہ
دیا نپا تمارا جا لون ایسی بڑی بپت میں کیسے پھنس گیا اور اندر جالی
جسنے بھرم دکھایا تھا وہ کون تھا اور اس دیہی اور دیہہ کا کیسے سمبندھ

ہوا ہے اور شبہہ اشبہہ کرموں کا پھل کیسے بھوگتا ہے۔ اتنے پرشنوں
کا اتر میرے سمجھنے کے واسطے دیجئے۔ بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی
یہ دیہہ کاٹھ اور مٹی کے سمان ہے۔ جیسے سپنے میں چت کے
پھرنے سے دیہہ بھاستی ہے تیسے ہی یہ دیہہ بھی چت کی کلپت ہے
اور چت اپنے پھرنے روپ اور کرموں سے طرح طرح کے شریر
دھرتا ہے۔ اسی چت کے نام اہنکار اور من اور جیو ہیں وہ چت ہی
اگیان سے دکھ سکھ بھوگتا ہے شریر نہیں بھوگتا۔ ہے رام جی اچل
روپ شریر کو من چنچل کرتا ہے۔ جیسے برچھ کو بایو چنچل کرتا ہے
تیسے ہی جڑ شریر کو من چنچل کرتا ہے۔ جو کچھ سکھ دکھ کی کلپنا ہے وہ
من ہی کرتا ہے اور وہی بھوگتا اور وہی مکت ہے۔ اب راجا لون کا
برتاؤ سنو کہ راجا لون من کے بھرم سے چنڈال ہوا۔ ہے رام جی ایک
سمے وہ ایک باغیچہ میں اکیلا بیٹھ کر بچار کرنے لگا کہ میرا پتا بڑا
راجہ ہوگیا ہے اور میرے بڑوں نے راجسوی جگ کئے ہیں میں
بھی ان کے کل میں پیدا ہوا ہوں اس سے میں بھی راجسوی جگ
کروں۔ اس طرح بچار کر اوس نے مانسی جگ کرنا شروع کیا۔ اور
رکھشیشور اگن پون ادک دیوتاؤں کی من سے پوجا کی اور منتر
اور سامگری جو کچھ راجسوی جگ کا کرم ہے وہ سب کر کے من سے
دچھنا دی۔ سوا برس تک اوس نے یہ جگ کیا اور من ہی سے اسکا
پھل بھوگا۔ ہے رام جی جو کوئی راجسوی جگ کرتا ہے اوس کو بارہ
برس کی آپدا ہوتی ہے اس بارہ برس میں بہت دکھ دیکھتا ہے
راجا لون نے من سے جگ کیا تھا اس لئے اوس کو آپدا بھی من ہی سے

ہوئی۔ سورگ سے راجا اندر نے اپنا دوت آپدا بھگوانے کے لئے
بھیجا تھا وہ سامری کا روپ رکھ کر آیا تھا اور راجا کو چنڈال کی
آپدا بھگوا کر پھر سورگ میں چلا گیا۔ راجا یون دوسرے دن بچار کرنے
لگا کہ یہ مجھکو بھرم سے کیا سا ہے پرنت ست روپ ہو کر دیکھا
ہے دیش نگر منکھیہ آدک سب مجھکو پرتچھہ دیکھ پڑے ہیں اس سے اب
وہاں جا کر دیکھوں کہ کیسی بات ہے۔ ایسا بچار کر منتری اور سبھا کو
ساتھ لے کر وہ دکھن کی طرف چلا اور دیشوں کو نانگھتا نانگھتا کرات
دیش میں جا پہنچا جو حال اور دیش گاؤں آدک بھرم میں دیکھے تھے وہی
پرتچھہ دیکھے اور بہت اشچرج میں ہوا۔ آگے گیا تو دیکھا کہ آگ سے
سب پرچھہ جل گئے ہیں اور قسکال پڑا ہے اپنے سمبندھیوں کی چیتا
کے استھان دیکھے اور راون کی کتھا سنی۔ اس پرکار دیکھتے دیکھتے آگے
گیا تو کیا دیکھا کہ چنڈال شریر کی ساس بیٹھی رو رہی ہے اور کہتی
ہے کہ دیو میرا پتر کہاں گیا۔ بیٹا بیٹی داماد پرتا آدکوں کے نام
لے لے کر وہ روتی تھی اور اور لوگ جو بیٹھے تھے وہ بھی روتے
تھے۔ یہ دیکھ کر راجا بہت تعجب میں آیا اور منتری کے مکھ کی اور
ایسے دیکھتا رہ گیا جیسے کاغذ پر تصویر ہوتی ہے۔ تب راجہ اس
چنڈالنی کو چنتا جوگ دھن دے کر اپنے راج مندر میں واپس آیا
اور سبھا میں مجھ سے پوچھنے لگا کہ ہے منیشور یہ سپنا مجھکو پرتچھہ
کیسے ہوا اس کو دیکھ کر میں اشچرج میں ہوا ہوں تب میں نے اس
کے پوچھنے کے موافق اس کو جگت سے اتر دیا اور اس کے چت
کا سندیہہ ایسے دور کر دیا جیسے ہوا بادل کو دور کر دیتی ہے ہے

رام جی ایسی جگت سے اب میں تم کو کہتا ہوں۔
وششٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی! من ہی کو تم شنکھیا جانو دیہہ کو تم منکھ نہ جانو کیونکہ دیہہ جڑ ہے اور من جڑ اور چیتن سے وِلکشن ہے من سے کیا ہوا کاریہ سپھل ہوتا ہے۔ جو من سے دیا اور جو من سے لیا ہے وہ ہی دیا اور لیا ہے اور جو دیہہ سے کیا ہے وہ بھی من ہی نے کیا ہے۔ ہے رام جی جو سُکھ سے بیٹھے ہوئے کو من میں کوئی چنتا آ لگتی ہے تو سُکھ ہی میں اُسکو نرک ہو جاتا ہے، اور جو دُکھ میں بیٹھا ہے اور من میں شانت ہے تو دُکھ بھی سُکھ ہو جاتا ہے۔ اس سے جیسا نشچے من میں ہوتا ہے ویسا ہو جاتا ہے۔ جن پُرشوں نے من کو بس میں کر لیا ہے وہی مہا پرش پنڈت ہیں اور اون کو نمسکار ہے۔ اون کو شریر کے رہنے اور مٹ جانے میں بھی کچھ موہ نہیں اُپجتا۔ ہے رام جی جیسے ایک راگ سے بہت براہمن دھیان کرتا ہوا بن میں بیٹھا تھا اور اوس کے ہاتھ کو کوئی جنگلی جیو توڑ لے گیا پر اوس برہمن کو کچھ کشٹ نہ ہوا کیونکہ من اسکا ٹھہرا ہوا تھا۔ یہی من بھرمنے سے سُکھ کو بھی دُکھ کرتا ہے اور لینے میں ٹھہرا ہوا دُکھ کو بھی سُکھ کرتا ہے۔ جیسے تیل تلوں میں رہتا ہے تیسے ہی سُکھ دُکھ من میں رہتے ہیں جیسے تلوں کو کولھو میں پڑنے سے تیل نکلتا ہے تیسے من کو من کے سنجوگ سے سُکھ دُکھ پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ جنکا من پھرتا ہے اونکو طرح طرح کا دُکھ روپ جگت بھاسنا ہے اور جنکا من آتم پد میں استھت ہے اُن کو دُکھ نہیں دیکھ پڑتا

ہے رام جی جب منا کی چنچلتا ویراگ سے دور ہوتی ہے تب من الپش ہو جاتا ہے یعنی جب من سے منن دور ہوتا ہے تب شانتا پراپت ہوتی ہے۔ جیسے پانی کے بھنور میں آیا ہوا تنکا چکر کھاتا ہے تیسے ہی یہ جیو من کے بہاؤ میں آ کر بھرم پاتا ہے۔ اس سے تم اس من کو استھر کرو کہ شانت آتما ہو۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ چت روپی جو اودیا ہے اس کے دور ہونے کے لئے میں تم سے ایک بڑی اُتم اوکھد کہتا ہوں وہ تم سنو۔ ہے رام جی جو کچھ پدارتھ تم کو رس سہت دکھ پڑیں اُن کو تیاگ کرو جب اچھیا والے پدارتھوں کو چھوڑ دو گے تب من کو جیت لو گے اور اچل پد پاؤ گے۔ جیسے لوہے سے لوہا کٹتا ہے تیسے ہی من سے من کو کاٹو اور سب واسنا تیاگ کر ایکاگر ہو رہو۔ ہے رام جی جن پُرشوں کو اپنی اچھیا تیاگ دینی کٹھن ہے وے پشوؤں کے کیڑے ہیں جنکو اپنے چت کے بس کرنے کی بھی شکت نہیں اُس کو دھکار ہے وہ آدمیوں میں گدھا ہے اپنے پُرشارتھ سے من کا بس کرنا اپنے ساتھ پرم متر تا کرنی ہے۔ من کے مارنے کا منتر یہی ہے کہ جگت کی اور سے چت کو ہٹا دے اور آتم چنتن سمت میں لگا دے۔ ہے رام جی اچھیا سے من پُشٹ رہتا ہے جب بھیتر سے اچھیا نشٹ ہو جاتی ہے تب من الپشٹ ہوتا ہے اور جب من الپشٹ ہوتا ہے تب گورو اور شاستروں کے اوپدیش اور منتر آدک کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ ہے رام جی من کے جیتنے میں تم کو اور کچھ جتن نہیں کیول ایک سمبیدن کا پرواہ الٹنا ہے کہ جگت کی اور سے ہٹا کر آتما کی طرف لگاؤ۔ اسی سے چت اچت ہو جاویگا۔ ہے رام جی میں نے اوپر نیچے سب استھان دیکھے ہیں سب شاستر بھی دیکھے ہیں اور اُن کو اکیلے بیٹھ کر بار بار بچارا بھی ہے

شانت ہونے کا اور کوئی اُپائے نہیں چت کا اُپشم کرنا ہی اُپائے ہے
یہ چنچل چت ہی جیو کا بڑا دشمن ہے اور اچھیا سنکلپ کر کے نشٹ
ہو جاتا ہے جب اچھیا کوئی نہ اُپجے تب آپ ہی نِربرت ہو جائیگا۔ ہے راجی
پرلے کال کا پون چلے اور ساتوں سمندر اپنی مرجادا تیاگ کر اکٹھے
ہو جاویں اور بارہ سورج اکٹھے ہو کر تپیں تو بھی من سے رہت پُرش
کو کوئی چھوبھ یعنی خلل نہیں ہوتا وہ سدا شانت روپ رہتا ہے ۔
اتنا سُن کر شری رام چندر نے پوچھا کہ ہے بھگون یہ من جو سنگ
ایگیان کا کارن چنچل روپ ہے سو اس کا چنچل پنا کیسے چھوٹے بششٹھ جی
بولے کہ ہے رام جی تم ست کہتے ہو چنچل پنے سے رہت من کہیں نہیں دیکھ
پڑتا کیونکہ من کا سوبھاؤ ہی چنچل ہے ۔ اور اس چنچل پنے کی جو پھرنا
شکت ہے وہی جگت کا کارن ہے ۔ جس کا من چنچل پنے سے رہت ہے
اُس کو مرا ہوا کہتے ہیں ۔ تپ اور شاستر کا سدھانت یہی ہے کہ من کے
مر جانے کو موکش کہتے ہیں اس کے ناش ہونے سے سب دُکھ دُور
ہو جاتے ہیں ۔ ہے رام جی من کو من ہی مارتا ہے اور کوئی نہیں مار سکتا
اس لئے جہاں جیسی باسنا سے من آشا کر کے اُٹھے اُس کو وہاں ہی
بودھ کر کے تیاگنے سے تمہاری ایدیا بسٹ جائیگی ۔ ہے رام جی نہ تم
کرتا ہو نہ اکرتا ہو ۔ کرتا اکرتا گرہن تیاگ بھید کو لے کر کھاتا ہے ۔
تم دونوں کلپنوں کو تیاگ کر اپنے سوروپ میں استھت ہو اور جو کچھ
کریا آچار آکر پراپت ہوں اون کو کرو پر بھیتر سے اسکت نہ ہو ارتھات
اپنے کو کرتا اور بھوگتا مت مانو ۔ کیونکہ کرتب آدک تب ہوتے ہیں جب
کچھ لینا یا چھوڑ دینا ہوتا ہے اور لینا چھوڑ دینا تب ہوتا ہے جب پدارتھ

ست بھاستا ہے پر یہ سب پدارتھ تو است اِندرجال کی مایا کی طرح ہیں۔ ہے رام جی است پدارتھوں پر بھروسہ کرنا اور اُس میں لینا ہو جانا چھوڑنا گیا ہے۔ سب سنسار کا بیج اَودیا ہے۔ یہ اودیا رُوپی سنسار دیکھنے ہی کو بڑا سُندر بھاستا ہے پر جیسے بالنس بڑے لبستار کو پراپت ہوتا ہے پر بھیتر سے خالی ہی ہے۔ تیسے ہی یہ بھی بھیتر سے خالی ہے۔ جیسے لہر اور بُلبلے سُندر بھاستے ہیں پرنت ہاتھ میں لینے سے کچھ نہیں نکلتے تیسے ہی جگت میں شانت کا کارن سار پدارتھ کوئی نہیں نکلتا۔ ہے رام جی یہ اَودیا مورکھوں کے آشرے رہتی ہے اور ترشنا دینے والی ہے جیسے جبتک تیل ہوتا ہے تب تک دیپک کی لو جلتی ہے اور جب تیل چُک جاتا ہے تب نربان ہو جاتی ہے تیسے ہی جبتک بھوگوں میں پریت ہے تب تک اودیا بڑھتی ہے اور جب بھوگوں میں اسنیہ نہیں رہتا تب وہ بھی نہیں رہتی۔ ہے رام جی جو بھوگوں کے لئے جتن کرتے ہیں وہ مورکھ ہیں کیونکہ بھوگ بڑے جتن سے پراپت ہوتے ہیں اور پھر رہتے بھی نہیں ہیں بلکہ انرتھ پیدا کرتے ہیں۔ یہ بھوگ پہلے تو امرت کی طرح سُکھ رُوپ بھاستے ہیں پرنت انت میں بکھ کی طرح ہوتے ہیں جیسے مورکھ پتنگ دیپک کو سُکھ رُوپ جان کر اُس کی اچھا کرتا ہے پرنت جب دیپک سے ملتا ہے تب ناش ہو جاتا ہے تیسے ہی بھوگوں کے بھوگنے سے یہ جیو ناش ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہے رام جی! تم جتن کر کے من کے پرباہ یعنی دھارا کو روکو۔

اتنا سُن کر شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون جو کچھ جگت دیکھ پڑتا ہے وہ سب جو اودیا سے اُپجا ہے تو وہ اودیا نرت کس طرح ہوتی ہے لبشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جیسے برف کی پُتلی سُورج کے تیج سے چھن بھر

میں پرت جاتی ہے تیسے ہی آتما کے پرکاش سے اودیا مٹ جاتی ہے۔ جب تک آتما کا درشن نہیں ہوتا تب تک اودیا منکھ کو بھرم دکھاتی ہے اور طرح طرح کے دکھ پہنچاتی ہے۔ پر جب آتما کے درشن کی اچھیا ہوتی ہے تب وہی اچھیا موہ کا ناش کرتی ہے۔ جیسے دھوپ سے چھایا ناش ہو جاتی ہے تیسے ہی آتم پد کی اچھیا سے اودیا ناش ہو جاتی ہے۔ ہے رام جی جگت کے پدارتھوں میں اچھیا اپجنے کا نام اودیا ہے اور اس اچھیا کے ناش کا نام ودیا ہے اسی ودیا کا نام موکش ہے۔ اودیا کا ناش سنکلپ مات ہے۔ سنکلپ سے ہی وہ اپجی ہے اور سنکلپ سے ہی ناش ہوتی ہے۔ جیسے بایو سے اگنی اپجتی ہے اور بایو سے ہی ناش ہوتی ہے تیسے ہی سنکلپ سے اودیا روپی جگت اپجتا ہے اور سنکلپ سے ہی ناش ہو جاتا ہے۔ ہے رام جی جگت کے جتنے پدارتھ ہیں اُن کی اچھیا نہ اُپجے اور کیول چنماتر میں چیت کی برت استھت ہو یہی اودیا کے ناش کا اُپائے ہے۔ جیسے سورج کے اُدے ہونے سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ رات کہاں گئی تیسے ہی ببیک کے اُپجنے سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اودیا کہاں گئی۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے ناتھ یہ سب جگت اودیا سے ہوا ہے اور اودیا آتم بھاؤ سے ناش ہوتی ہے تو وہ آتما کیسا ہے بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی برہما جی سے لیکر تنکے تک سب جگت آتما ہے اور اودیا کچھ نہیں۔ جیسے سورج کے پرکاش میں اندھکار نہیں ہوتا تیسے ہی آتما میں اودیا نہیں۔ جب سوروپ کا پرماد ہوتا ہے تب اودیا اپجتی ہے۔ جب جیو یہ سنکلپ کرتا ہے کہ میں برہم نہیں ہوں تب من درڑھ بندھن میں پڑتا ہے اور جب یہی سنکلپ درڑھ کرتا ہے کہ سب برہم ہے تب مکت

ہوتا ہے (اگیانی جو جانتا ہے کہ میں دُبلا اور دُکھی اور بوڑھا ہوں اور میرے
ہاتھ پاؤں اور اندریاں ہیں تو ایسے بیوہار سے بندھن میں پڑتا ہے۔ اور جو
ایسے جانے کہ میں دُکھی نہیں نہ میرے دیہہ ہے نہ بندھن ہیں نہ میں مالن ہوں
اور نہ میرے ہڈی ہیں تو دیہہ سے الگ ساکھی ہوں ایسا نشچے رکھنے
والے کو مکت کہنا چاہیئے۔ ہے رام جی آتما سے اودیا کا سمبندھ بھی کبھی
نہیں کیونکہ سمبندھ سم روپ کا ہوتا ہے۔ جیسے پرکاش اور اندھکار کا
سمبندھ نہیں ہوتا تیسے ہی اچیتن سے چیتن کا سمبندھ نہیں ہوتا۔ جو جڑ سے
آتما کا سمبندھ ہو تو آتما جڑ ہو پر آتما تو سدا چیتن رُوپ ہے۔ جیسے اِن
اچھت درپن میں پرتیمب آکر پراپت ہوتا ہے تیسے ہی آتما کو جگت کا
سمبندھ بھاستا ہے۔ ہے رام جی اس سنسار کی باسنا کا اُدے ہونا بڑھاپا
اور موت اور موہ کا دینے والا ہے۔ جبتک دیہہ میں ابھمان ہوتا ہے تب
تک جیو سُکھ اور دُکھ بھوگتا ہے اور اچھا کرتا رہتا ہے۔ اس لئے جو کچھ
پرکرت آچار تم کو پراپت ہو دینا لینا بولنا چالنا آدِک سب کام کرو پرنت
بہتر ہے ابھیمان کچھ نہ کرو ابھیمان چھوڑ کر کارج کرو یہ گیان سب سے
اُتم ہے۔ جیسے پرش کو دیشانتر جاتے ہوئے راستہ میں طرح طرح کے پدارتھ
اِشٹ انِشٹ روپ بھاستے ہیں پرنت جہاں جانا ہوتا ہے اُس کی طرف
اُس کی برت رہتی ہے راستہ کے پدارتھوں میں اُس کو راگ دویش
نہیں ہوتا تیسے ہی تم ہو جاؤ۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جیسے سبرن میں بھوکھن بہرے اور اپنا
سبرن بھاؤ بھول کر کہے کہ میں بھوکھن ہوں تیسے ہی چت سمبیدن جس
سو روپ کے بھولا ہے اُس سے بھول کر اہنگ بید نا ہوئی ہے اِس سے

اہنکار روپ دھرا ہے۔ شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگوں سوئن
میں جو بھوگمن ہوتے ہیں وہ میں جانتا ہوں پرنت ۲ تا میں آہنگ بھاؤ
کیسے ہوتا ہے وہ کہئے۔ بششٹھ جی بولے کہ ہے رام چندر جی اہنکار کا روپ
کچھ الگ نہیں ہے آتما کا ہی چمتکار ہے واستو میں دوسرا کوئی نہیں۔ جیسے
سمندر میں ورتّا (روانی) سے ترنگ آدک بھاستے ہیں تیسے ہی سمبید (گیا)
سے جگت بھرم بھاستے ہیں۔ ہے رام جی یہ سنسار بھرم سے اپجتا ہے اور
اسی سے بھوگ بھوگتا اور لیلا کرتا ہے اور بھرم میں ہی لین ہو جاتا ہے جب
تک آتم بچار روپی اگن سے تم اودیا روپی بل کو نہ جلاؤ گے تب تک جگت
روپی بیل کا ناش نہ ہوگا بلکہ طرح طرح کے سکھ دکھ دکھا دے گی اور
جب تم بچار سہت جڑ سمیت اس کو جلا دو گے تب شانت پد کو پاؤ گے۔
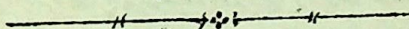
چوتھا استھت پرکرن

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی اب استھت پرکرن سنئے جس کے سُننے سے جگت نِربان ہو جاتا ہے۔ ہے رام جی جیسے تصویر کے لکھے ہوئے اگن اور سورج ہوتے ہیں پرنتو اُن سے کچھ کام نہیں نکلتا تیسے ہی یہ جگت بھی پرتچھ بھاستا ہے پرنت واستو میں کچھ نہیں ہے ارتھ ہے جیسے آکاش میں طرح طرح کے رنگوں سہت اندر دھنش است روپ ہے تیسے ہی یہ جگت ہے۔ جو آتما کو جگت کا کارن بیج سے انکر کی طرح کہتے ہیں وے مورکھ ہیں۔ کیونکہ آتما سب کلپناؤں سے رہت مہا چیتن اور نرمل آکاش کی طرح ہے اس کو جگت کا بیج کیسے مانئے جیسے دھوپ میں چھایا نہیں اور سورج میں اندھکار نہیں جیسے اگن میں برف نہیں اور انو یعنی ذرہ میں سمیر پربت نہیں ہوتا تیسے ہی آتما میں جگت نہیں ہوتا۔ جیسے آکاش میں نیلا پن سیپی میں رُوپا اور نیند کے دوش سے سپنا دیکھ پڑتے ہیں تیسے ہی یہ جگت بھرم سے بھاستا ہے اور جب سوروپ میں جاگتا ہے تب جگت بھرم سب مٹ جاتا ہے۔ ہے رام جی سنتوں کی سنگت اور ست شاستروں کے بچار سے جب آتم تتو کا بودھ ہوتا ہے تب اندریاں جیتی جاتی ہیں اور جگت کا ابھاؤ ہوتا ہے۔ بہت کہنے سے کیا ہے سب کرموں کا بیج من ہے من کے ہونے سے ہی سب جگت پیدا ہوتا ہے۔ جب من روپی بیج ناش ہوتا ہے تب جگت روپی انکر بھی ناش ہو جاتا ہے۔ میلے من سے

بہت سے جنموں کے ڈھیر پیدا ہوتے ہیں اور اس کے جیتنے سے سب
لوگوں میں جیت ہوتی ہے۔ جب تک من نشٹ نہیں ہوتا تب تک
من کے موہ سے جنم مرن ہوتا رہتا ہے۔ ہے رام جی ایشور کی مایا مہا
اشچرج روپ ہے جو جیوں کو بڑے بھرم دکھاتی ہے اور ودیمان
کو بھی موہ میں ڈال دیتی ہے۔ جب متھیا سنکلپ کو جیو کرتا ہے تب جانتا ہے
کہ میں برہم نہیں ہوں اس نشچے کو پاکر موہت ہو جاتا ہے اور موہت
ہو کر نیچے کو چلا جاتا ہے حالانکہ وہ برہم سے الگ روپ نہیں اور اسی
میں استھت ہے۔ جیسے جل جس جس بیج سے ملتا ہے اسی رس کو پراپت
ہوتا ہے ویسے ہی سمبت کا پھرنا جیسے کرم سے ملتا ہے ویسی گت کو پراپت
ہوتا ہے۔ جیسے جل کی دھارا میں تنکا بہا چلا جاتا ہے تیسے ہی دیوتا منکھ
سانپ آدک کتنے ہی بھرم میں ہو جاتے ہیں اور کوئی کنارے کے پاس آکر
پھر بہہ جاتے ہیں ارتھات ست سنگ اور ست شاستروں کو پاکر بھی پھر
مایا کے بیوہار میں بہہ جاتے ہیں۔ کوئی تھوڑے ہی موہ میں آکر پھر برہم
سمدر میں لین ہو جاتے ہیں۔ کوئی کروڑوں جنموں میں پراپت ہوتے ہیں
اور کوئی نیچے سے اوپر کو چلے جاتے ہیں اور پھر اوپر سے نیچے کو چلے
آتے ہیں۔ اسی طرح پرماد سے جیو کتنے ہی جون پاکر دکھ بھوگتے ہیں اور
جب تک آتم گیان نہیں ہوتا تب تک شانت وان نہیں ہوتے۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جگت میں تین طرح کے جیو ہیں ایک
اگیانی جو مہا موڑھ ہیں دوسرے جگیاسی تیسرے گیانی۔ جو موڑھ ہیں اُن کو
شاستر کے سُننے اور بچارنے میں کچھ رُچی نہیں ہوتی اور جو جگیاسی ہیں اُن
کے نمت گیان والوں نے شاستر رچے ہیں جن کو جب یہ پاپ پرش بچارتا ہے

تب نرمل بودھ اُپج کرسوہ چھوٹ جاتا ہے۔ ہے رام جی گیانی ہو یا اگیانی ہو بیوہار دونوں کا برابر ہوتا ہے پرنت شنکت اشنکت کا بھید ہے گیانوان اسنکت نرلیپ رہتا ہے اور اگیانی کریا میں بندھ جاتا ہے۔ جب تک شریر ہے تب تک سُکھ دُکھ ضرور ہوتا ہے پرنت گیانوان دونوں میں شانت بدھ رہتا ہے اور اگیانی دکھ سُکھ سے جلتا رہتا ہے اگیانی باہر سے کریا کا تیاگ کرتا ہے تو بھی بندھن میں رہتا ہے اور گیانی کریا کارج کرتا ہے تو بھی موکش روپ ہے۔ ہے رام جی جو سب کریوں کو تیاگ بیٹھا ہے اور ہردے سے جگت کو ست مانتا ہے وہ چاہے کچھ کرے یا نہ کرے تو بھی بندھن میں ہے اور جو باہر سے چاہے جیسا بیوہار کرتا رہے پر ہردے سے ادویت گیان میں ہے وہ مکت روپ ہے اوس کو کرم بندھن نہیں کرتا۔ اس سے ہے رام جی تم بھی سب کرم پرکرت بیوہار کے انسار کرو پرنت انتہ کرن سے شون رہ کر سب ایر کھنا سے رہت آتم پد میں استھت ہو جاؤ۔

بسشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی نرمل ہردے کو جیسی پھُرنا ہوتی ہے تیسے ہی سدھ ہو جاتی ہے اور میلے ہردے والے کا سنکلپ جلد سدھ نہیں ہوتا۔ جیسے سفید کپڑے پر ہلدی کا رنگ جلد چڑھ جاتا ہے میلے کپڑے پر نہیں چڑھتا تیسے ہی جس کا ہردے نرمل ہوتا ہے اُس کو بچار جلد اپجتا ہے اور ہردے تب نرمل ہوتا ہے جب شاستر کے انوسار کرم کرتا ہے۔ ہے رام جی ایک ایک جیو کے ہردے میں اپنی سرشٹ ہے پر ملین چیت سے ایک کو دوسرا نہیں جانتا جب چیت شدھ ہوتا ہے تب اور کی سرشٹ کو بھی جان لیتا ہے۔ جیسے شدھ دھات آپس میں مل جاتی ہے تیسے ہی جس

پرش کا آتما اور برھم ایک ہو گیا ہو اُس کو آپسمیں ادھ کی سرشٹ بھی بھاس آتی ہے۔ چونکہ سب کا ادھشٹتا ایک آتما ہے اسمیں استھت ہونے سے سب کا گیان ہو جاتا ہے۔ جیسے جل سے جل مل جاتا ہے تیسے ہی وہ سب سے ملکر سب کو جانتا ہے۔ جیسے بسنت رت میں ایک رس انیک ردیوں کو دھرتا ہے اور اس سے ٹہنی پھول پھل ہوتے ہیں تیسے ہی ایک آتم ستا انیک جیو دیہہ ہو کر بھاستی ہے۔ جو بچار سے رہت ہے اُس کو یہ جگت پدارتھ الگ الگ بھاستے ہیں کہ یہ میں ہوں یہ جگت ہے یہ اُپجا ہے اور یہ مٹ جاتا ہے اور جسکو ست سنگ اور ست شاستر کے سنجوگ سے بچار اُپجا ہے اُس کو دن دن پرت بھوگ کی ترشنا گھٹتی جاتی ہے اور آتم بچار درڑھ ہوتا جاتا ہے۔ ہے رام جی جیسے تصویر کی آگ سے کچھ کام نہیں نکلتا تیسے ہی نشچے سے رہت بچن کا بیبک دکھ کو دور نہیں کرتا اور شانت پراپت نہیں ہوتی جب بیبک ہردے میں آتا ہے تب ترنت بھوگ کی ترشنا گھٹ جاتی ہے مکھ سے کہنے سے ترشنا نہیں گھٹتی۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جو من میلا ہے وہ اپنے پھُرنے سے جگت کو رچتا ہے۔ یہ من ہی پرش ہے اس کو تم اشبھ مارگ میں نہ لگانا۔ جب من کو جیتو گے تب سب جگت میں تمہاری جیت ہو گی من کے جیتنے سے سب جگت جیتا جاتا ہے۔ شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون سب دھرموں کے جاننے والے جیسے سمندر میں ترنگ اُٹھ کر پھیل جاتے ہیں تیسے ہی میرے من میں ایک بڑا اسندیہہ اُپجکر پھیل گیا ہے کہ دیش کال اور بست کے چھید سے رہت نت نرمل بسترت اور نرامی آتم ستا میں ملین سمبت من کہاں سے آیا اور کیسے استھت ہوا جس میں دوسری کوئی بست

نہیں ہے اور نہ آگئے ہو گی اس میں کلنک کہاں سے آیا ۔ بششٹھ جی بولے
کہ ہے رام جی تم نے اچھا پرشن کیا اب تمہاری بدھ موکش بھاگی ہوئی ہے
تمہارے اس پرشن کا اتر میں سدھانت کال میں دونگا جیسے برکھا کال میں مور
کی بانی سوہتی ہے اور شرد کال میں ہنس کی بانی سوہتی ہے اور جیسے برکھا
کی رت میں گھٹا سوہتی ہے تیسے ہی پرشن اور اتّر بھی ہیں جیسا سمے ہو تیسا
ہی سوہتا ہے ۔ ہے رام جی اب میں تم کو من کا سوروپ اور اس کے
شانت ہونے کے اُپائے جو بیدوں اور شاستروں نے کہے ہیں انیک پرکار
کے درشٹانتوں اور یکتی کے ساتھ سمجھا کر کہتا ہوں وہ تم سنو ۔ یہ من بڑا
چنچل ہے اور جیسا جیسا بھاؤ انگیکار کرتا ہے تیسا ہی تیسا روپ ہو کر بھاسنے
لگتا ہے جیسے پون جیسی سگندھ سے ملتی ہے تیسا ہی اس کا سوبھاؤ
ہو جاتا ہے اور جیسے جل جس رنگ سے ملتا ہے تیسا ہی روپ ہو بھاستا
ہے تیسے ہی من جس پدارتھ سے ملتا ہے اس کا روپ ہو جاتا ہے ۔ من
سے رہت جو کرم شریر سے کیا جاتا ہے اس کا پھل کچھ نہیں ہوتا اور
جو کرم من سے کیا جاتا ہے اس کا پھل پورا ہوتا ہے ۔ جس اور من جاتا
ہے اسی اور شریر بھی لگ جاتا ہے ۔ ہے رام جی ہاتھ پاؤں آدک اندریوں
سے کرنے کا نام کرم نہیں من کے کرنے کا نام کرم ہے من ہی سب کرموں
کو کرتا ہے ۔ جیسا جیسا جس کے من میں نشچے ہوتا ہے تیسا ہی تیسا اس کو
بھاستا ہے کیڑے کو نیم پیاری لگتی ہے اور شہد کڑوا لگتا ہے ۔ نیم کے
کیڑے کو شہد اچھا نہیں لگتا تو کیا شہد کڑوا ہو گیا ۔ بڈھنی استری کو
چندرما آگ کی طرح معلوم ہوتا ہے اور چکور آگ کو کھا لیتا ہے ۔ اس
سے جیسی جیسی بھاؤنا پدارتھ میں ہوتی ہے تیسا ہی تیسا ہو بھاستا ہے

ہے رام جی۔ سب جگت بھاؤنا ماتر ہے اس سے من روپی پردے کو
دُور کرو اور جو سنکلپ پھُریں اُن کو تیاگ کرو۔ سنکلپ کے نہ ہونے
سے من مرجائے گا۔ اور اُس سے تم کو نرلکلپ چِد آتما کی پراپت ہوگی
جہاں نہ جگت کی ستا ہے نہ سُکھ ہے نہ دُکھ ہے کیول کیولی بھاؤ ہے
جو اپنے آپ میں پرکاشتا ہے۔

وششٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی جب جیو کو سنتوں کے سنگ
اور ست شاستروں کے بچار نے سے بچار پیدا ہوتا ہے تب دوسری
طرف سے برت ہٹ جاتی ہے اور سنسار کا منن بھی مٹ جاتا ہے تب
ببیک روپی بُدھ اُدے ہوتی ہے اور سنسار درشیہ کی تیاگ بدھ
ہوتی ہے۔ ہے رام جی جو اگیانی جیو ہیں اون کو شریر روپی نگر انت
دکھوں کا گھر ہے کیونکہ اگیان سے وہ شریر کے ناش ہونے سے
آپ کو ناش ہوا مانتے ہیں اور گیاوان شریر کے ناش ہونے سے اپنے
کو ناش ہوا نہیں مانتے۔ وے جبتک رہتے ہیں تب تک شبد اسپرش
روپ رس گندھ کو لیتے ہیں اور شریر روپی نگر میں بے بھرم اور بے کھٹکے
راج کرتے ہیں وہ سنسار کے پدارتھوں میں چت کو نہیں لگاتے جیسے
کوئی قاصد کسی دیس میں جاتا ہے اور راستہ میں کوئی تو بڑا استھان سکھدائک
استھان اور کوئی میلا بڑا دکھدائک استھان دیکھ پڑتا ہے تو وہ راگ دویش
کسی میں نہیں لاتا جیسا تیسا دیکھتے چلا جاتا ہے تیسے ہی گیاوان بھوگ والے
کرموں میں راگ دویش کے بندھن میں نہیں پڑتا اس کے سب سندیہہ
سمیک گیان سے نشٹ ہوجاتے ہیں اور سب باسنا مٹ جاتی ہیں۔ ہے
رام جی جیووں کو بھوگ کی اچھا ہی دین دکھی کرتی ہے جس سے وے آتم

پد سے گرتے ہیں اون کو دیکھ کر آتم پد والے ہنستے ہیں کہ یہ مُتھیا دین دُکھی ہو
رہے ہیں جیسے کوئی سوامی ہو کر استری کے بس ہو تو اُس کو دیکھ کر لوگ ہنستے ہیں
تیسے ہی گیانی لوگ بھوگ کی ترشنا والوں کو دین دُکھی دیکھ کر ہنستے ہیں۔ ہے
رام جی سیرن کے مندر میں رہنے سے ایسا سُکھ نہیں ملتا جیسا سُکھ نرباسنا
والے گیانی کو ملتا ہے۔ جسکو میں تو کا ابھیمان ہے وہی ناش بھی ہوتا ہے
اور جو بُدھ مان پُرش باسنا سے رہت ہیں اور بھلے بُرے میں ایک ہی طرح
برر ہتے ہیں اون کو کوئی جیت نہیں سکتا جیسے آکاش میں اُڑتے ہوئے
پنچھی کو کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ اور جن کے ہردے میں باسنا ہے وہ اسی رسّی سے
بندھے ہوئے ہیں وہ چاہے سب شاستروں کے جاننے والے بھی ہوں
تو بھی اون کو ایک لڑکا جیت لیتا ہے۔ جیسے مالا کے دانہ میں چھید ہوتا
ہے تو تاگے سے پرویا جاتا ہے اور جس میں چھید نہیں ہے وہ پرویا نہیں
جاتا تیسے ہی جس کا ہردے باسنا سے چھد گیا ہے اوس کے ہردے میں
گُن اوگُن پرویش کرتے ہیں اور جو نربدھ ہے اس کے بھیتر پرویش نہیں
کرتے۔ ہے رام جی باسنا دُکھ کا کارن ہے یہ چنچل من ہی پرم سدھانت
سکھ سے جیوؤں کو نیچے گراتا ہے اس سے تم من روپی ہاتھی کو بچار
روپی انکس سے بس میں کرو تب سدھ پد کو پاؤ گے۔

لشٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی سنسار روپی برچھ کا بیج
اہنکار ہے۔ اہنکار سے سنسار روپی زہر کی بیل شاخ در شاخ بڑھتی
ہے اس سے تم جتن کر کے اہنکار کو مارجن کرو۔ مارجن کرنا یہ ہے کہ
اہنک برت کو استت روپ جانو کہ میں کچھ نہیں اس مارجن سے سکھی ہو گے
ہے رام جی یہ میرے بچن موڑھ کو اچھے بھوت نہیں اون کو نہیں سوہتے

کیونکہ اُن کے ہردے میں سنسار کا ست بھاؤ دِرڑھ ہو رہا ہے جس
کی بدھ اسی میں ہے کہ یہ پدارتھ اور یہ سُکھ مجھ کو ہوں ڈے اس
پرکار سنسار کے بیٹے کی ترشنا کرتے رہتے ہیں اور ابھاگی ہیں اور جو
گیانی پُرش ہیں اُن کو جگت گھاس اور تنکے کی طرح تُچھ بھاستا ہے
ہے رام جی بیراگ دھیرج اُدارتا سنتوکھ آدِک گُن جس کے ہردے
میں پرویش کرتے ہیں وہ پرش بڑی سمپدا والا ہوتا ہے اور آپدا کو ناش
کرتا ہے۔ جس پُرش کا جتنا کرم اور جتنا شاستر آچار اور نشچے ہے اُس
کو بھوگ کی ترشنا مٹ جاتی ہے اور اُس پرش کے گُن آکاش میں
سدھ اور دیوتا اور اپسرا لوگ بھی گاتے ہیں اور وہی مرت سے تر
جاتا ہے اور بھوگ کی ترشنا والے کبھی نہیں ترتے۔ اس سے اگیان
کا تیاگ کر کے پرم پرشارتھ کا آشرے کرو تب پرم سدھتا کو
پاؤ گے۔ ہے رام جی وہ کون لبدت ہے جو شاستر کے انوسار اچھی
طرح سے پرشارتھ کرنے سے پراپت نہ ہو کوئی لبدت کیوں نہ ہو
ضرور ملتی ہے۔ جو بہت دن ہو جاویں اور سدھ نہ ہو تو بھی بے دھیرج
نہ ہو وہ پھل پک کر ملے گا۔ جیسے برچھ سے پھل جب پک کر گرتا ہے تب وہ
بہت میٹھا اور سُکھ دائک ہوتا ہے۔ ہے رام جی مُورکھ جیوؤں کی طرح
تم سنسار روپی کنوئیں میں مت گرو۔ سنسار متھیا ہے تم اُدار آتما ہو
اُٹھ کھڑے ہو اور اپنے پرشارتھ کا آشرے کرو۔ اور اس شاستر
کو بچار کر اپنے پرکرت آچار میں رہو۔ آچار کو نہ چھوڑنا کیونکہ آچار کے
چھوڑنے سے شُبھ کارج بھی اشُبھ ہو جاتا ہے۔ اور جس پرش کا
شاستر کے انسار بیوہار رہتا ہے اُس کا سنسار دُکھ نشٹ ہو جاتا ہے اور

عُمر اور جش (نیکنامی) اور گن اور لچھمی کی ترقی ہوتی ہے۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی سب دُکھوں اور سب سکھوں کا دینے والا پھل سب جگہ سب وقت میں سب کو اپنے کرم کے انوسار ہوتا ہے تمہیں اپنے پرشارتھ کو چھوڑ دینا نہ چاہیئے اس سے سکھ اور پھل سب کچھ ملتا ہے۔ جو ابناشی سُکھ کی اچھیا ہو تو آتم گیان کا ابھیاس کرو کیونکہ جو کچھ سنسار کے سکھ ہیں وہ دُکھ سے ملے ہوئے ہیں اور آتم سکھ سب دکھوں کا ناش کرنے والا ہے۔ جب تم جتن کرکے سنت جنوں کا سنگ کرو گے تب پرم پد کو پاؤ گے۔ ہے رام جی جب پُرش کے لوبھ موہ کرودھ آدک بکار دِن دِن گھٹتے جاتے ہیں اور شاستر کے موافق جس کے کرم ہیں ایسے پُرش کو سنت اور آچارج کہتے ہیں اُس کی سنگت سنسار کے پاپ کرموں سے ہٹاتی اور شبھ کرموں میں لگاتی ہے۔ ہے رام جی جگت نہ اُپجا ہے نہ اُپجے گا اور نہ اب اُپجتا ہے اس پرکار میں نے تم سے اننت جگت سے کہا ہے اور کہوں گا۔ اچل چد آتما میں چنچل چت پھُرا ہے اور اسی نے جگت ابھیاس رچا ہے۔ جیسے جیسے وہ پھُرتا ہے تیسے ہی تیسے بھاستا ہے اور واستو میں کچھ نہیں۔ جیسے سوریہ اور کرنوں میں کچھ بھید نہیں تیسے ہی آتما اور جگت میں کچھ بھید نہیں۔ اہنگ روپ آتما میں آپ کو نہ جاننا ہی آتماکاش میں میگھ رُوپی میلا پن ہے۔ ہے رام جی آتم روپی چندرما سدا پرکاشت ہے اور اہنکار روپی بادل اس کے آگے آجاتا ہے اس سے پرمارتھ بدھ کملنی نہیں کھلتی ہے۔ اس لئے بیبیک روپی پون سے اس کو مٹادو۔ نرگن سورگ بندھ موکش ترشنا گرہن تیاگ

آدک سب اہنکار سے پھرتے ہیں۔ ہردے روپی آکاش میں جب تک اہنکار روپی بادل گرجتا ہے اور برستا ہے تب تک ترشنا روپی کانٹوں کی بیل بڑھتی جاتی ہے اور اہنکار روپی برچھ کی بے گنتی شاخیں پھیلتی ہیں۔ ہے رام جی سنسار روپی چکر کی نابھ (ناف) اہنکار ہی ہے اس سے تم جتن کر کے اس کا ناش کرو۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون نرمل چنماتر آتم ستا جو اپنے آپ میں استھت ہے اس میں اہنکار روپی میلاپن کس طرح اور کہاں سے آگیا۔ بششٹھ جی بولے کہ ہے راگھو اہنکار کا چمتکار جو بھاستا ہے وہ واستو دھرم نہیں متھیا ہے باسنا بھرم سے ہوا ہے اور پرشارتھ کرنے سے مٹ جاتا ہے۔ نہ میں ہوں نہ میرا کوئی ہے انسنگ اور تم میں کچھ سار نہیں جب ایسی بھاونا کا نشچے درڑھ ہوگا تب اہنکار مٹ جاوے گا۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے پربھو اہنکار کا روپ کیا ہے اور اس کا تیاگ کیسے ہوتا ہے اور شریر سے رہت کب ہوتا ہے اور اس کے تیاگ سے کیا پھل ہوتا ہے بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی اہنکار تین پرکار کا ہوتا ہے۔ دو طرح کا اُتم اہنکار تو کرنے کے جوگ ہے پر تیسرا تیاگنے جوگ ہے۔ یہ سب جگت میں ہوں اور پرماتما ادویت روپ ہوں مجھ سے الگ کچھ نہیں یہ نشچے پرم اہنکار کا ہے اور موکش دینے والا ہے بندھن کا کارن نہیں اس میں جیون مکت رہتے ہیں۔ یہ اہنکار میں نے تم کو اُپدیش کے نمت بنا کر کہا ہے دوسرا اہنکار یہ ہے کہ میں سب سے بہت ریک ہوں اور بال کی نوک

کے دسویں حصے کے برابر باریک ہوں ایسا نشچے بھی جیون مکت کا ہے اور موکش دینے والا ہے بندھن کا کارن نہیں۔ یہ اہنکار بھی میں نے تم کو کلپ کر کہا ہے واستو میں یہ کہنا بھی نہیں ہے۔ تیسرا اہنکار یہ ہے کہ ہاتھ پاؤں آدک اتنا ماتر آپ کو جاننا اسمیں جب کا نشچے ہے وہ تُچھ ہے اور اپنے بندھن کا کارن ہے اس کو تیاگ کرو۔ ہے رام جی یہ دُشٹ روپ اہنکار پرم شتر ہے اسمیں جو جیو مرتے ہیں وہ پرمارتھ کی اُور نہیں آتے۔ یہ طرح طرح کے جنم اور مانسی دُکھ کا م کرودھ راگ دویش آدک کا دینے والا ہے۔ ہے رام جی سنسار میں جو شریر کی اہنکار بھاونا ہے کہ میں یہ ہوں اتنا ہوں یہی دُکھ کا کارن ہے اس کو تیاگ کر کے مہا پُرش لوگ شوبھا کو پاتے ہیں۔ تم سرب کال سرب جتن کر کے اِس دُشٹ اہنکار کو نشٹ کرو۔ پرمانند بودھ کے آگے آبرن (پردہ) یہی ہے۔ جیسے امرت سے جو ترپت ہوا ہے اوس کو کھٹّا اور میٹھا دونوں سواد نہیں دیتے تیسے ہی جب پُرش کا اہنکار مٹ گیا ہے اوس کو بھوگ اور روگ دونوں سواد نہیں دیتے ارتھات راگ اور دویش سے وہ چلایمان نہیں ہوتا ایک رس رہتا ہے۔ اس سے یہی نشچے دھارن کرو کہ نہ میں ہوں نہ کوئی میرا ہے یا سب میں ہی ہوں مجھ سے الگ کچھ نہیں۔ یہ نشچے جب درڑھ ہوگا تب سنسار کی دویت بھاونا مٹ جائے گی اور کیول آتم تتو ہی سدا ایکا سیگا ۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی ! یہ جو سنسار کی اور جو من سنکلپ ہو رہا ہے اِس کو جس پُرش نے جیتا ہے وہی سُکھی اور شوبھا ہے اور اُسی کی جے ہے۔ یہ سنسار سب آپداؤں کا دینے والا ہے

اس کا اُپائے یہی ہے کہ اپنے من کو بس کرے۔ یہ میراشاستر سرب گیان
شُبھ گت ہے اُس کو سُنکر آپ کو بچارے کہ یہ جگت کیا ہے۔ ایسے
بچار کر بھوگ سے باہر ہونا اور ست سوروپ آتما کا ابھیاس کرنا
چاہیئے۔ جو بشے بھوگ ہیں اُن کو زہر اور آگ کے برابر جانے۔ جیسے
زہر اور آگ ناش کے کارن ہیں تیسے ہی بشے بھوگ بھی ناش کے کارن
ہیں۔ ایسا جان کر اِن کو تیاگ کرے اور بار بار یہی بچار کرے کہ بشے
بھوگ زہر کی طرح ہیں۔ ایسے بچار کر جب بشیوں کو چت سے تیاگ کریگا
تب ان کو سیوتے ہوئے بھی دکھہ نہ ہوگا۔ ہے رام جی ترشنا روپی
سُوت کے جال سے جو پرش نکل گیا ہے وہی شور بیر ہے اور جس
پُرش نے ترشنا کو نہیں مٹایا وہ بہت جنموں تک دُکھ میں بھرمتا ہے
من اور ترشنا ایک ہی بستو کے نام ہیں۔ جب ترشنا گھٹ جاتی ہے
تب من بھی بہت سوکشم ہو جاتا ہے اور جب بھوگ کی ترشنا نشٹ ہو جاتی
ہے تب من بھی نشٹ ہو جاتا ہے۔ من کسکو کہتے ہیں وہ بھی سُنو کہ چیتاتر
شدھ کلا میں جو چت کلا کا پھرنا ہوا ہے وہی سمبیدن سنکلپ بکلپ
سے مل کر میلا ہو گیا ہے اور سوروپ کو بھول گیا ہے اُسی کا نام من ہے
وہی من باسنا سے سنسار بھاگی ہوتا ہے۔ ہے رام جی جیو کے بندھن کا
کارن اپنی کلپنا ہے جیسے کسواری اپنے جتن سے آپ ہی بندھن میں پڑجاتی
ہے تیسے ہی منش اپنی باسنا سے آپ ہی سنسار بندھن میں پھنستا ہے
اس سے تم بھوگ کی باسنا اپنے من سے دُور کرو۔ سنسار کا بیج باسنا
ہی ہے جب باسنا سنجگت دن میں رہتا ہے نشیا ہی سُپنا بھی ہوتا ہے
جیسی جیسی باسنا ہوتی ہے نشیا تیسا اُپن اور سیاپ کے انُسار بھاستا ہے اور

اپنی ہی باسنا سے جگت بھاس آتا ہے۔ جب براگ اور ابھیاس روپی جل سے من نرمل ہو جاتا ہے تب اس پر برھم گیان رُوپی رنگ چڑھتا ہے اور سب آتما ہی بھاستا ہے۔ ہے رام جی یہ درشٹا اور درشیہ جو پر تجھ بھاستے ہیں سو استِ ہیں اور است کے ساتھ تن ہے ہو جانا بھی من کا روپ ہے۔ اگیانی کو طرح طرح کا جگت رُوپ بھاستا ہے جس سے دُکھ پاتا ہے اور لینے اور چھوڑنے کی بدھ میں بھٹکتا ہے گیانی کو سب آتما ہی بھاستا ہے۔ اور وہ بھید بھاؤنا سے رہت انتر مکھ سُکھی ہوتا ہے جب تک اگیان رُوپی بادل گرجتا ہے تب تک سنکلپ روپی مور ناچتے ہیں اور جب اہنکار روپی بادل مٹ جاتا ہے تب پرم نرمل چدا کاش آتما روپی سورج نرمل پرکاشتا ہے۔

شری رام چندر جی بولے کہ ہے بھگون آتما تو چیتن روپ جگت سے الگ ہے اس چدآتما میں جگت کیسے پیدا ہوا۔ بُدھ بڑھنے کے لئے پھر مجھ سے کہئے بسشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی آتما میں جگت سنکلپ ماتر ہے جیسے آکاش سب جگہ ہے پر باریک ہونے سے نہیں دیکھ پڑتا تیسے ہی آتما نرانش نراکار سرب گت اور سرب بیاپک ہے پرنت دیکھ نہیں پڑتا اس آتما میں جگت ایسے ہے جیسے کوئی کھمبہ من روپ ہو اور اس میں کاریگر خیال کرے کہ اتنی پُتلیاں اس میں ہیں سو وہ کیا ہیں کچھ نہیں صرف اوس کاریگر کے من میں پھرتی ہیں تیسے ہی یہ جگت من روپی کاریگر نے آتما میں کلپا ہے سو آتما کے سہارے ہے اور آتما کے آشرے ہو کر استھت ہے پر آتما کبھی اس سے اسپرش نہیں کرتا جیسے میگھ آکاش کے آشرے ہو کر آکاش میں استھت ہے پرنت آکاش اون سے

اسپرش ہنیں کرتا تیسے ہی آتما اسپرش ہنیں کرتا کیول سب میں پورن ہے ہے رام جی جو گیا نوان پُرش ہے اوس کو تو ایک آتما ہی بھاستا ہے اور اگیانی کو طرح طرح کا جگت بھاستا ہے۔

بشنشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی اس پرکار جگت کی استھت ہے سو سب چنچل اور بیر ہے روپ ہے۔ جیسے سمندر میں ترنگ چنچل روپ ہیں تیسے ہی جگت کی گت چنچل ہے۔ آتما سے جگت آپ ہی آپ اپجا ہے کسی کارن سے ہنیں اپجا جیسے جل سے ترنگ آپ ہی آپ اُٹھکر مٹ جاتے ہیں تیسے ہی آتما سے جگت آپ اپج کر مٹ جاتا ہے۔ آتما میں ایک دو کی کلپنا کچھ ہنیں۔ ہے رام جی آتما سے الگ کچھ سدھ ہنیں ہوتا تو کس کی اچھا کرے کس کی ابھیلاکھا کرے اور کس کا گرہن اور تیاگ کرے۔ جگت کے سب درشیہ پدارتھ تیاگ کر جو اپنا سوروپ باقی رہتا ہے وہی چد آتما ہے اس میں استھت ہونے سے شانت پراپت ہوگی ×

شری رام چندر جی نے پھر پوچھا کہ ہے بھگون آپ کے بچن کہنے میں سہج ہیں پرنتو بھی کٹھن اور بڑے گمبھیر ہیں ان کا انت ہنیں پایا جاتا اور ان کا ٹھیک ٹھیک بھاؤ ہی ہنیں پا سکتا۔ کہاں من سہت چھ اندریوں کی برت سے اور سب پدارتھ کی اچھیا سے رہت آتما اور کہاں جگت۔ جو پدارتھ جس سے اپجتا ہے وہ اسی کا روپ ہوتا ہے جیسے دیپک سے اپجا دیپک اور منشیہ سے اپجا منشیہ اور اگن سے اپجی اگن اسی کا روپ ہوتی ہے اسی طرح جو نربکار آتما سے جگت اپجا ہے تو وہ بھی نربکار ہونا چاہیئے پر وہ تو ایسا ہنیں ہے۔ آتما نربکار

اور شانت روپ ہے اور جگت اکار اور دکھ روپ ہے اُس سے
کلنک روپ جگت کیسے اُپجا۔ جب اس پرکار شری رام چندر جی
نے کہا تب برہم رِکھو وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ سب جگت
برہم روپ ہے پر طرح طرح کا جو میلا روپ بھاستا ہے سو میلا پن نہیں
ہے۔ جیسے ترنگ سمُندر میں پھرتے ہیں سو میلے دُھول نہیں ہیں بلکہ ہی
رُوپ ہیں تیسے ہی آتما میں جگت کچھ کلنک نہیں ہے وہی روپ ہے۔
جیسے آگ میں گرمی آگ کا روپ ہے تیسے ہی آتما میں جگت آتما
روپ ہے الگ نہیں۔

شری رام چندر جی نے پھر پوچھا کہ ہے بھگوان نردکھ روپ آتما
ہے جو یہ دُکھ روپ جگت اُپجا ہے یہی کلنک ہے آپ کے بچن آکاش
روپ ہیں مجھ کو صاف صاف نہیں معلوم ہوتے۔ تب مُنیوں میں سنگھ
وششٹھ جی نے سمجھا کہ پرم پرکاش کو ابھی ان کی بُدھ نہیں پہنچی ہے
کچھ نرمل ہوئی ہے اور پدارتھ بھونکا کو جانتے ہیں پرنت پرمارتھ کو
نہیں جانتے۔ جب تک میں اور اُپدیش ان کو نہ کرونگا تب تک ان کو
وشرام نہ ہوگا۔ جو اردھ پربُدھ ہے یعنی جسکو پورا درشٹی پراپت
نہیں ہوئی انھیں کو سرب برہم کہنا نہیں بنتا کیونکہ اس کا چت بھوگوں
سے بالکل الگ نہیں ہوا ہے۔ سرب برہم کے بچن سنکر وہ بھوگوں میں
پھنس جاوے گا جو ناش کا کارن ہے۔ پہلے شم آدک گنوں سے شِکھ کو
سدھ کرکے پھر سرب برہم کا اُپدیش کرنا چاہیے تو اُس سے وہ
جاگ اُٹھتا ہے۔ اس پرکار بچار کر گیان کے سورج شری وششٹھ جی نے
پھر شری رام چندر جی سے کہا کہ ہے راگھو کلنا روپ کلنک برہم میں

ہے یا نہیں ہے یہ میں تم سے سدھانت کال میں کہوں گا یا تم آپ ہی
جان لو گے۔ برہم ستا سب شکت روپ اور سرب بیاپک اور سرب
گت ہے اور سب اسی میں رہے ہیں۔ جو کچھ جگت دیکھ پڑتا ہے وہ ست
چت سمیت کی اسپند کلا سے پھرتا ہے اس کو آتم ستا کسی جتن سے
نہیں رچتی بلکہ سوبھاؤ ہی کر کے وہ پھرنے سے پھرتا ہے۔ جیسے سمدر
ترنگوں کو کسی جتن سے نہیں اپجاتا اور نہ مٹا دیتا ہے تیسے ہی آتما میں
سبھاوک ہی سرشٹ پھرتی ہے اور مٹ جاتی ہے۔ جیسے پھول کا
سوبھاؤ سگندھ ہے تیسے ہی آتما کا سوبھاؤ جگت ہے کسی کارن اور
کارج سے نہیں ہوا۔ جیسے بن میں پھولوں کا رس ہوتا ہے پر اُن کے
اُپجنے اور مٹ جانے سے بن نہ اُپجتا ہے اور نہ مٹ جاتا ہے تیسے ہی
آتم ستا جگت کے اپجنے اور مٹ جانے سے رہت ہے۔ واستو میں
اپجا کچھ نہیں ہے کیول آتما ہی اپنے آپ میں استھت ہے۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون آپ کے یہ بچن
اگیان روپی اندھیرے کے ناش کرنے کو پرکاش روپ ہیں اور گمبھیر ہیں
میں ان کی تھاہ نہیں پا سکتا ایک چھن میں سندیہ سے اندھیرے میں
پڑ جاتا ہوں ایک چھن میں نہ سندیہ ہو کر پرکاش میں آجاتا ہوں
اس سے آپ میرا سندیہ دور کیجیے کہ اپرے روپ آتما نند ست
پرکاش روپ اور است بھاؤ سے رہت ساد روپ ہے تو اس اُدویت
میں کلپنا کہاں سے آئی۔ بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جو کچھ میں نے
تم سے کہا ہے وہ جتھارتھ ہے اور جیسے کہا ہے تیسے ہی ہے پرنت
جب گیان درشٹ سے تمہارا ہردہ نرمل ہوگا اور لب تار سمیت

بودھ ستا پرکاشے گی تب تم میرے بچن کے تاتپرج کو جانو گے۔ جب
تک تم سوروپ میں نہ جاگو تب تک میرے بچن میں بدھ کو لگاؤ اور
نشچے کرو کہ اودیا ناش روپ ہے اور ہے نہیں جو کچھ جگت درشٹی بھاستا
ہے وہ من کا منن اسّت روپ ہے۔ تم یہ نہ بچارو کہ اودیا کہاں سے
اپجی ہے اور مول اسکا کارن ہے یہی بچارو کہ یہ ناش کیسے ہوتی
ہے۔ اس کے ناش ہونے کا اپائے کرو جب یہ ناش ہو جائے گی
تب تم اس کی اتپت بھی جان لوگے کہ اس پرکار سے اپجی ہے اور یہ
اس کا سوروپ ہے یہ کارن ہے اور یہ کاریہ ہے۔ ہے رام جی
اودیا وستو نہیں ہے کچھ نہیں ابچار سے پیدا ہوتی ہے اور بچار کرنے سے
نشٹ جاتی ہے تب جانی نہیں جاتی کہ کہاں گئی۔ پر جب اپنا روپ بھول
جاتا ہے تب اپج کر دڑھ ہوتی ہے اور بڑے دکھ دیتی ہے اس سے
بل کرکے اس کا ناش کرو۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جیسے جھنڈ سے کھولا ہوا ہرن دکھی
ہوتا ہے اور پتنگ دیپک کی لو میں جل مرتا ہے تیسے ہی آشا کے بس
ہو کر مورکھ بڑے دکھ پاتا ہے اور سنسار بھاؤنا روپی پربت کے نیچے
دب کر آتم پد کی طرف نہیں اٹھ سکتا۔ یہ سنسار رچنا اندر جال کی طرح ہے
جب تک جیو اپنے آنند روپ کو نہیں پاتا اور ساکشات کار نہیں ہوتا
تب تک سنسار بھرم میں بھرمتا ہے۔ اور جس پرش نے اپنے سوروپ
کو جان لیا ہے اور بار بار سنسار کے پدارتھوں سے رہت آتما کی
طرف دوڑتا ہے وہ سبھی بار کر آتم پد کو پا لے گا اور کبھی جنم نہ پاوے گا
ہے رام جی جیسے جل میں چندرما کا پرتبمب ہلتا ہوا دکھائی دیتا ہے [illegible]

لینے کی اِچھیا بالک کرتا ہے بُدھیمان نہیں کرتا۔ تیسے ہی جگت کے پدارتھوں
کی اِچھا اگیانی کرتے ہیں گیاوان نہیں کرتے۔ ہے رام جی یہ میں نے پرم
گنوں کا ذخیرہ تم کو اُپدیش کیا ہے تم بالک مت بنو جگت است ہے اس کا
سہارا تیاگ کر ست آتما میں استھت ہو۔ جو آپ سہت سب جگت کو
است روپ جانوگے تو دُکھ کچھ بھی نہیں ہوگا اور اگر سب ست جانو
تو کسی کا بھی ناش نہیں ہوتا اس کارن جگت میں خوشی اور رنج کرنا بے
فائدہ ہے۔ ہے رام جی دکھ کسی کارن بھی نہیں اور یہ دونو نشچے
سُکھ کے دینے والے ہیں۔

بشِشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جو دھن اور استری آدک نشٹ
ہو جاویں تو اندرجال کے کھیل کی طرح جانیئے۔ جو چھن بھر میں دیکھ پڑی
اور پھر نشٹ جاوے اُسکا سوچ کرنا برتھا ہے۔ جو پُتر اور دھن آدک
بڑھے تو بھی خوشی کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ جیسے مرگ ترشنا کا جل
بڑھا بھی تو اُس سے کچھ کام نہیں نکلتا تیسے ہی استری اور دھن آدک
بڑھے بھی تو سکھ کہاں دُکھ ہی رہتا ہے۔ ہے رام جی وہ کون پُرش ہے
جو مایا موہ کے بڑھنے سے شانت وان ہوا ہے وہ تو دُکھ دائیک ہی
ہے۔ جو موڑھ ہیں وے بھوگوں کو دیکھ کر پرسن ہوتے ہیں اور
بہت سے بہت چاہتے ہیں اور بُدھیمانوں کو اِن بھوگوں سے بیراگ
اُپجتا ہے۔ اس سے ہے راگھو تم گیاوانوں کی طرح بیوہار میں رہا
کرو۔ جو ناش ہو تو ہو اور جو پراپت ہو تو ہو اس میں دُکھ سُکھ نہ مانو اس
گوپت شاستر کے انوسار سکھ دُکھ سے رہت ہو کر بھوگو اور جو نہ پراپت
ہو اُس کی اچھیا نہ کرو۔ جیسے آکاش سب پدارتھوں میں بیاپک اور

نرلیپ ہے تیسے ہی سب کام کرتے ہوئے بھی نرلیپ رہو۔ جس پُرش کو
پدارتھ میں نہ اِچھیا ہے نہ ان اِچھیا ہے اور جو کرموں کو سوبھاؤ ہی سے
کرتا ہے اوس کو کرم کا بندھن نہیں لگتا وہ کمل کے پھول کی طرح
سدا نرلیپ رہتا ہے۔ ہے رام جی اس سنسار روپی سمندر میں
باسنا روپی جل ہے اس میں جو آتم گیانی بدھ روپی ناؤ پر چڑھتے
ہیں وے تر جاتے ہیں اور جو نہیں چڑھتے وے ڈوب جاتے ہیں
یہ گیان ہیں۔ نے تم سے چھری کی دھار کے برابر تیز کہا ہے یہ ابدیا
کا کاٹنے والا ہے اس کو بچار کر آتم تتو میں استھت ہو جاتہ ہے
رام جی جو پرماتم گیانی پُرش ہیں وے نہ کچھ لیتے ہیں نہ کچھ تیاگ کرتے
ہیں اور نہ کسی کی اِچھیا کرتے ہیں۔ جو بڑا الشورج ہو بڑے گن ہوں
بڑی لچھمی ہو بڑی ببھوت ہو تو بھی وے اگیانی کی طرح ابھیمان
نہیں کرتے۔ مہاشوں بن ہیں وے دکھی نہیں ہوتے اور جو دیوتاؤں
کا ایسا سندر بن ہو تو اُس سے سکھی بھی نہیں ہوتے جیسی اوستھا
اون کو آکر پراپت ہو اُسی میں دکھ سکھ سے رہت ہو کر رہا کرتے
ہیں۔ اس سے ہے رام جی تم بھی سنسار کی اِچھیا دُور سے تیاگ کر
جیتھا بیوہار میں رہا کرو اور پرم شانت رُوپ ہو رہو۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جن لوگوں کا چت بھوگ اور
الشورج میں لگا ہے وے آتما کی شانت نہیں پاتے اور جس پُرش کو اندریاں
بس میں نہیں کر سکتی وہ آتما کو بیل پھل پھول کی طرح ہاتھ میں پر تچھ دیکھ سکتا
ہے۔ جیسے سانپ کینچل کو تیاگ کرتا ہے اور نیا تن پاتا ہے تیسے ہی استھبا
شریر کو تیاگ کر آتم بچار سے وہ آتم شریر کو پاتا ہے۔ ایسے جو نر اہنکار آتم

درشی پرش ہیں وے جگت کے پدارتھوں میں پھنسے ہوئے دکھ پڑتے
ہیں تو بھی وے جنم اور مرن نہیں پاتے۔ جیسے آگ میں بھونا ہوا بیج کھیت
میں نہیں اُپجتا تیسے ہی گیانی پھر جنم نہیں پاتا۔ اور اگیانی من اور شریر کے
دُکھ سے دکھی ہو کر بار بار جنم اور مرن پاتا ہے اس سے تم اگیانی کی طرح
مت ہونا۔ اتہاس :۔ ہے رام جی اس سرشٹ میں تگارہ نام ایک
دیش ہے اوس میں ایک بڑا دھرماتما اور تپسوی داسُر نام تھا۔
سرلوما نام رکھیشور اوس کا پتا تھا جو مانو دوسرا برہما تھا وہ داسُر کے
ساتھ بہت دنوں تک بن میں رہا کیا اور جگ کے ناش ہونے پر دیہہ
کو تیاگ کر سورگ لوک کو گیا جیسے پنچھی گھر کو چھوڑ کر آکاش میں اُڑتا ہے
تب اوس بن میں داسُر اکیلا رہ گیا اور پتا کے بیوگ سے ایسا رونے لگا
جیسے ہتھنی بیوگ سے چلاتی ہے۔ وہاں ادرشٹ شریر سے ایک بن دیبی
تھی اوس نے دیا کرکے اس طرح آکاش بانی کی کہ ہے رکھ پتر تو گیانی
کی طرح کیا روتا ہے۔ سب سنسار استھ روپ ہے تو دیکھتا نہیں
کہ یہ ناش وان اور بڑا چنچل ہے۔ سب کال اُتپن اور ناش ہوتا ہے اور
کوئی پدارتھ استھر نہیں رہتا۔ برہما جی سے لے کر کیڑے تک جو کچھ
جگت تجھ کو بھاستا ہے وہ سب ناش روپ ہے اس سے تو اپنے باپ
کے مرنے کا بلاپ مت کر۔ یہ بات ضرور اس طرح پر ہے کہ جو پیدا
ہوا ہے وہ مٹ جائے گا استھر کوئی نہ رہیگا۔ ہے رام جی جب اس
پرکار بن دیوی کی بانی داسُر نے سنی تو اوس کو دھیرج ہوا اور جیسے
مینگھ کا شبد سن کر مور پرسن ہوتا ہے تیسے ہی اسنے شانت وان ہو کر
شاستر کے موافق اپنے باپ کی سب کریا کی۔ اس کے بعد بیدہ ہونے

کے لئے پدم آسن باندھ کر من ایکاگر کیا جس سے پا کر اس کا انتہ
کرن شدھ ہوا اور ہردے میں گیان کا پرکاش ہو کر آتما کے آگے
جو ملی باسنا کا پردہ تھا وہ اُٹھ گیا۔ تب ایک دن ایک بن دیوی مہا سندر
شریر کام کے مارے پوُرن اس کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ ہے منیشور
میں پتر کے نہ ہونے سے دکھی ہوں پتر کی ابھلاکھا کر کے تمہارے
پاس آئی ہوں تم مجھے پتر دو ورنہ میں آگ جلا کر ابھی مر جاؤں گی۔ تب
دامسر منیشور ہنسے اور دیا کر کے اوس کے ہاتھ میں ایک پھول دیا اور کہا
کہ ہے سندری جا تیرے ایک مہینے بعد پوجنے جوگ اور مہا سندر
پتر ہوگا پرنت تو نے جو یہ اچھا کی تھی کہ پتر نہ ہوگا تو میں جل مروں گی
اس سے اگیانی پتر ہوگا پر جتن کرنے سے وہ گیان کو پا جائے گا
سے پا کر اس بن دیوی کے پتر ہوا اور جب وہ دس برس کا ہوا
تب وہ اوس کو منیشور کے پاس لے آئی اور پرنام کر کے کہا کہ ہے بھگون
یہ بالک ہم اور تم دونوں کا پتر ہے اس کو میں نے سب ودیا سکھا کر
لائق کر دیا ہے پرنت کیول گیان اس کو نہیں پراپت ہوا جس سے
وہ اس سنسار چکر میں دکھ پاوے گا اس لئے آپ کرپا کر کے اس
کو گیان اُپدیش کیجئے۔ تب دامسر منیشور نے اپنے پتر کو اس طرح گیان
اُپدیش کیا کہ ہے پتر سن میں تجھ سے جگت کے نروپن کے نمت
ایک اشچرج دینے والا اتہاس کہتا ہوں۔ جس کے سننے سے سنسار
چکر کو تو جیوں کا تیوں دیکھے گا۔ ہے پتر یہ سنسار سنکلپ ماتر اور
است روپ ہے۔ جو شدھ اچیت چنماتر چد آکاش ہے اس میں جو
سنکلپ اُٹھا ہے وہ آپ ہی اُپجتا ہے اور آپ ہی لین ہو جاتا ہے

جگت اس کا روپ ہے اسکے اپجنے سے جگت اپجتا ہے اور نشٹ ہونے
سے نشٹ ہو جاتا ہے۔ اپنا سنکلپ اٹھ کر آپ ہی کو دکھ انیک ہوتا
ہے جیسے بالک کو اپنی پرچھائیں میں بیتال کلپنا ہوتی ہے اور آپ
ہی بھے پاتا ہے تیسے ہی اپنا سنکلپ ہی اننت دکھ کا دینے والا ہوتا
ہے اس سے سکھ کوئی نہیں پاتا۔ اس لئے ہے پتر تم سنسار درشٹ
کو تیاگ کرو اور من سے من کو بس کر کے شانت آتما ہو۔ اس کے
سوائے اور کوئی اپائے نہیں ہے۔ جو ہزار برس تک کٹھن سے
کٹھن تپ یا کرے یا سمدر میں چلا جائے یا بڑوا اگنی میں سما
جائے یا برہماتن اور برہسپت دیا کر کے تتہ کو اپدیش کریں تو
بھی اور اپائے کلیان کے لئے کوئی نہیں ہے جیسے سنکلپ اپشم
کرنا اپائے ہے۔ ہے پتر جو کچھ پدارتھ ہیں وے سب سنکلپ
روپی تنتو سے پروئے ہوئے ہیں، جب سنکلپ روپی تانت
ٹوٹ جاتا ہے تب نہیں جانا جاتا کہ پدارتھ کہاں گئے۔ اتنا سن کر
پتر نے پوچھا کہ ہے بھگون سنکلپ کیسا ہے اور کیسے وہ پیدا
ہو کر بڑھتا ہے اور ناش ہوتا ہے وششٹ بولا کہ ہے پتر جو آتم تتو
وہ ستا سمان روپ ہے۔ جب وہ چیتن ستا دویت کے سنمکھ
ہوتی ہے تب اپنا سوروپ آتم ستا سے الگ بھاستا ہے۔ جب
اچل روپ سے چیت سمبیدن درشیہ کی اور پھرتا ہے تب اس
پھرنے کا نام سنکلپ ہوتا ہے۔ سنکلپ ہی سے سنکلپ اپجتا
ہے اور آپ ہی بڑھتا ہے جس سے سکھی دکھی ہوتا ہے اور جگت جال
کو رچتا ہے۔ ہے پتر میں تو آدک جگت سب است روپ ہیں

جب تو یہ بھاؤنا کرے گا تب پرتھوی ہیں کلیان روپ ہو کر رہا کرے گا اور پھر سنسار کو پراپت نہ ہو گا سنکلپ من بدھ چت اہنکار آدک جو سب نام ہیں سو بھید کہنے ماتر ہیں ان کے ارتھ روپ میں کچھ بھید نہیں ہے۔ جب تجھ کو باسنا پھرے اُسی سمے اِس کو ترنت ہی تیاگ کر کے ایسی بھاؤنا کر کہ یہ جگت پرپنچ کچھ ہے نہیں است روپ ہے۔ دیکھ وہ کون ہے جو سدا استھر رہتا ہے سب پدارتھ دیکھتے دیکھتے مٹ جاتے ہیں نہ یہ جگت تیرا ہے نہ تُو اسکا ہے یہ کیول بھرم سے بھاستا ہے آتم تتو سے کچھ الگ نہیں۔ اس سے ہے پتر است اہنکار رُوپ جگت کو تیاگ کر تو ست آتما کو انگیکار کر جیسے دھان سے بھوسی کو نکال کر چاول کو انگیکار کرتے ہیں تیسے ہی جتن کر کے جگت کو تیاگ کر آتم پد میں پراپت ہو۔

لشٹشٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رگھنندن یہ دامُر کا اتہاس جگت نروپن کے نمت میں نے تم کو سُنایا ہے یہ جگت پر تجھ بھاستا ہے تو بھی است روپ ہے کچھ لست نہیں اس میں بُدھ کو نہ پھنساؤ۔ جیسے پانی کی لہروں کا کوئی بھروسہ لے کر پار ہونا چاہے تو دُکھ ہی پاتا ہے تیسے ہی جگت کے پدارتھوں کا آسرا کرنے سے جیو دُکھ ہی پاتا ہے جب اس کتھا کا سدھانت ہردے میں رکھ کر بچارو گے تب سنسار رُوپی مل تم کو اسپرش نہ کرے گا۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون آپ کے بچن شیتل اور شانت روپ ہیں تاپن کو مٹاتے ہیں اور جیسے برکھا سے پرتھوی شیتل ہوتی ہے تیسے ہی میرا ہردے شیتل ہوا ہے پرنت مجھ کو کچھ

سنشے ہے اس کو اپنی بانی سے دُور کیجئے۔ یہ ست ہے یہ است ہے
یہ میں ہوں یہ وہ ہے ایسی دویت کلپنا ایک ادویت لیترت شانت
روپ آتما میں کہاں سے آئی اور نرمل میں مل کیسے ہوا وششٹھ جی
بولے کہ ہے رام جی اس تمہارے پرشن کا اُتر میں سدھانت
کال میں کہوں گا یا تم آپ جان لوگے۔ اس موکش اُپائے شاستر کا
سدھانت جب اچھی طرح سے تمہارے ہردے میں استھت ہوگا
تب تم اس پرشن کے پاتر ہوگے اور طرح سے جوگ نہ ہوگے۔
جیسے شرورت میں برچھ پتوں سے اور بسنت رت میں پھولوں سے
سوبھتا ہے تیسے ہی جیسی اوستھا پُرش کی ہوتی ہے تیسا ہی اُپدیش کرنا
سوبھتا ہے اور اُپدیش بھی تب درڑھ ہوکر لگتا ہے جب بُدھ شدھ
ہوتی ہے میلی بُدھ میں اُپدیش درڑھ نہیں ہوتا۔ تمہارے پرشن کا
اُتر میں نے سنچھیپ سے کہا بھی ہے لبتار سے نہیں کہا پرنت جو تم
نہیں جانتے تو بھی پر کچھ ہے۔ جب تم آپ سے آپ کو پراپت ہوگے
تب آپ ہی اس پرشن کے اُتر کو جان لوگے اس میں کچھ سندیہ نہیں
ہے۔ ہے رام جی جیسے بالکوں کو جنم سے چھاتیوں سے دودھ
پینے کی برت پھرتی ہے تیسے ہی ایکا ایک کھاؤنا کی درڑھتا سے
باسنا پھر آتی ہے اور جب تک سنسار کی باسنا ہردے میں رہتی ہے
تب تک بندھن ہے اور جب باسنا دُور ہوتی ہے تب مکت ہوتی
ہے۔ اس سے تم باسنا کو تیاگ کرو تب سکھی ہوگے۔ اِس کرم
(سلسلہ) سے باسنا کو تیاگ کرو کہ پہلے شاستر سے برخلاف تامسی
باسنا کو تیاگ کرو پھر لینے کی باسنا کو تیاگ کرو اور میتری کرنا مدتا

اپیکشا اس نرمل باسنا کو انگیکار کرو۔ میتری کے ارتھ یہ ہیں کہ
برہم بھاؤ سے کسی میں ورودھ نکرنا۔ دکھی پر دیا کرنا کرنا کہلاتی
ہے۔ دھرماتما پرش کو دیکھ کر پرسن ہونے کا نام مدتا ہے۔ اور
پاپی کو دیکھ کر اُداسین رہنا پر اُس کی نندا نہ کرنا یہ اپیکشا کہلاتا
ہے۔ ان چاروں پرکار کی باسنا سے پورن ہو کر ہردے سے
ان کا بھی تیاگ کر کے ان کا ابھیمان نہ رکھنا چاہئیے۔ جب مول
ارتھات اہنکار سہت انکو تیاگ کرو گے تب آکاش کی طرح سم
اور نرمل ہو گے۔ ہے رام جی میں نے بہت دنوں تک بہت سے
شاستر بچار رہے ہیں اور اُتم اُتم پرشوں سے چرچا کی ہے پر انہیں
یہی نشچے کیا ہے کہ اچھی طرح سے باسنا کا تیاگ کرے اس سے
اُتم اور پد پانے کے جوگ نہیں ہے۔ جب باسنا مٹ جاتی ہے
تب من امن پد کو پراپت ہوتا ہے اور من کا امن ہونا ہی پرم اپشم
کا کارن ہے۔

بششٹھ جی بولے کہ رام جی استریوں کے شریر آدک کے
بھوگ اور جگت کے پدارتھوں میں کچھ ست کچھ نہیں ہے گیانیوں کو یہ
پدارتھ تچھ بھاستے ہیں وے اُن کی اچھا نہیں کرتے کیونکہ یہ سب
دکھ روپ ہیں پہلے ان کا پرکاش بھاستا ہے پر پیچھے کلنک ہوتا ہے
جیسے دیپک پہلے پرکاش کو دکھاتا ہے اور پھر کاجل کلنک کو دیتا ہے
تیسے ہی اندریوں کے لئے آنے جانے والے ہیں ان سے شانت نہیں
ہوتی۔ ہے رام جی جو پرش دھیرج والے اور بدھوان ہیں وے
بہت بپت میں پڑ جانے پر بھی دکھی نہیں ہوتے اور سدا استر تا آدک

گنوں سے پورن رہتے ہیں۔ ہے رام جی تم تو اُدار آتما ہو اور دیرگھ
وان کے جو گن اور شُبھ آچار ہیں اُن کے سمار رہو۔ یہ تمہارا انت کا
جنم ہے جو اپنے سوبھاؤ کی طرف دوڑتے ہو اور انتر مکھ جتن کرتے
ہو میرے بچنوں سے اب تمہارے سب مل دُور ہو جاویں گے۔ جیسے
اگن سے دھات کا میل جل جاتا ہے تیسے ہی تمہارا مل جل جاوے گا اور
نرمل ہو جاؤ گے۔ ہے رام جی تمہارا جو یہ انبھو اُتم بیوہار ہے اس کے
انوسار جو تم بچرو گے تو تم پد کو پاؤ گے۔ اور جو اور کوئی اس ابیوہار
کو کرے گا وہ بھی سنسار روپی سمدر کو انبھو روپی بیڑے سے پار
اُتر جائے گا۔ جب تک دیہہ ہے تب تک راگ دویش سے رہت
استھر بدھ رہو اور شاستر کے موافق جو اُچت آچار ہیں اون کو برتا
کرو پر ہردے میں سب کلپنا سے رہت شیتل چت ہو رہو۔
پرش کے بھیتر انبھو روپی چنتامن ہے اسمیں جو کچھ چاہتا ہے وہی روپ
ہو جاتا ہے۔ اس سے ہے رام جی پرشارتھ کر کے اپنا ادھار کرو
پرشارتھ کرنے سے پُرش بڑے بڑے گنوں سے بھرا ہوا ہو کر موکش
کو پاتا ہے اور پھر جنم نہیں لیتا ہو

پانچواں اپشم پرکرن

اتنا کہہ کر بالمیک جی بولے کہ ہے سادھو بششٹھ جی چپ ہو گئے
اور شری رام چندر جی سے کہا کہ ہے رام جی جو کچھ مجھ کو آج کہنا
تھا وہ میں کہہ چکا اب کل پھر کہوں گا۔ یہ سنکر سب سبھا کے لوگ
اپنے اپنے گھر گئے اور رات کو بسر تم کیا۔ شری رام چندر جی کے سوا
اور سب کو رات ایک مہورت کی طرح بیت گئی۔ شری رام چندر
بیٹھ کر بششٹھ جی کے بچنوں کو بچارنے لگے کہ جس کا نام سنسار ہے اس
میں کون بچرا کرتا ہے۔ طرح طرح کے جیو کہاں سے آتے ہیں
اور کہاں جاتے ہیں۔ من کا سروپ کیا ہے۔ شانت کیسے ہوتی
ہے۔ یہ مایا کہاں سے اٹھی ہے اور کیسے مٹ سکتی ہے۔ ناش کون
ہوتا ہے۔ اننت روپ سے پھیلا ہوا آتما ہے اس میں اہنکار کیسے
ہوتا ہے۔ من کے مر جانے میں اور اندریوں کے جیتنے میں منیشوروں
نے کیا کہا ہے اور آتما کو پانے کی کیا جتن بتائی ہے۔ است روپ
سنسار میں یہ جیو بندھ کر جو دکھ پاتے ہیں اس دکھ کے ناش کرنے

کے لئے کون ادھکار ہے۔ سنساری بھوگ بلاس میں من موہت ہو کر پھنس رہا ہے۔ پرنت آتم پد کی پراپت من کے جیتنے بنا نہیں ہوتی اور بید شاستر کے کہنے کا پریوجن بھی یہی ہے۔ وہ کون سمے ہوگا کہ میں شانت ہو جاؤں گا اور سنسار بھرم مٹ جائیگا جیسے جوبن والی استری پتی کو پاکر سکھ سے بشرام کرتی ہے تیسے ہی میری بدھ آتما کو پاکر کب بشرام کرے گی اور پورن ماسی کے چندرماں کی طرح سب کلاؤں سے پورن ہو کر نرمل اور شیتل اور پرکاش روپ پد میں میں کب استھت ہوں گا۔ جس پد کے آگے اندر آدکوں کا سکھ اور ایشور ج اور سمیت آدک برچھوں کی سگندھ اور طرح طرح کے بھوگ تنکے کے برابر جان پڑتے ہیں وہ آتم سکھ مجھ کو کب ملیگا۔ ہے بدھ تو میری بہن ہے تو میرا ارتھ جلد ہی بہن کی طرح پورا کر دے کہ تو اور میں دکھ سے چھوٹ جائیں۔ مہیشور کے بچنوں کو بچار کر میری آپدا ناش ہو جائیگی ہیں تجھی پرم پد کو پراپت ہوں گا اور تجھ کو بھی شانت پراپت ہوگی۔ ہے میری بدھ تو جیوں کا تیوں اسمرن کر کہ بششٹھ جی نے کیا کہا ہے۔ پہلے بیراگ کو کہا ہے پھر موکش بیوہار کہا ہے پھر اتپت پرکرن کہا ہے کہ سنسار کی اتپت اس کرم سے ہوئی ہے پھر استھت پرکرن کہا ہے کہ ایشور سے جگت کی استھت ہے اور طرح طرح کے درشٹانتوں سے اس کو برنن کیا ہے۔ ہے بدھ جیسا بششٹھ جی نے کہا ہے تیسا ہی اسمرن کر اور بار بار اس کو بچار۔ گورو کے بچنوں سے بھرم مٹ جاتا ہے۔ جیسے بالک کو پرچھائیں میں بیتال بھاستا ہے

اور اُس بھرم کو بدھیمان جیسے دُور کرتا ہے تیسے ہی اَمن روپی
بھرم کو گورو دُور کر دیتے ہیں۔

اس پرکار شری رام چندر جی نے چت سہت رات بتیت کی
جب صبح ہوئی اور تمام سبھا پھر اکٹھی ہوئی تو مہاراجہ دشرتھ نے
وششٹھ جی سے کہا کہ ہے بھگون آپ نے جو امرت روپی بچن
کہے ہیں اون کی برکھا سے ہم آنند وان ہوئے ہیں ہمارے
ہردے کا اندھکار دُور ہو گیا ہے چت شیتل ہو گیا ہے جیسے چندرما
کی کرنوں سے اندھکار اور تپن دونوں دور ہو جاتے ہیں تیسے ہی
آپ کے بچنوں سے ہم اگیان رُوپی اندھکار اور تپن سے رہت
ہو گئے ہیں۔ آپ کے بچن امرت کی طرح اپورب رس آنند کو
دیتے ہیں اور جیوں جیوں اون کو گرہن کیجئے تیوں تیوں لشیکھ
رس کا آنند ملتا ہے۔ ہے منیشور ترشنا اور لوبھ آدک لکار آپ
کی بانی سے ایسے مٹ گئے ہیں جیسے شرورت کی پون سے بادل
مٹ جاتے ہیں اور آپ کے بچنوں سے ہم پاپ سے چھوٹ گئے
ہیں۔ آتم درشن کے نمت ہم لوگ کرم کرتے ہیں آپ نے ہم کو پرم
انجن دیا ہے جس سے ہم آنکھ والے ہو گئے ہیں اور سنسار روپی
کُنوا ہمارا مٹ گیا ہے۔ ایسا وششٹھ جی سے کہہ کر شری رام چندر جی
کی طرف مکھ کرکے مہاراجہ دشرتھ نے کہا کہ ہے
راگھو جو کال سنتوں کی سنگت میں گذرتا ہے وہی سپھل
ہوتا ہے اور جو دن ست سنگ کے بغیر گذرتا ہے وہ
بے فائدہ جاتا ہے۔ ہے کمل نین رام چندر جی تم بھی

بششٹھ جی سے پوچھو تو وہ پھر اُپدیش کریں۔ جب اس پرکار رگھوراج دشرتھ نے کہا تب شری رام چندر جی کیطرف دیکھ کرکے بششٹھ جی نے کہا کہ ہے راگھو اپنے کل رُوپی آکاش کے چندرما! میں نے جو بچن کہے تھے وہ تم کو یاد ہیں اون کو تم نے رات کو بچار کر ہردے میں رکھا ہے۔ جب پُرش بار بار بچارتے ہیں اور تات پرج کو اپنے ہردے میں رکھتے ہیں تب بڑا پھل پاتے ہیں اور جو اُس کو نہ جان کر اوس کے ارتھ کو بھلا دیتے ہیں وہ پھل نہیں پاتے۔ جب اس پرکار شری ہرتا جی کے پُتر بششٹھ جی نے کہا تب مہا گمبھیر بدھی مان شری رام چندر جی نے سمے پاکر کہا کہ ہے بھگون سب دھرموں کے جاننے والے آپ نے جو پرم اُدار بچن کہے ہیں اُن سے میں بدھوان ہوا ہوں اور جیسا آپ کہتے ہیں تیسا ہی ست ہے جھوٹ نہیں۔ ہے بھگون میں نے ساری رات آپ کے بچنوں کے بچار میں بسر کی ہے۔ جیسے سمندر سے طرح طرح کے رتن نکلتے ہیں تیسے ہی آپ کے بچن کلیان کرتا اور بودھوان ہیں ارتھات سب کے سہائک اور ہردے کے آنند دینے والے ہیں۔ ہے منیشور آپ کے بچنوں سے میرے سب سندیہہ مٹ گئے ہیں اب میں پاپ سے رہت ہوا ہوں مجھ کو اور اُپدیش کیجیئے :-

بششٹھ جی بولے کہ ہے سندر مورت شری رام چندر جی یہ اُتم سدھانت جو اُتم پرکرن ہے اب اوس کو سنو! تمہارے کلیان کے نمت میں کہتا ہوں۔ یہ سنسار بڑا بچتر رُوپ ہے پرنت جو بیراگ اور بیبیک آدک گنوں سے بھرے ہوئے ہیں وہ کھیل کی

طرح سنسار یا یا کو بنا جتن ہی کئے تیاگ دیتے ہیں۔ جو کوئی سنت جن اور ست شاستروں کا سنگ کرتا ہے اوس کی چال پر وے چلتے ہیں اور اس سے پرماتما کے دیکھنے کی بُدھ اون کو اُپجتی ہے۔ ہے رام جی جب تک منشکھ اپنے بچار سے اپنا سوروپ نہیں پہچانتا تب تک اوس کو گیان نہیں پراپت ہوتا۔ اسی سے تم اس سنسار کو بچارو کہ ست کیا ہے اور است کیا ہے ایسا بچار کرکے است کو تیاگ کرو اور ست کا آشرے کرو۔ جو پدارتھ آدمیں نہ ہو اور انت میں بھی نہ رہے اوس کو مدھ میں بھی است جانیئے۔ جو آد اور انت میں ایک رس ہے اوس کو ست جانیئے۔ جو آد انت میں ناش روپ ہے اوس میں جس کو پریت ہے اور اوس کے رنگ میں جو رنگا ہوا ہے وہ موڑھ لیش ہے اوس کو ببیک کا رنگ نہیں لگتا۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے برہمنیہ جو کچھ آپ کہتے ہیں وہ میں نے جانا کہ یہ سنسار سب بھاؤ ناہیں من روپ ہے آپ اس کے ترنے کا اوپائے نشچے کرکے کہیئے۔ بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی پہلے تو جیو کو بچار پورنک بیراگ کہا ہے کہ سنت جنوں کی سنگت اور ست شاستروں سے من کو نرمل کرے جب من کو نرمل کرے گا تب بیراگ اُپجیگا۔ جب بیراگ پراپت ہوگا تب گیان وان گورو کے پاس جائے گا۔ جب گورو اُپدیش کریں گے تب دھیان اور ارچن آدک کے کرم سے پرم پد کو پا دیگا۔ جب تک جیو بچار روپی کنارے کا سہارا نہیں لیتا تب تک سنسار میں تنکے کی طرح بھرمتا رہتا ہے اور جب بچار کرکے جیوں کی تیوں لبست کو جانتا

ہے تب سب دُکھ مِٹ جاتے ہیں۔ جیسے جب تک سونا اور راکھ ملی
ہوئی ہوتی ہے تب تک سُنار سندیہہ میں رہتا ہے اور جب سونا
اور راکھ الگ الگ ہو جاتی ہے تب سندیہہ سے رہت سونے کو
پرتچھ دیکھتا ہے تیسے ہی اگیان سے جیو موہ کو پراپت ہوتا ہے اور دیہہ
اندریوں سے ملا ہوا سندیہہ میں رہتا ہے جب بچار سے الگ الگ جانے
تب موہ مِٹ جاوے اور تب ہی سندیہہ سے رہت شدہ ابناشی
روپ آتما کو دیکھے۔ ہے رام جی! آتما دیہہ سے ملا ہوا دکھا ستا ہے
پر واستو میں کچھ ملا نہیں نرمل سوروپ جو آتما ہے اوس کو ذرا بھی دیہہ سے
لگاؤ نہیں۔ جیسے سونا کیچڑ میں ملا ہوا دکھ پڑتا ہے تو بھی سونے کو
کیچڑ سے ذرا بھی لگاؤ نہیں ہے۔ الگ ہی رہتا ہے تیسے ہی جیو
کو دیہہ سے کچھ لگاؤ نہیں الگ ہی رہتا ہے جیسے پانی اور کمل کا پھول
الگ الگ رہتے ہیں تیسے ہی آتما سب پدارتھوں کے گرہن میں الگ
رہتا ہے۔ جیسے دیپک کا پرکاش رسّی سے باندھا نہیں جاتا تیسے ہی
آتما کسی سے باندھا بھی نہیں جاتا اور دیہہ کے ناش ہونے سے آتما
کا ناش نہیں ہوتا۔ ہے رام جی میں بلد بار پکار کر کہتا ہوں کہ سنکلپ
سے رہت ہونا پرم کلیان ہے۔ تم یہی بھاؤنا اپنے ہردے میں دھرو
اور است کلپنا کو تیاگ کر کے دُکھ سے رہت ہو جاؤ میں اور
ہوں یہ جگت اور ہے اس بھرم کو تیاگ کرو اور سب جگت جال
اپنا ہی سوروپ جان کر شانت رُوپ شُبھ گُن سنجگت ہو کر پرتھوی
کا راج کرو پرجا کی پالنا کرو اور سم درشٹ سے رہا کرو۔
وششٹ جی بولے کہ ہے رام جی ہمارے مت میں ابندھن کا کارن

باسنا ہی ہے۔ جس کی باسنا مٹ گئی ہے وہ پرش جو کاموں کو کرتا ہے
تو بھی مکت سوروپ ہے اور جس کی باسنا پدارتھوں ہیں ست ہے وہ
بندھن میں ہے۔ کوئی پرش اپنے پرشارتھوں کا آشرے کرکے کرتبیہ
کرتے ہیں تو وے اپنی باسنا سے سورگ میں جاتے ہیں اور پھر سورگ کو
تیاگ کر دکھ اور نرک بھوگتے ہیں اور اپنی باسنا سے بندھے ہوئے
پشو آدک استھاورجونوں میں جنم پاتے ہیں اور کوئی اُتم گیانی پن وان
پرش من کی وِرتی کو بچارتے ہیں اور ترشنا روپی بندھن کو کاٹ کر
نرمل آتم پد میں پراپت ہوتے ہیں۔ ہے رام جی اسما جگت میں جو دیہہ
دھاری جیو ہیں ان کا موکش پرکاش ہی سے ہوتا ہے۔ ایک اُتم کرم
ہوتا ہے اور ایک سمان کرم ہوتا ہے۔ جو گورو کے پاس جاوے
اور گورو اوپدیش کریں تو اس اوپدیش کے دھارن سے ایک جنم
میں یا آہستہ آہستہ بہت سے جنموں میں سدھتا پراپت ہوتی ہے
اور دوسرا کرم وہ ہے جو آپ اپنے سے پیدا ہوتا ہے اور تھات سمجھ
لیتا ہے۔ جیسے برچھ سے پھل گرے اور کیسوئل جاوے تیسے ہی گیان
آپ سے آپ مل جاتا ہے۔ اسی پر ایک پُرب کا برتانت میں کہتا ہوں
مہا پرشوں کا برتانت ہے۔ یتنجہ اشبھ گنوں کے ڈھیر ولہا کے ڈھیر
جن کے نشٹ ہوئے ہیں اور ایکا ایک پھل جن کو ملا ہے اور ان کا نرمل
کرم سنو۔

ہے رام جی ایک اُدار بُدھ بدیہہ نگر کا راجہ جنک ہوا ہے وہ
بڑا دھیرج وان تھا اور دشٹ روپی اندھکار کا ناش کرنے والا
سورج تھا۔ ایک سمے باغ میں پھرتے ہوئے اس نے آتم گیتا کا

شبد سنا جس سے اوس کو من میں بچار پیدا ہوا اور سنسار کی چنچل گت
کو دیکھ کر اس طرح وہ بلاپ کرنے لگا کہ بڑا اکرشٹ ہے کہ میں بھی سنسار
میں لوگوں کی چنچل دشا سے بھروسہ باندھ رہا ہوں۔ یہ تو سب جیو
جڑ روپ میں چیتن کوئی نہیں۔ جیسے اور جیو پتھر روپ ہیں تیسے ہی میں
بھی ان میں پتھر ہو رہا ہوں۔ کال انت سے رہت اننت ہے اور اس
کے کچھ انش میں میرا جینا ہے اس جینے پر میں بھروسہ کر رہا ہوں
جیسے بالک تصویر کے چندرما کو دیکھ کر چندرما مان کر بھروسہ
باندھتا ہے۔ یہ پرپنچ رچنا اندر جال کے کھیل کی طرح ہے۔ میرے
منتری اور راج اور سینا سب چھن بھر میں مٹ جائیں گے ان میں
میں کیا موہت ہوا ہوں میری بدھ کیوں جاتی رہی ہے۔ جو سکھ دیکھ پڑتے
ہیں وے دکھ سے ملے ہوئے ہیں۔ سکھ کبھی دن مہینہ برس آدک
میں آتے ہیں دکھ بار بار آتے ہیں میں کس سکھ سے جینے کا آسرا کروں
جو بڑے بڑے ایشورج والے اور بڑے پراکرمی اور بڑے گنوان
ہوئے ہیں وے بھی پروار سمیت مر گئے ہیں جن پرشوں کے پلک
کھولنے سے جگت پیدا ہوتا ہے اور پلک بند کر لینے سے جگت مٹ
جاتا ہے وہ بھی نہیں رہے تو ہماری کیا گنتی ہے۔ جس جس پدارتھ سے
لوگ بھروسہ باندھتے ہیں تس تس میں میں دکھ ہی دیکھتا ہوں۔
جتنے پدارتھ ہیں وے سب نرنتر ناش ہو جاتے ہیں کوئی دن بھر میں
کوئی پکھوارے میں کوئی برس دن میں ناش ہو جاتے ہیں استھر کوئی
نہیں رہتا۔ بڑا دکھ ہے کہ میں بھی اگیانی کی طرح شیگھر آدک سکھ
کو تیاگ کر چھن بھر میں مٹ جانے والے سنساری سکھ کے نمت جتن

کرتا ہوں سنسار روپی ایک برچھ ہے اور ہزاروں شاخوں پتوں
پھولوں پھلوں سے بھرا ہوا ہے اِس سنسار روپی برچھ کی
جڑ من ہے وہ سنکلپ رُوپی جل سے وستار کو پراپت ہوا ہے
اور سنکلپ کے اُپشم ہونے سے مِٹ جاتا ہے اس لئے جس طرح
یہ مٹ جائے وہی اُپائے میں کروں گا۔ ایسے سنسار کی پرِیت کو
میں نے بہت دنوں تک بھوگا ہے اب میں بھوگ سے رہت ہوتا
ہوں۔ اب میں نے اپنے چور آپ ہی دیکھ لئے ہیں جس کا نام من ہے اُسی
کو میں ماروں گا اس من نے مجھ کو بہت دنوں تک مارا ہے۔ اتنے
دنوں تک میرا من روپی موتی اببدھ رہا تھا اب میں اس کو بیدھتا
ہوں ارتھات اب تک آتم بچار سے رہت تھا سو اب اس کو آتم بچار
میں لگاتا ہوں ہے جیت تو جس جس دشا میں گرا ہے اور جو بھوگ بھوگے
ہیں وے سب جھوٹے ہیں ترپت تو کسی سے نہیں ہوتی۔ جیسے سُوکھا
ہوا پتہ ہوا میں پڑا ہوا نہیں ٹھہرتا تیسے ہی تو ایک چھن بھر بھی نہیں
ٹھہرتا! ناریوں تیرے لشیوں کی اور دوڑتا ہے اور مست ہاتھی کی طرح
جھومتا ہے۔ جیسے ہرن مرتھل کی ندی کو دیکھ کر دوڑتا ہے اور شانت
نہیں ہوتا اسی طرح تو بھی لشیوں کی اور ترشنا کرنے سے شانت
نہ ہوگا۔ اس سے اون کی اچھا تیاگ کر اور جو پرم آتم تتو ابناشی
سب اوستھا میں ایک رس اور ست ہے اس کو گرہن کر تب سب
دُکھ تیرے مِٹ جائیں گے۔ تیرے ساتھ میں ملا تھا تب میں نے بھی
دُکھ پایا۔ تو اگیان سے پیدا ہوا ہے اور جو تیرے ساتھ ملتا ہے وہ
دُکھ ہی پاتا ہے۔ جیسے جلتی ہوئی لاکھ جس کے شریر کے ساتھ اسپرش

کرتی ہے اُس کو جلاتی ہے تیسے ہی جس کو ینتراسنگ ہوا ہے وہ دُکھ
پاتا ہے۔ ہے من! تیرا جینا جو ہے وہ مرنے برابر ہے اور جو مرنا ہے وہ
جینے برابر ہے۔ اس پرکار بچار کر راجہ جنک چُپ ہو رہا اور من کی چنچلتا
کو تیاگ کر جیسے تصویر لکھی ہوتی ہے تیسے ہی ہو گیا۔ جو کچھ اشٹ انشٹ
کی باسنا تھی وہ چت سے تیاگ دی۔ دن کو شاستر کے موافق کریا
کیا کرے اور رات کو لیلا کر کے دھیان میں استھت ہو۔ مُنی کو سم
رس کر کے اس پرکار چت کو بودھ کیا کرے کہ ہے چنچل روپ چت
پرمانند سوروپ جو آتما ہے وہ کیا سکھ ایک تجھ کو نہیں بھاستا
جو تو اس متھیا سنسار کے سکھ کی اچھیا کرتا ہے۔ ہے مُورکھ چت جیوں
جیوں تو سنکلپ لیلا سے اُٹھتا ہے تیوں تیوں سنسار کا دُکھ
بڑھتا ہی جاتا ہے۔ جو تجھ کو اس سے کچھ سانرپراپت ہو تو البتہ
اوس کا آشرے کر پر یہ تو چھن بھر میں مٹ جانے والا ہے اور دکھ
کی کہان ہے۔ اسکا بھروسہ چھوڑ کر آتم تتو کا بھروسہ کر اور شدھ
نرمل ہو کر جگت میں رہ تب تجھ کو دکھ اسپرش نہیں کرے گا۔ یہ جگت
است روپ ہے اور تو ست روپ ہے است اور ست کا میل کیسے
ہو۔ مردہ اور زندہ کا کبھی میل ہوا ہے۔ اس سے تو موڑھ مت ہو
سمدر کی طرح شانت روپ اپنے آپ میں استھت ہو اور سنسار
کی بھاونا چھوڑ کر مان موہ مل کو تیاگ دے اس پرکار بچار کرتے کرتے
راجہ کے من کی جو سنکلپ برتی تھی وہ جاتی رہی اندریوں کے
اشٹ انشٹ بھیول کی پریت میں سکھ دکھ مٹ گیا اور سدا سمان
رہ کر وہ پرکرت بیوہار کرنے لگا۔ کوئی کام بنجائے یا بگڑ جائے دکھ

سُکھ کسی میں کبھی نہ کرے اور کام کرتا ہوا دیکھ پڑے پرنت ہردے
سے کچھ نہ کرے ۔ آنے والی بات کی اچھیا نہ کرے اور گذری ہوئی
کی چنتا نہ کرے ۔ جو کام آجاوے اوس کو شاستر کے موافق کر دیوے
اس طرح اپنے بچار کے بل سے اوس نے آپ ہی پانے جوگ پد کو
پایا ॥

اتنا کہہ کر بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ میں نے تم سے راجہ
جنک کا برتانت کہا ہے اس کو من میں بچار دو ۔ یہ جیو آتم پد کو تب
تک نہیں پاتا جب تک ہردے میں اپنا پرشارتھ روپی بچار نہیں اپجتا
جب اپنا بچار روپی پرشارتھ جاگے تب سب دکھ مٹ جاویں اور
پرم سمپدا کو پراپت ہو ۔ ہے رام جی ایسا پد شاستر ارتھ اور پن کرم
کرنے سے بھی نہیں پراپت ہوتا جیسا اپنے ہردے میں بچار کرنے سے
ہوتا ہے وہ پد نرمل اور اچل ہے اور ہردے کی تپن کو مٹاتا ہے
ہے رام جی بدھ کے بچار روپی پرکاش سے ہردے کا اگیان نشٹ
جاتا ہے اور کسی اُپائے سے نہیں مٹتا ۔ سنسار روپی سمندر کے ترنے
کو اپنا بدھ روپی جہاز ہے اور تپ اور تیرتھ آدک شبھ آچار سے
جہاز چلتا ہے جو تھوڑی بدھ بھی سمت مارگ کی اور ہوتی ہے تو بھی
بڑے سنکٹ کو دور کرتی ہے جیسے چھوٹی بیڑی بھی ندی سے پار
اُتار دیتی ہے ۔ ہے رام جی جو بدھ سے رہت مورکھ ہے اُس
کو تھوڑی آپدا بھی بہت دکھ دیتی ہے جیسے تھوڑی ہوا بھی تنکے
کو بہت بھرماتی ہے اور جو بدھمان ہے اوس کو بڑی آپدا بھی دکھ
نہیں دیتی جیسے بڑی ہوا بھی پربت کو اُڑا نہیں سکتی ۔ اسی کارن چاہیے

کہ پہلے سنتوں کا سنگ اور ست شاستروں کا بچار کرے اور بدھ کو بڑھاوے۔ جب بدھ ست مارگ کی اور بڑھے گی تب پرم گیان پراپت ہوگا۔ جیسے کسان پہلے ہل آدک سے پرتھوی کو شدھ کرتا ہے پھر بیج بوتا ہے اور جب جل دیتا ہے اور ناش کرنے والی چیزوں سے کھیت کو بچاتا ہے تب پھل کو پاتا ہے تیسے ہی جب شاستر کے موافق گنوں سے بدھ نرمل ہوتی ہے تب شاستر کا اوپدیش روپی بیج ملتا ہے اور پھر ابھیاس بیراگ کرکے پرم پد پراپت ہوتا ہے ؛

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی اس پرکار راجہ جنک کی طرح تم بھی اپنے آپ سے آپ کو بچارو۔ جب تک اپنے آپ سے آتم دیو پرسن نہ ہو تب تک اندری روپی دشمنوں کے جتنے کا جتن کرو اور جب آتم دیو جو سرب پرماتما اور ایشوروں کا بھی ایشور ہے پرسن ہوگا تب آپ ہی سوہنگ پرکاش دیکھےگا اور اس کے درشن ہونے سے تم چنچل روپی سنساری جیودں کو دیکھ کر راجا جنک کی طرح ہنسو گے۔ ہے رام جی سنسار کے ڈر سے جو جیو ڈرے ہوئے ہیں اون کو اپنی رچھا کرنے کو اپنا ہی پرشارتھ ہے اور دیو یا کرم یا دھن یا بھائی بندھ کسی سے رچھا نہیں ہوتی۔ تم پرم ببیک کا آشرے لو اور جیسے اپنے بچار سے راجہ جنک نے اہنکار باسنا کو تیاگ کیا تیسے ہی تم بھی کرو تم ایسا سمجھو کہ نہ میں ہوں نہ کوئی اور ہے نہ ست ہے نہ است ہی جب ایسی بھاؤنا درڑھ ہوگی تب من شانت ہو جائے گا اور بدھ جو باہے بدھ جو اشٹ پدارتھوں میں ہوتی ہے اسمیں نہ ڈوبو گے۔ ہے رام جی تم سب کام کرو پر بھیتر سے سب است روپ جانو تب دکھ کوئی نہ ہوگا

جیسے آکاش سب کہیں رہتا ہے پر کسی سے اسپرش نہیں کرتا تیسے ہی باہر سے سب کام کر دیر نت من جیسے کسی میں نہ دہ مان نہ ہو سنسار کی باسنا کو تیاگ دینے ہی کا نام مکت ہے۔ ہے رام جی جو ہیدیا دے بدھ سے رہت گیا نوان ہوتا ہے اس پُرش کو بھوگوں میں نرس رہنا دیہہ کے ابھمان سے رہت بے ڈر ہونا۔ کوئی اچھا نہ رکھنا۔ اہنکار کا نہ ہونا۔ آپ کو سدا اکرتا جاننا۔ بھلے برے کے ملنے میں سم چت رہنا۔ سدا آنند سوروپ رہنا۔ سب جیوؤں میں متر بھاؤ رکھنا اور میٹھے بچن بولنا ایسی ایسی شکت اگر پراپت ہوتی ہیں اور من کا من بھاؤ شانت ہو جاتا ہے۔ ہے رام جی من ہی جگت کا بیج ہے اس من کے برابر دوشٹ اور کوئی تینوں لوک میں نہیں ہے۔ اس کے لین کرنے کے دو اُپائے ہیں ایک تتو گیان دوسرا پران کا روکنا۔ جب پران شکت کا روکنا ہوتا ہے تب من بھی لین ہو جاتا ہے اور جب شاستروں کے دوارا برہم تتو کا گیان ہوتا ہے تب بھی من لین ہو جاتا ہے۔ پران کس کا نام ہے اور من کس کو کہتے ہیں وہ بھی سنو۔ ہردے کوش (خزانہ) سے نکل کر جو باہر جاتا ہے اور پھر باہر سے بھیتر آتا ہے وہ پران ہے۔ شریر بیٹھا ہے اور باسنا سے جو دیش میں پھرا کرتا ہے اس کا نام من ہے اس کو جوگ ابھیاس کر کے باسنا سے رہت کرنا اور پران بایو کو استھت کرنا یہ دونوں اُپائے ہیں۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی سنسار روپی سمندر میں راگ دویش روپی بڑے ترنگ اُٹھتے ہیں اور ان میں وہ پرش بہہ جاتے ہیں جو من کو جڑ روپ بودھ نہیں جانتے اور ان کو جو آتم روپ پھیلا ہر

وہ نہیں پراپت ہوتا۔ یہ بچار اور ببیک کی بانی ہیں نے تم سے کہی ہے
سو تم (الیوا) کے جوگ ہے۔ جن موڑھ جڑوں کو من کے جیتنے کی سامرتھ
نہیں اون کو یہ نہیں سوہتی۔ جیسے جنم کے اندھے کو سُندر پہولوں
کا بن دکھائیے تو نشپھل ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ دیکھ نہیں سکتا تیسے
ہی جو من کو جیت نہیں سکتے اور اندریوں کے بس میں ہیں ان کو آتم
بودھ کا اُپدیش کچھ کام نہیں کرتا۔ ہے رام جی من مہا تُچھ (بالکل
ناچیز) ہے جو چیز کچھ نہیں اسکا جیتنا کیا مشکل ہے۔ جیسے سپنے کا
نگر پاس ہی ہوتا ہے اور دیر تک بھی رہتا ہے پر جاگ کر دیکھیے تو کچھ
نہیں تیسے ہی من کو جو بچار کر دیکھئے تو کچھ نہیں۔ جو گیانی پرش ہیں
وہ اپنے آپ سے آپ دیا کر کے اپنے کو سنسار سمدر سے پار
کرتے ہیں اور جن مورکھوں نے چت کو نہیں جیتا وہ سب پشو کی
طرح ہیں۔ ہے رام جی موڑھ اور پشو میں کچھ بھید نہیں اور انکو
ہماری کتھا کا اُپدیش نہیں۔ وے دیکھنے ہی بھر کو منکھ ہیں پرنت
منکھ کا ارتھ ان سے کچھ سدھ نہیں ہوتا۔ جیسے گلے میں رسّی ڈالکر
پشو کو جہاں کھینچتے ہیں وہاں لے جاتے ہیں تیسے ہی وے جہاں چت
کھینچتا ہے وہاں چلے جاتے ہیں۔ ہے دشمنوں کے ناش کرنے والے
شری رام چندر جی اپنے ہی سنکلپ سے چت بڑھتا ہے اس لئے
اس سنکلپ کو جلد تیاگ کرو تب چت شانت ہوگا۔ یہ گنوں کا سمبندھ
میں نے تم سے کہا ہے کہ جگت کا آشرے کرنا بندھن ہے اور
اس سے رہت ہونا موکش ہے آگے جو اچھا ہو وہ کرو۔ میں آتما
نہیں جیو ہوں اس کلپنا کا نام چت ہے اس سے بہت دکھ پراپت

ہوتے ہیں۔ جب یہ نشچے ہو کہ میں آتما ہوں جیو نہیں ہوں آتما ست ہے اس سے الگ کچھ نہیں اسی کا نام چت اپشم ہے۔ رہے بلوانوں میں اُتم ہے پاپ شری رام چندر جی جب تمہارے ہردے روپی گھر سے بتیال روپی چت نکل جائے گا تب تم دکھوں سے رہت ہو کر استھر ہو جاؤ گے اور پھر تم کو چنتا اور گھبراہٹ کچھ نہ بیاپے گی۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جن کا ہردے مکت سروپ ہے اون مہاتما پرشوں کا یہ سبھاؤ ہے کہ اسمیک درشٹ اور دیہہ ابھمان سے نہیں رہتے پر لیلا کے طور پر جگت کے کاموں کو کرتے ہیں۔ سنسار میں وے دکھی کبھی نہیں ہوتے اور نہ کسی پدارتھ میں آنند وان ہوتے ہیں۔ نہ کسی کی اچھا کرتے ہیں اور نہ شوک کرتے ہیں چپ چاپ رہ کر جو کام آ جائے اُسی کو کرتے ہیں۔ ایسے گیانوان پرش سنسار کے کسی پدارتھ سے گھبراتے نہیں اور کسی پدارتھ کے نہ ہونے میں دُکھی بھی نہیں ہوتے وے تو آکاش کی طرح آتما کو بیاپک دیکھتے ہیں اور سمجھائی ہیں بندھ اُدک جیوؤں کو است روپ جانتے ہیں۔ ہے رام جی اس پرسنگ پر ایک پُرانا اتہاس ہے جو ایک بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی سے کہا ہے وہ تم سنو۔ اسی جمبودیپ کے کسی استھان میں گنگا جی کے کنارے ایک بڑا تپسوی استری سہت تپ کیا کرتا تھا اور اس کے مہا سندر دو پُتر پُن اور پاون تھے۔ جب کچھ سمے بیت گیا تب پُن نام بڑا پُتر گیانوان ہوا پر پاون اردھ پربدھ اور لولپ اوستھا میں رہا۔ جب کال

جگ کے پھرتے ہوئے کئی برس بیت گئے تو اس بڑے تپسوی
کاشیر بوڑھا ہو گیا اور جیسے سانپ کینچلی کو تیاگ کر دیتا ہے
تیسے ہی پربت کی کندرا میں اُس نے شریر کو اُتار دیا اور کلپنا سے
رہت اچنت گیاتر ستا سوروپ میں استھت ہوا اور راگ دویش
سے رہت جو پد ہے اُس میں وہ پراپت ہوا۔ تب اوس کی استری
نے بھی بہت دنوں تک جوگ کرم کر کے اپنا شریر پران اور پون
کو بس کر کے تیاگ دیا اور اپنے پتی کے پد کو پہنچ گئی۔ جب دونوں بدیہہ
مکت ہوئے تو پُن جو بڑا پُتر تھا اُن کے دیہک کرم میں تھا وہاں
ہو کر کرم کرنے لگا پرنت پاون نام پتر ماتا پتا کے بنا بہت دُکھی
ہو کر بارے شوک کے بیاکل چت ہو گیا اور بن کنجوں میں پھرنے
لگا۔ پُن یہ دیکھ کر جہاں چھوٹا بھائی دُکھ سے بلاپ کر رہا تھا وہاں
آیا اور کہنے لگا کہ ہے بھائی تم شوک کیوں کرتے ہو جو برسات کے
میگھوں کی طرح آنسوؤں کی دھارا بہاتے ہو۔ ہے بُدھوان تم کس کا
شوک کر رہے ہو تمہارے پتا اور ماتا تو آتم پد کو پراپت ہوئے ہیں
اون کی سوچ تم کس واسطے کرتے ہو۔ یہ کیا بھاؤ نا تم نے باندھی
ہے سنسار میں جو شوک موکش دایک ہے وہ تم نہیں کرتے اور
جو شوک کرنے جوگ نہیں وہ کرتے ہو۔ نہ وہ تمہاری ماتا تھی
نہ وہ تمہارا پتا تھا نہ تم اون کے پُتر ہو۔ کئی تمہارے ماتا پتا
ہو گئے ہیں اور کئی پُتر ہو گئے ہیں بے گنتی بار تم اون کے پُتر ہوئے
ہو اور بے گنتی اُنہوں نے پُتر پیدا کئے ہیں اور بے گنتی پُتر
متر بھائی بندھ تمہارے جنم جنم میں ہو چکے ہیں۔ جیسے رُت رُت

میں بڑے بڑے برچھوں کی ڈالیوں میں پھل پیدا ہوتے ہیں اور
نشٹ جاتے ہیں تیسے ہی جنم اور مرن ہوتے ہیں تم کیوں اسطے ماتا او
پتا کے اسنیہ میں سوچ کرتے ہو جو تمہارے اور ہزاروں ماتا اور
پتا ہو کر پہلے بیت گئے ہیں ان کا افسوس تم کیوں نہیں کرتے جو اس
جنم کے ماتا پتا کا شوک کرتے ہو تو اون کا بھی کرو۔ ہے مہا بھاگ
یہ جو جگت تم کو دکھائی پڑتا ہے سو جاگرت بھرم ہے۔ پرمارتھ
میں نہ کوئی جگت ہے نہ کوئی پتر ہے نہ کوئی بھائی بندھو ہے۔
جیسے مرتھل میں بڑی ندی بھاستی ہے پرنت اس میں پانی کا
ایک بوند بھی نہیں ہوتا تیسے ہی واستو میں جگت کچھ بھی نہیں ہے
ایک اننت چدآکاش آتم ستا سربدا ہے۔ اس میں تیری ماتا کون اور
پتا کون یہ سب متھیا بھرم سے بھاستا ہے واستو میں کچھ نہیں
اس بھرم کو تیاگ کر کے تتو کا بچار کرو۔ متھیا بھاؤنا کر کے ماتا پتا
کے لئے کیوں شوک وان ہوتے ہو۔ ہے بھائی میں سوکشم اور
نرمل بدھ سے دیکھتا ہوں کہ ایک گیان کے بنا تم نے کتنے ہی جنم
پائے ہیں ان جنموں کو جان کر تم کس کس باندھو کا شوک کرو گے
اور کس کس سے اسنیہ کرو گے۔ ہے بھائی تو پرمارتھ درشٹی سے
بچار کر کے دیکھو یہ جگت اپنے سنکلپ سے اپجا ہے اصل میں
ست پدارتھ کوئی نہیں اس کارن سب کو تیاگ کر اپنے سروپ
میں استھت ہو جاؤ۔ جو آتم درشی پرش ہیں اون کو کوئی کرم اسپرش
نہیں کرتا۔ جیسے درپن میں پرتبمب آپڑتا ہے تو درپن اپنے [illegible]
رنگ سے رنگا نہیں جاتا تیسے ہی گیان رکھنے والا پرش راگ

دویش کے رنگ میں رنگ نہیں ہوتا۔ اُس کا ہردے روپی کمل
سب اچھا اور نیں میرا سے رہت سدا اپنے سوروپ میں سنتشٹ
رہتا ہے۔ جب اس پرکار مُنی نے پاون سے بودھ کیا تب
بیاولی بودھ وان ہوا اور دونوں گیان وان اور نِر اچھت آنند
پُرش ہوکر بہت دنوں تک بچرتے رہے اور پھر بدیہہ مکت ہوکر
نِربان پد کو پراپت ہوئے۔

ہے رام جی جیسے وے منتر بان دہو دھن آدک کے اسنیہ
سے رہت ہوکر بچرے تیسے ہی تم بھی اسنیہ سے رہت ہوکر بچرو
اور جیسے اُنہوں نے بچار کیا تھا تیسے ہی تم بھی بچار کرو۔ اس متھیا
روپ سنسار میں کس کی اچھیا کرے اور کِسکا تیاگ کرے ایسا
بچار کر تمام خواہشوں اور ترشنا کو من سے نکال دبوے یہی اُپکھشا
ہے۔ ہے رام جی طرح طرح کے دُکھ اور شنکشٹ اور اسنیہ آدک
والا جو لکار روپی سمندر ہے اس سے پار اُتارنے والا بیڑا ایک اپنا
دھیرج ہی ہے اور کوئی اُپائے نہیں۔ سو دھیرج کیا ہے کہ درشیہ
جگت سے بیراگ اور ست شاستر کا بچار اِن اُتم گنوں کے ابھیاس
سے آتم پد کی پراپت ہوتی ہے۔ ہے رام جی جب من کو ترشنا
اِبھتی ہے تب وہ دین (عاجز) ہو جاتا ہے اور جو کوئی دیکھنے میں
نِردھن اور کرپن جان پڑتا ہے پر ہردے میں ہر قسم کی ترشنا
سے رہت ہے وہ بڑا ایشورج وان ہے۔ ہے رام جی چندرما
اور ہمالے پربت بھی ایسا شیتل نہیں اور کیلے کا برچھ اور چندن
بھی ایسا شیتل نہیں جیسا چت ترشنا سے رہت ہوتا ہے۔ پورنماسی

کا چندرما اور چھیر سمدر بھی ایسا سُندر نہیں اور شری لچھمی جی کا مکھ بھی ایسا نہیں جیسا اچھیا سے رہت من شو بھایمان ہوتا ہے۔ اس پر ایک اور برتانت راجہ بل کا میں کہتا ہوں وہ سنو اوس سے پوتر بودھ پراپت ہوگا۔

ہے رام جی اس جگت کے نیچے پاتال ہے وہ استھان مہا چھیر سمدر کی طرح اُجل اور نرمل ہے وہاں دیتوں میں اُتم برو چن کا پُتر راجہ بل رہتا تھا جسنے تینوں لوک کو جیت کر دس کروڑ برس تک راج کیا اور طرح طرح کے بھوگ بھوگے۔ ایک سمے ان سب سے گھبراکر سمیر پربت کے کنگورے پر وہ اکیلا جا بیٹھا اور سنسار کی استھت کو اس پرکار بچار نے لگا کہ اِس بڑے چکرورتی راج سے مجھ کو کیا پر لوجن ہے اس میں میں بہت دنوں تک بھوگ بھوگتا رہا ہوں پرنت شانت نہیں ہوئی۔ یہ بھوگ پیدا ہوکر پھر نشٹ جاتے ہیں پرنت بار بار میں وہی کرم اور وہی بیوہار کرتا ہوں اور دن رات اسی کام کے کرنے میں مجھے شرم بھی نہیں آتی۔ اس لئے جوان سے بڑھ کر رمنیک اور ابناشی پد ہو اوس کو میں بچار کروں۔ میرا پتا برو چن آتم تتو کے جاننے والا تھا اوس سے جب میں نے پوچھا تھا کہ ہے بھگون جہاں سب دُکھوں اور سکھوں کا انت ہو جاتا ہے اور سب بھرم اور موہ نشٹ جاتا ہے وہ کون استھان ہے اور کس طرح پراپت ہوتا ہے تب اُنہوں نے کہا تھا کہ ہے پتر جو تو نت سُکھ چاہتا ہی تو جس من نے جگت رُوپ رکھا ہے اوس کو جیتنے کی جتن کرا در

بڑے کشٹ اور چلیشٹا کرکے بھی اس کو بس میں کرے۔ ہے پُتر من
کا جیتنا کٹھن ہے پرنت جگت سے بس میں ہو جاتا ہے۔ شبد اسپرش
رُوپ رس گندھ کی سر بدا سب اور سے اچھیا تیاگ: یعنی
ارتھات اُن کو ناش ونت اور بھرم رُوپ جاننا ہی من کے جیتنے
کی پرم جگت ہے۔ یہ جگت بڑی کٹھن ہے اور بڑے دُکھ سے
پراپت ہوتی ہے پرنت آہستہ آہستہ ابھیاس کرنے سے اور برکت
یعنی آزاد رہنے سے یہ جگت سب اور سے پرگٹ ہو آتی ہے جب
تک لشیوں میں موہ اور پریت ہے تب تک سنسار کی مایا بچھر مایا کرتی
ہے اور دُکھ ایک ہو کر سانپ کی طرح بکھ پھیلاتی ہے پرنتو پرماتما
کے دیکھنے سے ترشنا دُور ہو جاتی ہے اور ترشنا کے تیاگ دینے
سے آتما کا درشن ہوتا ہے۔ جیسے ناؤ کو ملاح لے جاتا ہے اور ملاح
کو ناؤ لے جاتی ہے ویسے ہی پرماتما کا درشن ہوتا ہے اور بھوگوں کا
تیاگ بھی ہوتا ہے۔ ہے پُتر جیو دل کو آنند آتم لشبرانت کے سوائے
نہ تپ سے پراپت ہوتا ہے نہ دان یا تیرتھ آدک سے پراپت
ہوتا ہے جب آتم سوبھاؤ کا درشن ہوتا ہے تب بھوگوں سے
برکتتا اُپجتی ہے۔ اور آتم سوبھاؤ کا درشن اپنے پرجتن بنا اور کسی
جتن سے نہیں پراپت ہوتا اس سے تم پُرش پرجتن کا آشرے کرو
اور دانتوں سے دانتوں کو پیس کر بھوگوں کی پریت تیاگ کرو
جب سمے پا کر لشیوں سے برکت چت ہو گا تب بچار کے لبش سے
پرم پد ملے گا۔ جب اس پرکار تتو کے جاننے والے راجہ بل نے
بچارا تب وہ سب کلپنا اور چنتا چیت سے رہت نہ سنتاں

ہو کر استھت ہوا اور دھیاتا جو ہے اہنکار اور دھیان جو ہے
من کی برت اور دھیئے جسکو دھیاتا تھا ان تینوں سے رہت
ہوا اور اُس کے من سے سب باسنا نشٹ ہو گئی۔

بششٹھ جی کہتے ہیں۔ کہ ہے رام جی میں نے راجبل کے
گیان پراپت ہونے کا کرم برتانت کہا ہے اسی درشٹ کا آشر
کرکے تم بھی استھت ہو۔ جیسے راجبل نے دس کروڑ برس تک
تینوں لوک کا راج کیا اور انت میں برکت ہوا تیسے ہی تم بھی بھوگوں
سے برکت ہو جاؤ۔ جب جب پدارتھ میں من لگے اوس اوس سے
نکال کر آتم تتو میں لگاؤ جب اس پرکار تم درڑھ ابھیاس کروگے
تب من جو سنسار تھی ہے وہ باندھا جائے گا اور آتما کا ساکشات
کار ہوگا۔ ہے رام جی میں تمہیں گیان پراپت ہونے کے نمت ایک
اور برتانت بھی سناتا ہوں۔

پاتال میں ایک ہرنیہ کشپ نام دیت بڑا بلوان ہوا ہے وہ
سب دیتوں اور تینوں لوک کا مالک ہوا اور دشٹ کرموں سے
دیوتاؤں کو دکھ دینے لگا۔ سمے پاکر اوس نے کئی پتر پیدا کئے
جنہیں سے سب سے بڑے پتر پرہلاد جی سب سے ادھک ایشور کا شناسا
ہوئے۔ ہرنیہ کشپ اپنے کل کی ریت اوس کو سکھلانے لگا لیکن
پرہلاد جی نے نہ مانا۔ ہرنیہ کشپ نے بہت طرح کے ڈنڈ بھی اُنکو
دئے پرنتو چونکہ پرہلاد جی وشن بھگوان کی آرادھنا کرتے تھے
اس کارن کسی ڈنڈ کا دکھ اون کو کچھ نہ ہوا۔ تب ہرنیہ کشپ اپنے
ہاتھ میں تلوار لے کر کہنے لگا کہ ہے دشٹ تیرا ایشور کہاں ہے

جسکا تو ارادھن کرتا ہے۔ میرے سوائے دوسرا ایشور کون
ہے۔ پرہلاد جی نے کہا کہ میرا ایشور سرب بیاپک ہے۔ تب ہرنیہ
کشپ نے کہا کہ اس کھمبے میں کہاں ہے جو ہے تو دکھاوے اور
جو نہ دکھاوے گا تو تجھ کو ماروں گا۔ تب سرب بیاپک لشن بھگوان
کھمبے سے بھاسنے لگے اور بڑا شبد ہونے لگا۔ پھر اوس کھمبے کو
پھوڑ کر بڑی بڑی کھمبا اور تیز ناخنوں سہت مہا بھیانک روپ سے
لشن بھگوان نے نرسنگھ روپ پرگٹ کرکے ہرنیہ کشپ کو ناخنوں
سے چیر ڈالا اور دیتوں کے بہت سے گروہ مارے گئے کتنے
ہی بھاگ گئے کتنے دشا بدشا کو دوڑ گئے۔ جیسے ہوا کے مارے
پچھّر اُڑ جاتے ہیں اس طرح دیتوں کو ناش کرکے لشن بھگوان
انتردھیان ہو گئے۔ کچھ دیت جو رہ گئے تھے وہ دکھ کملائے
ہوئے پرہلاد جی کے پاس آئے۔ اور ہرنیہ کشپ کے مارے
جانے پر بہت دکھی ہوئے۔ تب پرہلاد جی ان سے کہنے لگے کہ اب
تم اپنی رچھیا کے لئے کون اپائے کروگے دیتوں کے ناش
کرنے والے لشن بھگوان مہا بھگوان مہا بلوان ہیں۔ جب
دیت لوگ بڑھتے ہیں تب لشن بھگوان آکر اون کو ناش کر دیتے
ہیں اور جیسے کملوں پر پربت آگرے تیسے ان کو پیس ڈالتے ہیں
ہمارا پتا جو بڑا بلوان تھا اور جسنے تینوں لوک کے راجا اور سب
دیتوں کو بش کر لیا تھا اُس کو بھی اُنہوں نے مار ڈالا تو ہمارا
ملنا کون کٹھن ہے۔ یہ تو جابلی ہیں ان کو ہم نہیں جیت سکتے
اس لئے میں ایک اپائے تم سے کہتا ہوں اُس سے لشن بھگوان

لبش میں آجاویں گے۔ وہ اُپائے یہ ہے کہ لبشن بھگوان جو سرب آتما
اور سب کے پرکاشک اور سب کے کارن ہیں اون کی ہی شرن
ہو جائیں اور ہماری کوئی گت اور آشرے نہیں ہے۔ ہے دیت
لوگو! ان سے بڑھ کر اور کوئی تینوں لوک میں نہیں ہے جگت کی
اُتپت اور استھت اور پرلے کے کارن وہی لبشن بھگوان ہیں انہیں
کے دھیان میں لگ جاؤ اور ایک پل بھر بھی ان کے دھیان سے
نہ اُترو۔ میں بھی ان کے دھیان میں لگتا ہوں۔ وہ نارائن اجنما
پُرش ہیں اور میں سدا اُن کی شرن میں ہوں اور سب پرکار سے
نارائن میں ہوں۔ اوم نمو نارائینائے۔ یہ منتر سب ارتھوں
کو سدھ کرتا ہے اس منتر کے دھیان جاپ کرتے ہوئے وہ ہمارے
ہردے میں اسپھرن روپ ہوں گے۔ وہ ہر سب کے آتما ہیں
پرتھوی بھی ہر ہے یہ سب جگت بھی ہر ہے میں بھی ہر ہوں آکاش
بھی ہر ہے اور سب کا آتما بھی ہر ہے۔ اُلبشن ہو کر جو لبشن بھگوان کا
پوجن کرتے ہیں وے پوجن کا پھل نہیں پاتے اور جو لبشن ہو کر لبشن بھگوان
کا پوجن کرتے ہیں وے پرم اُتم پھل پاتے ہیں۔ اس سے میں
لبشن روپ ہو کر استھت ہوتا ہوں۔

لبششٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی اس پرکار پرہلاد جی نے اپنا
نارائن سوروپ کر کے دھیان کیا اور لبشن بھگوان کی پوجا کی اور بدھ
کے ساتھ اُتم شاستروں کا پاٹھ کرنے لگے۔ جب پاٹھ کر کے نشچنت
ہوئے تب بچارنے لگے کہ میرے پتا بڑے نیچ بدھ تھے جو ایسے بڑے
البشورج کو تیاگ کے تچھ البشورج میں پڑے تھے۔ کہاں یہ مہادرشٹ

سب کا کرتا برہم روپ اور کہاں وہ سنسار بھرم کا راج انت روپ
سکھ بھوگ دکھ رایک۔ اس جگت روپی ڈرشی میں کئی برس تک ہرنیہ گربھ
نے راج سکھ بھوگا پرنت انتم جو شانت سکھ ہے اوس کو نہ پایا
ادمیاں نے ایک جگت کا راج کیا ہے پرنت جو سینکڑوں جگت کا
راج سکھ ہو تو بھی بے مزہ ہے اس سے وہ سمتا روپ جو آتما
نند ہے سو نہیں پراپت ہوتا۔ جب اس آتمانند کے مزہ کا جگیان
ہو تب پراپت ہو اور طرح نہیں پراپت ہوتا۔ جس پرش کو بڑے
اندریوں کے سکھ اور بڑے ایشورج پراپت ہوئے ہیں پر سمتا
سکھ سے رہت ہے تو جانئے کہ اون کو کچھ ایشورج اور سکھ نہیں
ملا۔ اور جن کو کچھ ایشورج اور سکھ نہیں پرنتو سمتا سکھ ملا ہے اونکو
سب کچھ ملا جانئے وے پرم امرت سے پورن ہیں۔ اور اکھنڈ سکھ جو
آتما ہے اس پرم سکھ کو پراپت ہوئے ہیں۔ جو اکھنڈ سکھ کو چھوڑکر
ناش وان سکھ کو لیتا ہے وہ مورکھ ہے جیسے اونٹ دوسرے
پدارتھوں کو تیاگ کر کانٹوں کے پاس دوڑتا ہے اور دوسرا ایشٹ
نہیں دوڑتا تیسے ہی مورکھ کے سوا اور ایسا کون ہے جو آتم سکھ کو
تیاگ کر جلتے ہوئے راج سکھ میں رمے اور امرت کو تیاگ کر کانٹے
اور نیم کو چبا دے۔ میرے پتا اور جو سب مورکھ ہو گئے ہیں وہ اس
پرم امرت درشٹی کو تیاگ کر راج روپی کانٹے میں پرورت کرتے گئے
ہیں۔ سنسار سمندر روپی جو امرن روپی جل سے پار اتارنے والا
آتما ہے جو شریر روپی کملوں کے چھیدوں کا بھونرا ہے اور
جب کوئی ذرا بھی یاد کرتا ہے تو اسی گھڑی وہ اس کے سامنے

آجاتا ہے۔ جیسے پھولوں میں سگندھ اور تلوں میں تیل رہتا ہے
ویسے وہ دیو پرماتما دیہوں میں استھت ہے پر اِچار کے بنا سے جانا
نہیں جاتا۔ جب وچار پیدا ہوتا ہے تب آتم دیو کے درشن سے پرم
آنند ملتا ہے۔ اور سب باندھوپن نشٹ ہو جاتا ہے۔ یہ بڑا اَچرج
ہے کہ آتما کے اگیان سے موڑھ دُکھ پاتا ہے اب میں نے آتم تتو کو
دیکھا ہے اس سے میرا بھرم شانت ہو گیا ہے۔ اب مجھ کو نہ کچھ
بھوگوں کے گرہن کرنے کی اچھیا ہے نہ تیاگ کی اچھیا ہے جو ہاوے
سو جاوے اور جو آوے سو آوے۔ جس دیہہ میں پریت کرنے سے
طرح طرح کی باسنا اٹھتی ہے وہ دیہہ بھرم میرا نشٹ گیا ہے۔ انمول
دنوں تک مجھ کو اگیان روپی شترو نے مار رکھا تھا اب میں نے اپنے
کو جانا ہے اور اب میں اوس کو مارتا ہوں۔ موہ روپی درشٹ میری
شانت ہو گئی ہے اور بیبیک روپی دھن مجھ کو ملا ہے۔ پنچ گت کا
کارن جو اہنکار ہے اوس کو میں نے دور سے تیاگ دیا ہے اور اپنا
سوبھاؤ روپ جو آتم بھگوان سناتن برہم ہے جو پہلے اہنکار کے
بل سے بھولا ہوا تھا اوس کو اب بچار کر کے دیکھا ہے۔ اس سے
میرا ہردے شیتل ہوا ہے اور آشا روپی مرگ ترشنا شانت ہو گئی
ہے۔ ہے آتما تجھ کو نمسکار ہے جس سے اہنکار میگھ دور ہوئے اور
چت روپی ترنگ شانت ہوئے ہے چدآتما دیو تجھ کو تو بہت دنوں
سے پراپت ہو کر پرمانند ہوا ہے جو بکلپ روپی سمندر سے میرا اُدھار
کیا ہے۔ جو تو ہے سو میں ہوں اور جو میں ہوں سو تو ہے اب سب اور
سے میں تم کو دیکھتا ہوں اور تمہیں نت روپ سب جگہ موجود ہو تیری

اور میرے میں کتنے ہی جنموں کا بیج پڑا تھا پر اب کلیان ہوا جو تجھ
کو دیکھا ہے تو بہت نزدیک ہے اور پرم آنند سروپ ہے تجھ کو نمسکار
ہے ۔ جن بھوگوں کی میں ترشنا کرتا تھا وہ بھوگ اب موجود ہیں تو بھی
تیرے درشن سے رس نہیں دیتے اب جو میری دیہہ بہت دن تک
رہے یا ابھی نشٹ جائے تو مجھ کو ہان لابھ کچھ نہیں ۔ اب میں اپنی پہلی
اوستھا کو یاد کر کے ہنستا ہوں اور بھوگوں کو لیلا روپ جان کر سم
سمادھ میں استھت ہوا ہوں۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی! پرہلاد جی کو بودھ کی پراپتی کی
جو اوستھا میں نے تم سے کہی ہے وہ چندرما کے منڈل کی طرح شیتل
ہے اس کے بچار سے اگیان روپی پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں ۔ جو منکھ
بڑا پاپی ہو اور اس کو بچارے وہ بھی جلد ہی پرم پد کو پراپت ہو
اور جو پاپوں سے رہت ہے اس کی کیا بات کہئے ۔ ہے رام جی پرہلاد
جی کو جو کچھ پراپت ہوا وہ پرشارتھ سے پراپت ہوا پرشارتھ بنا
کچھ پراپت نہیں ہوتا ۔ پرہلاد جی نے جو پہلے اپنے آپ سے اپنی پریم
ستہ سنگت بشن بھگوان کی بھگتی میں لگائی سو آتم شکتی سے لگائی
آتما سے آپ ہی بردان پایا اور آپ ہی بچار کر اپنے من کو جیتا ہے بلجی
بے بچار والے کو بشن بھی گیان نہیں دیتے ۔ آتما کے شاکشات
کار میں مکھ کارن اپنے پرشارتھ سے اپجا ہوا بچار ہے اس سے
تم مکھ کارن کا آشرے کرو ۔ پہلے پانچوں اندریوں کو بس میں
کرو پھر چت کو آتم بچار میں لگاؤ ۔ جو کچھ کسی کو پراپت ہوتا ہے وہ
اپنے پرشارتھ سے ہوتا ہے پرشارتھ بنا نہیں ہوتا جو پرشارتھ

بنا خبار دہن مکت دیں تو لیش اور پنچھیوں کو کیوں نہیں درشن دیکر اُدہار کر دیتے۔ جو گورو اپنے پرشارتھ بنا اُدھار کریں تو اگیانی ابھیاری ادنٹ بیل آدک پشوؤں کو کیوں نہیں اُدھار کرماتے اس سے لبشن گرو آدک اور کسی سے پانے کی اچھیا بدھمان لوگ نہیں کرتے۔ ہے رام جی اپنے من کے سوستھ کئے بنا پرم سدھتا کی پراپت مہاتما پرش نہیں جانتے۔ جنہوں نے بیراگ اور ابھیاس سے اندری روپی دشمنوں کو بس میں کر لیا ہے وہ اپنے آپ سے اس کو پاتے ہیں اور کسی سے نہیں پاتے۔ ہے رام جی آپ سے اپنی ارادھنا اور ارچنا کرو آپ سے آپ کو دیکھو اور آپ سے آپ میں استھت رہو۔ جو پرانی لبشن بھگوان کے آگے پرارتھنا کرتے ہیں وے اپنے چت کے آگے کیوں نہیں کرتے۔ سب جیودں کے بھیتر لبشن بھگوان استھت ہیں اون کو تیاگ کر جو باہر کے لبشن بھگوان کے آشرے ہوتے ہیں وے بدھمان نہیں۔ ہردے گپھا میں جو چیتن تو استھت ہے وہ ایشور کا مکھ سناتن روپ ہے اپنے من کا روکنا ہی بیج ہے جو چیتن روپی کھیت سے پھول کر پھل دایک ہوتا ہے۔ ہے رام جی برہما لبشن مہیش کو بہت دنوں تک پوجتا رہے اور من اپشم اور بچار سہت نہ ہو تو دیوتا جو کرپال ہوں تو بھی اُس کو سنسار سمندر سے پار نہیں اُتارتے۔ اس سے یہ جو جگت کے پدارتھ دیکھنے میں سندر بھاستے ہیں اون کو تم اندریوں سے تیاگ کرو تب جنم کے نہ ہونے کا کارن جانو۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ سنسار مایا اننت ہے اور کسی

پرکار اس کا انت نہیں آتا۔ جب چت بس میں ہو جائے تب یہ نرت
ہو جاتی ہے اور طرح سے نہیں نرت ہوتی۔ اس پر ایک پرانا اتہاس
ہے وہ تم سنو۔ ہے رام جی اس پرتھوی پر کوشل نام ایک دیش ہے جو
سمیر پربت کی طرح رتنوں سے بھرا ہوا ہے وہاں گادھ نام ایک
براہمن رہتا تھا۔ لڑکپن سے وہ بیراگ آدک گنوں سے پرکاشوان
تھا۔ ایک سمے وہ کچھ منورتھ کرکے تپسیا کرنے کو بن میں گیا وہاں
کملوں سے پورن تالاب دیکھ کر گلے تک پانی میں کھڑا ہو کر تپ
کرنے لگا۔ آٹھ مہینے تک جب پانی میں رات دن کھڑا رہا تو اس
کے درڑھ تپ کو دیکھ کر وشن بھگوان پرسن ہوئے اور اس جگہ
آکر کہا کہ ہے براہمن جل سے باہر نکل اور جو کچھ بانچھت پھل ہو
وہ مانگ تب گادھ نے کہا کہ ہے بھگوان آپ کو میرا نمسکار ہے
مجھے یہی اچھیا ہے کہ آپ کی اشچرج روپ مایا کو جس نے یہ جگت
رچایا ہے کسی طرح سے دیکھوں۔ تب وشن بھگوان نے کہا کہ ہے
براہمن تم ہماری مایا کو دیکھوگے اور دیکھ کر پھر تیاگ بھی دوگے
ایسا کہہ کر جب وشن بھگوان انتردھیان ہو گئے تب براہمن بردان
پاکر بڑا پرسن ہوا اور جل سے باہر نکلا۔ چلتے بیٹھتے اس کی سُرت
وشن بھگوان کے بردان میں لگی رہی اور یہی بچار رہا کرے کہ میں مایا
کب دیکھوں گا۔ ایک سمے وہ اسی تالاب پر اشنان کرنے لگا اور
ڈبکی مار کر من میں منتر جپنے لگا۔ منتر جپتے جپتے اوس نے آپ کو اپنے
گھر میں بیٹھا دیکھا اور پھر اپنے کو مرا ہوا دیکھا اور دیکھا کہ سب
کٹنب کے لوگ روتے ہیں۔ پھر بھائی بندھ اسکو جلانے کو لے چلے اور

چتا میں ڈال کر جلا دیا پھر گھر آکر کریا کرم کیا۔ ہے رام جی اس کے بعد
اوس براہمن نے دیکھا کہ وہ ایک دیش میں چانڈال ہوا اور بہت بڑا
کٹمبی ہوا۔ جب بوڑھا ہو کر شریر نربل ہو گیا تو گھاس پھوس کی
کُٹی بنا کر باہر جا رہا۔ دیو جوگ سے وہاں کال پڑا اور اس کے بھائی
بندھو بھوک کے مارے مرنے لگے تب وہاں سے وہ اکیلا نکلا اور
بہت سے استھان ناگھتا ہوا کرانت دیش میں جا پہنچا۔ اوس سندر
دیش کا راجا مر گیا تھا اور منتریوں نے ایک ہاتھی چھوڑا تھا کہ جو
کوئی منشیہ اوس ہاتھی کا سامنا کرے اوس کو راجا کریں اوس ہاتھی
نے اوس چانڈال کو آتا دیکھ کر اپنے سر پر چڑھا لیا تب اور بچار کسی نے
کچھ نہ کیا اور اوس کو راج تلک کر دیا۔ ہے رام جی آٹھ برس تک وہ
راج کرتا رہا۔ جب اوس کے چانڈال بھائی بندھو وہاں آئے اور
اس سے چرچا کرنے لگے تب لوگوں نے دیکھا کہ یہ چانڈال ہے اس
پر جو بدھوان پنڈت تھے انہوں نے بچار کیا کہ بڑا انرتھ ہوا جو ہم
لوگ اتنے دن تک چانڈال راجا کے پاس رہے ہم کو بڑا پاپ لگا
اس پاپ کا اور پرائشچت کوئی نہیں سوائے اس کے کہ ہم لوگ چتا
بنا کر اگن میں پرویش کر کے جل مریں تب یہ پاپ چھوٹیگا۔ ہے
رام جی براہمن اور چھتری یہ بچار کر کے چتا بنا کر استری پتر اور بھائی
بندوں کو چھوڑ کر چتا میں پرویش کرنے لگے۔ کوئی دہرتا تھا کوئی سکھ
اپنی اچھا سے جلتے تھے اور جو اپنی اچھا سے نہ جلتے تھے اون کو
اور لوگ لے جا کر جلا دیتے تھے۔ چانڈال راجا نے بچارا کہ مجھ ایک
کے کارن اتنے نگر باسی برتھا جلتے ہیں۔ اس سنسار میں جینا اوسی کا

اچھا ہے جس سے شوبھا پیدا ہو اور جس کے جینے سے پاپ پیدا ہوں
اوسکا مرنا اچھا ہے۔ ہے رام جی ایسا بچار کر اوس راجا نے بھی چیتا
بنائی اور جیسے دیپک میں پتنگ پرویش کرتا ہے تیسے ہی وہ بھی پرویش
کر گیا۔ جب اگن کا تیج شریر میں لگا تب گادھ کا شریر جو تالاب میں ڈبکی
لگائے تھا کانپنے لگا اور تب اوس نے پانی سے باہر سر نکالا پرنت
آدھی گھڑی تک سادھو ہاں نہ ہوا۔

وششٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی اتنا بھرم اس نے دو گھڑی بھر
میں دیکھا اور پھر اکیلے میں جا کر بچارنے لگا کہ یہ کیسا بھرم میں نے دیکھا
ہے۔ پر یہ وہ جانتا تھا کہ بھگوان کا بردان پاکر میں نے یہ مایا دیکھی ہے
جب کچھ دن بیت گئے تو ایک براہمن اس کے گھر آیا جس نے کرانت
دیش کے چانڈال راجا کا سارا حال کہہ سُنایا جس سے گادھ اور بھی
اشچرج میں ہوا اور خیال کیا کہ اوس دیش کو چلکر دیکھوں جہاں مجھکو
چانڈال کا شریر ملا تھا اس پرکار بچار کر منو راج کے بھرم کو دیکھنے کے
ارادہ سے گادھ براہمن چلا اور چلتا چلتا اس دیش میں جا پہنچا جیسے
اونٹ کانٹوں کو ڈھونڈتا ڈھونڈتا کانٹوں کے بن میں جا پہنچتا ہے
تیسے ہی یہ جب چانڈالوں کے استھانوں کو پراپت ہوا تب وہ
تمام استھان دیکھے اور جہاں اپنا استھان تھا وہ بھی دیکھا اور اپنے
کھیتی لگانے کا استھان دیکھا اور دیش کا ناڈ چمڑے جو اپنے ہاتھ
سے ڈالے تھے وہ بھی پرتچھ دیکھے۔ پھر کرانت دیش میں جا کر
جن استھانوں کا برتانت سنا تھا وہ سب دیکھے اور نگرباسیوں نے
بھی چانڈال راجا کے ہونے اور بارہ برس پہلے جل مرنے کی بابت

سنا۔ ہے رام جی اس پرکار سنکر وہ گادھ براہمن بڑے اشچرج میں
ہوا کہ کہاں میں پانی کے اندر کھڑا تھا اور کہاں اتنی باتیں دیکھیں یہ
حیرانی کی بات ہے کہ یہاں دو گھڑی گذری ہیں اور وہاں سپنے کے بھرم
کی طرح اتنے برس بیت گئے وہاں پڑے اور ست کی طرح استھت ہوئے
یہ بڑا اشچرج ہے اس سے سندیہہ نشٹنے کے لئے بھر بشن بھگوان
کا دھیان کروں۔ ہے رام جی اس پرکار بچار کر کئی برس تک گادھ
براہمن نے تپ کیا تب ترلوکی ناتھ بشن بھگوان پرسن ہو کر اوس
کے پاس آئے اور کہا کہ ہے براہمن میری مایا کو دیکھ جو جگت
کے رچنے والی ہے اب اور کیا اچھا کرتا ہے۔ جب اس طرح بشن بھگوان
نے کہا تو براہمن بولا کہ ہے بھگوان آپ کی مایا تو میں نے دیکھی پرنت
ایک سندیہہ مجھ کو یہ ہے کہ جو سپنے کے بھرم کی طرح میں نے دیکھا
اس میں کال کی بھنتا (اختلاف) کیسے ہوئی کہ یہاں دو گھڑی گذری
اور وہاں بہت برسوں تک بھرمتا رہا اور ان جھوٹے پدارتھوں
کو جاگرت میں پرتچھ کیسے دیکھا۔ شری بھگوان بولے کہ ہے
براہمن اور کچھ نہیں تیرے چت ہی کا بھرم ہے جس کے چت میں
تتو کی ادرشٹتا ہے اوس کو یہ بھرم ہوتا ہے جتنا کچھ جگت تو پرتچھ
دیکھتا ہے وہ تیرے من میں استھت ہے۔ جیسے بیج کے بھیتر
پھول پھل پتے ہوتے ہیں تیسے ہی پرتھوی جل تیج بایو آکاش
جو پانچ تتو ہیں وہ سب بستار سہت چت میں استھت ہیں۔ جیسے
برچھ کا بستار بیج میں دیکھ نہیں پڑتا۔ اور جب بویا ہوا اُگتا ہے
تب بستار سے دیکھ پڑتا ہے ویسے ہی جب چت گیان میں لین ہوتا

ہے تب جگت نہیں بھاستا اور جب اسپند روپ ہوتا ہے تب
بڑے لستار سہت بھاستا ہے۔ ہے براہمن جو کچھ جگت دیکھ پڑتا
ہے وہ سب چت کا بھرم ہے۔ جیسے کمہار گھڑے وغیرہ برتن پیدا
کرتا ہے تیسے ہی ایک چت ہی سے بھرم روپ پدارتھوں کو
پیدا کرتا ہے۔ اس سے چت کو استھت کر۔ ہے براہمن اس چت
میں کروڑوں برہمانڈ استھت ہیں جو تجھ کو چانڈال اوستھا کا انبھو
ہوا تو اس میں کیا اشچرج ہوا۔ تو اوس کو مایا کہتا ہے جو اب تجھکو موجود
دیکھ پڑتا ہے وہ بھی سب مایا ہے۔ جیسے اتنا بھرم تو نے مایا سے
دیکھا تیسے ہی یہ سب جگت بھی مایا ہے۔ جیسے ناؤ پر بیٹھنے والے
کو کنارے کے برچھ چلتے جان پڑتے ہیں تیسے ہی یہ جگت بھی بھرم
سے بھاستا ہے اور چت کے استھت کرنے بنا نشٹ نہیں ہوتا
جیسے پتے پھول پھل ٹہنی کاٹنے سے برچھ ناش نہیں ہوتا جب
جڑ سے کاٹو تب ناش ہوتا ہے تیسے ہی جب تک جگت بھرم کی
جڑ چت نشٹ نہیں ہوتا تب تک جگت بھرم نہیں مٹتا۔ ہے براہمن
جو کچھ تجھ کو بھاستا ہے وہ سب مایا ماتر ہے۔ چانڈال جو کرنت
دیش کا راجا ہوا تھا اور لوگوں کے ساتھ آگ میں جلا تھا وہ اوستھا
یہ اوستھا اوس کی ہوئی تھی اور وہی پرہت تجھ کو آن پھری جیسی اوستھا
اوس کی ہوئی تھی سو تیرے چت میں آن پھری اس کارن تو نے
جانا کہ یہ اوستھا میں نے دیکھی ہے۔ ہے براہمن اس سپنے بھرم
کا انت لینا بھی نہیں بنتا کیونکہ یہ چت کے پھرنے سے ہوتا ہے۔
سپنا ہی سنسار ہے تو پھر سپنے سنگت سنسار کا انت کہاں

جیسے کوی پرش دوڑتا جاوے اور کہے کہ میں اپنی پرچھائیں کا انت
لوں کہ کہاں تک جاتی ہے تو جہاں تک وہ پُرش چلا جاویگا تب تک
پرچھائیں کا انت نہیں ہوتا تیسے ہی جب تک پھُرنا ہے تب تک سنسار
کا انت نہیں ہوتا جب پھرنا مٹ جاتا ہے اور چت آتم پد میں استھت
ہوتا ہے تب جگت بھرم مٹ جاتا ہے۔ ہے براہمن کال کی یکھنا بھی
ہوتی ہے جیسے جاگنے کی دو گھڑی میں بہت برسوں کا سُپنا دیکھا جاتا
ہے تیسے ہی یہ سب چت کا بھرم جان۔ تو اس بھرم کو نہ دیکھ چت کو
استھر کرکے اپنے براہمن کا آچار کر۔ جب چت استھر ہو جاتا ہے تب
بھرم مٹ جاتا ہے اور تب کیول ایک ادویت آتم تتو ہی بھاستا
ہے۔ ایسا کہہ کر جب ترلوکی ناتھ وشن بھگوان انتردھان ہو گئے
تب گادھ براہمن ایسے اپنے من میں دھر کر تپ کرنے لگا اور من کی
سنرتے کو استھر کرکے شانت پد کو پراپت ہوا۔
وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ گادھ براہمن کا اتہاس میں نے
تم سے مایا کی مہما جتانے کے لئے کہا ہے کہ پرماتما کی مایا موہ کو
دینے والی ہے اور بڑے بستار سہت اور دُرگم ہے۔ جو آتم تتو
کو بھولا ہوا ہے اوس کو یہ اسچرج روپ بھرم دکھاتی ہے۔ ہے راگھو
یہ جو مایا کا سنسار چکر ہے اس کا نابھ استھان چت ہے۔ جب چت
لشٹ ہووے تب سنسار چکر کی چال رُک جاوے اور کسی طرح نہیں
رُک جا سکتی۔ اس سے جو کچھ تپ دھیان تیرتھ دان آدک اُپائے
ہیں اون سب کو تیاگ کر چت کے استھر کرنے کا اُپائے کرو۔ جو کچھ
سنتوں اور شاستروں نے کہا ہے اس کا بار بار ابھیاس کرنا اور

سنسار کو مرگ ترشنا کے جل اور سپنے کی طرح جانکر اس سے
بیراگ کرنا ان دونوں اُپایوں سے چت استھت ہوگا اور آتم
پد کی پراپت ہوگی۔ ہے رام جی تو نے جاننے کو کچھ منع نہیں
ہے۔ پولو دان دو یا لیو پرنت بھیتر سے چت کو مت لگاؤ۔ شبد
اسپرش روپ رس گندھ یہ جو پانچ وشے اندریوں کے ہیں
ان کو کام میں لاؤ پرنت ان کے جاننے والے ساکشی میں استھت
رہو۔ تمہارا نج روپ وہی جو آکاش ہے جب اس کا ابھیاس
بار بار کرو گے تب چت استھت ہوگا۔ ہے رام جی اناتما میں آتما
ابھیمان سے اور استری پتر آدک میں ممتا ہونے سے چت بڑا ہو
جاتا ہے اور اہنکار روپی وکار اور میں میرا آدک بھاؤنا سے
چت کٹھن ہو جاتا ہے۔ جیسے کوّا اشدھ پدارتھوں کو بھوجن
کرکے سدا کاں کاں کیا کرتا ہے تیسے ہی چت دیہہ روپی اشدھ
گھر میں بیٹھا ہوا سدا بھوگوں کی طرف دوڑتا ہے اور اُن کے
رسوں کو لیتا ہے چپ ہو کر کبھی نہیں بیٹھتا۔ در باسنا سے وہ
کوّے کی طرح کالا ہو رہا ہے۔ جیسے کوّے کی ایک ہی آنکھ ہوتی
ہے تیسے ہی چت ایک وشے بھوگ ہی کی طرف دوڑتا ہے۔ ایسے
امنگل روپ کوّے کو بچار روپی دھنش سے مارو تب سکھی ہوگے
وششٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی یہ پانچ تتو کا شریر جو تم کو
بھاستا ہے سو تمہارا روپ نہیں ہے تم تو شدھ چیتن روپ ہو
شدھ بودھ سے بچار کرکے پنچ تتو والے اناتم ابھیمان کو تیاگ
کرو۔ اور جس پرکار اداسک رکھیشور آتم پد کو پراپت ہوا ہے اوس کو

سُنکر اور بچار کر تم بھی پرم شانت ہو جاؤ۔ ہے رام جی ادالک
برہمن بڑا بدھوان ہوا ہے وہ جوانی کی عمر سے پہلے ہی اپنی بُدھ
اچھا سے شاستر کے کہے ہوئے نیم اور تپ کو سادھنے لگا تب
اس کے چت میں یہ بچار اُپجا کہ ہے دیو جس کے پانے سے پھر
کچھ پانے جوگ نہ رہے اور جس پد میں وشرام پانے سے دکھ کبھی
نہ ہو اور جس کے پانے سے پھر جنم نہ لینا پڑے ایسا پد مجھ کو
کب پراپت ہوگا۔ کب میں من کے منن بھاؤ کو تیاگ کر وشرانت
وان ہوں گا۔ جیسے ترنگ سے رہت سمندر شانتوان ہوتا ہے
تیسے ہی کب میں من کے سنکلپ وکلپ سے رہت ہو کر شانت
وان ہوں گا۔ ترشنا روپی ندی کو گیان روپی ناؤ اور ست شاستر
روپی ملاح سے کب ترونگا۔ ہے دیو سب کرموں کو تیاگ کر میں
الیپ اور اکرتا کب ہوں گا۔ میرا پرمارتھ روپی سورج کب اُدے
ہوگا جس سے میں جگت کی گت کو سمجھوں گا۔ وہ سمے کب ہوگا
کہ جب جگت کے کرموں کو لڑکوں کے کھیل کی طرح جھوٹھا
جانوں گا اور جگت مجھ کو سُکھپت کی طرح ہو جائے گا۔ ہے رام جی
ایسے بچار کر ادالک مُن چت کو دھیان میں لگانے لگے پرنت
چت روپی بندر جگت کی اور نکل جائے استھر نہ رہے تب وہ
پھر دھیان میں لگا دے اور پھر وہ بھوگوں کی طرف نکل جاوے
جیسے بندر ٹہنیوں پھرتا تیسے ہی چت نہ ٹھہرے۔ جب اس نے
باہر کے پدارتھوں کو تیاگ کر چت کو انتر مکھ کیا تو اس طرح کہنے لگا کہ
ارے موکھ من تو کہاں جاتا ہے یہ سنسار مایا ماتر ہے اور اتنے

دنوں تک تو جگت میں بھٹکتا رہا ہے پر کہیں شانت تجھ کو نہ ہوئی کیونکہ
بر بہتا ہی دوڑتا ہے۔ ہے من تو جو اپشم کو تیاگ کر بھوگوں کی
طرف دوڑتا ہے سو امرت کو چھوڑ کر بکھ کا بیج بوتا ہے۔ یہ سب
کرم تیرے دکھ کے کارن ہیں جیسے کسواری کیڑا اپنا گھر بنا کر آپ ہی
کو بندھن میں ڈالتا ہے تیسے ہی تو بھی آپ سے آپ کو سنکلپ اٹھا کر
بندھن میں ڈالتا ہے۔ ہے مورکھ من تو اہنگ اہنکار کیوں کرتا ہے
یہ جو تو کہتا ہے کہ میں دیکھتا ہوں میں سنتا ہوں میں سونگھتا ہوں میں
اسپرش کرتا ہوں میں سواد لیتا ہوں اور ان کے بلا بُرا ہونے میں
راگ دویش سے جلتا ہے سو تو بہتا کشٹ پاتا ہے۔ ہے مورکھ من سب
اندریاں اپنے اپنے لشے کو لیتی ہیں اور دوسرے لشے کو نہیں لیتی۔ آنکھیں
دیکھتی ہیں پر سنتی نہیں اور کان سنتے ہیں پر دیکھتے نہیں۔ اسی طرح
سب اندریاں اپنے دھرم میں استھت ہیں اور تو ایسا مورکھ ہے
کہ اوروں کے دھرم آپ میں مان کر راگ دویش سے جلتا ہے۔
ہے من جو ایک اندری کا بھی سواد لیتے ہیں وہ ناش ہو جاتے ہیں
تو تو پانچ اندریوں کا سواد لینے والا ہے کیا تیرا ناش نہ ہوگا
اس سے تو ان کی اچھا تیاگ دے کہ تجھ کو شانت ہو جاوے۔ جو
تو ان بھوگوں کی اچھا کو نہ تیاگ کرے گا تو میں ہی تجھ کو تیاگ
کر دونگا۔ تو تو تیا است روپ ہے تجھ سے میرا کیا پریوجن ہے
تو مورکھ ہے جو بچار کر نہیں دیکھتا اس سے میں تجھ کو تیاگ کرتا ہوں
تیرے ساتھ مل کر میں نے بڑے دکھ پائے جیسے مہا کاش گھٹ سے
مل کر گھٹا کاش ہوتا ہے تیسے ہی تیرے ساتھ مل کر میں تچھ ہوا تھا

اب تیرا ساتھ چھوڑ کر میں پرم چدآکاش ہو جاؤنگا۔ ہے من تجھ
سے رہت ہو کر اپنے آپ کو دیکھا ہے اب تو بھی سب اندر لوکا
سہت نربان ہو جا۔ اس دیہہ کے ساتھ تیرا ملاپ دکھ کے نمت
ہے۔ من اور دیہہ کا باہر سے اسنیہہ دکھائی دیتا ہے پر دونوں ایک دوسرے
انہیں ناش کرنے کی اچھا کرتے ہیں۔ جو دکھ ہوتا ہے تو من اس
کے ناش کرنے کی اچھا کرتا ہے اور دیہہ کہتی ہے کہ جو من نہ ہو
تو مجھہ میں کوئی دکھ نہیں اسکا ملنا ہی دکھ کا کارن ہے۔ ہے
مورکھ من دیہہ کو تیرے سنگ سے دکھ ہوتا ہے پرنت تو ایسا
مورکھ ہے جو بار بار دیہہ کی طرف دوڑتا ہے اور سکھ جانتا ہے
جیسے پتنگ دیپک کو سکھ روپ جان کر ملنے کی اچھا کرتا ہے
پر جل ہی مرتا ہے تیسے ہی تو دیہہ کی اچھا کرتا ہے اور ناش کو پاتا
ہے۔ اب میرا دیہہ سے کچھ پریوجن نہیں وہ بہت دن تک رہے یا
ابھی ناش ہو جائے۔ اس کے ناش ہونے سے میرا ناش نہیں ہوتا
اور ٹھیرنے سے بھی کچھہ پریوجن نہیں جیسے اس سے آپ کو الگ
جانا ہے۔ جیسے تلوں سے تیل نکال لیا تب پھر تلوں میں نہیں ملتا
اور دودھ سے ماکھن نکال لیا تو پھر دودھ میں نہیں ملتا تیسے
ہی بچار کر کے اپنا آپ نکال لیا تو پھر اس سے نہیں ملتا۔ میں شدھ
چدآنند آتما ہوں سب جگت میرے آشرے ہے اور سب میں
میں ایک ہی بیاپ رہا ہوں اب میں اسی سروپ میں استھت ہو
جاؤں۔ ہے رام جی اس پرکار بچار کر ادالک برہمن سمادھ میں
استھت ہو کر پرم شانت کو پراپت ہوئے تم بھی اسی کرم سے اپنے

آپ کو بچار کر آتم پد کو پراپت ہو جاؤ۔
شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھوت بھوشیہ کے ایشور ایک گیانوان پرش تو سمادھ میں استھت ہوتا ہے اور پھر جگت بیوہار میں بچرتا ہے اور ایک سمادھ میں استھت ہے اور جگت کا بیوہار نہیں کرتا ان دونوں میں سریشٹھ کون ہے۔ وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی پہلے سمادھ کا لچھن سنو کہ سمادھ کسکو کہتے ہیں اور بیوتھان کیا ہے۔ جسکا چت سوبھاؤ ہی سے شیتل ہے اور جو متر تا کرنا امان ہونا آدک گنوں میں استھت ہوتا ہے اور جسکا چت آتم وشے سے شانت ہے اس کو سمادہ کہتے ہیں۔ ہے رام جی جسکو ایسا نشچے ہوتا ہے کہ میں شدھ چد آنند سوروپ جگت کے سمبندھ سے رہت ہوں وہ چاہے بن میں رہے چاہے گھر میں رہے دونو استھان اس کو برابر ہیں۔ جو اندریوں کو مار کر بیٹھا ہے اور من سے جگت کے پدارتھوں کی چنتا کرتا ہے اس کی سمادہ متھیا ہے وہ باؤرے کی طرح ناچتا ہے اور جس کے من میں کوئی باسنا نہیں اور بیوہار کرتا ہے اوس کو بدھمانوں کی سمادھ کے برابر جانو۔ ہے رام جی کوئی گیانی بیوہار کرتا ہے اور کوئی گیانی بیوہار کو تیاگ کر بن میں سمادھ لگا کر استھت ہو بیٹھتا ہے پر دونو نشچے سے پرم پد کو پراپت ہوتے ہیں اسمیں سندیہ نہیں۔ گیانوان کرتا ہوا بھی دیکھہ پڑتا ہے تو بھی اکرتا ہے اور اگیانی کرتا بھی نہیں پرنت باسنا سے کرتب بھاؤ کو پراپت ہوتا ہے۔ جیسے کوئی کتھا سننے بیٹھا ہوا اور اوسکا من کسی اور جگہ نکل گیا ہو تو سنتا بیٹھا بھی نہیں سنتا تیسے ہی گیانی کا چت آتم پد کی طرف لگا ہے اس سے وہ کرتا بھی اکرتا ہے کیونکہ اس

کو کرنے کا ابھمان نہیں ہوتا۔ ہے رام جی جنہیں کرم کا ابھمان نہیں ہے
اور نشچے سے آپ کو اکرتا جانتا ہے اوس کو کیولی بھاؤ سے سمادھ میں
استھت جانو اور جسکو کرم کا ابھمان ہے اور سمادھ میں بیٹھا ہے تو بھی
اس کو بیوتھان جانو۔ جیسے سونے کو کیچڑ میں ملانے سے کچھ دوش
نہیں لگتا تیسے ہی گیانی کو کرم کا دوش نہیں لگتا اس سے چت میں جو
پدارتھ بھاؤنا ہے اوس کو تیاگ کر تم اپنے سبھاؤ میں استھت ہو جاؤ
تب گھر میں رہو یا بن میں جاؤ دونوں جگہ تم کو برابر ہیں۔
بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی ایک آگے پرانا اتہاس ہوا ہے
اوس کو تم سنو کہ کرانت دیش کا ایک راجا سرگھہ تھا جو پرتھوی لکشمی
جی کی صورت دکھلا رہے ہوئے تھا اور اچھی طرح سے پرجا کو پالتا تھا
جو اچھے مارگ میں چلتے تھے اون کی وہ رچھیا کرتا تھا اور جو پاپ کرم
چوری آدک کرتے تھے اونکو وہ ڈنڈ دیتا تھا۔ ایک سمے وہ اپنے
استھان میں بیٹھا تھا تب چت میں بچار اُپجا اور سنتشٹ روپی پون سے
اوس کی بدھ روپی چڑیا اڑنے لگی کہ بڑا انرتھ ہے کہ میں جیووں کو
دکھ دیتا ہوں جیسے تلوں کو تیلی پیڑتا ہے تیسے ہی میں پاپیوں کو دکھ
دیتا ہوں۔ ڈشٹوں کو ڈنڈ دئے بنا راج نہیں چلتا اور جو ڈنڈ دیتا
ہوں تو وے دُکھ پاتے ہیں۔ میں کیا کروں دونوں طرح مشکل ہے۔
ہے رام جی ایسے بچار میں راجا بہت دنوں بھرمتا رہا ایک دن اس
کے گھر میں مانڈوسن آئے تب راجا نے ان کا پوجن کیا اور سندر بیٹھا
کر آگر پوچھا کہ ہے بھگون آپ سب دھرموں کو جاننے والے
ہیں آپ کے آنے سے میں بہت آنند کو پراپت ہوا ہوں مجھ کو ایک سنشے

ہے اس کے دُور کرنے کو آپ ہی جوگ ہیں۔ سنئیے یہ ہے کہ جو کوئی بُرے کرم کرتا ہے اوس کو میں ڈنڈ دیتا ہوں اور جب اوس کو دُکھی دیکھتا ہوں تو دیا اُپجتی ہے اس سے آپ وہی اُپائے کہئے جس سے مجھ کو سمتا پراپت ہو۔ مانڈو بولے کہ ہے راجن یہ تو بہت سگم ہے اور اپنے آدھین ہے آپ ہی سے سدھ ہوتا ہے اور اپنے ہی گھر میں ہے ہے راجن سب آپادھ من میں اُٹھتے ہیں وہ من تجھ ہے اور بچار کرنے سے بنرت ہو جاتا ہے۔ جیسے گرمی سے برف پانی ہو جاتی ہے تیسے ہی بچار کرنے سے جب من بھاؤ مٹ جاتا ہے تب تاپ بھی مٹ جاتا ہے تم یہ بچارو کہ میں کون ہوں۔ اندریاں کیا ہیں۔ جگت کیا ہے۔ جنم مرن کس کو کہتے ہیں۔ اس بچار سے جب تم اپنے سبھاؤ میں استھت ہو گے تب تم کو دُکھ سُکھ کرودھ راگ دویش چلایمان نہ کرسکیگا۔ اور جیسے بایو سے پربت چلایمان نہیں ہو سکتا تیسے ہی تم اچل رہو گے ہے راجن جب آتم بودھ ہوگا تب من بھاؤ کو تیاگ کر تم سنتاپ سے رہت ہو کر اپنے سوروپ کو پراپت ہو گے لیکن جبتک سب درشیہ کا تیاگ نہ کرو گے تب تک تم کو آتم پد کا لابھ نہ ہوگا۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی اس پرکار کہہ کر جب مانڈو من اپنے استھان کو گئے تب راجا سرگھہ اکیلے میں بیٹھ کر بچار کرنے لگا کہ میں کون ہوں۔ نہ میں جگت ہوں نہ میرا جگت ہے۔ نہ میں کرانت منڈل ہوں نہ میرا کرانت منڈل ہے کیونکہ یہ اپنے بھاؤ میں استھت ہیں۔ جو میں نہ ہوں تو بھی یہ جیوں کے تیوں استھت ہیں تو یہ میرے کیسے ہو ویں اور میں انکا کیسے ہوؤں۔ نہ میں نگر ہوں نہ میرا نگر ہے۔ ہاتھی

گھوڑا من . ر دھن استری پتر آدک جو کچھ پدارتھ ہیں سو نہ میرے ہیں اور نہ میں ان کا ہوں ۔ ان میں اسکت ہونا برتھا ہے ان میں میرا کچھ سمبندھ نہیں ۔ نہ میں راجا ہوں نہ میرا راج ہے میں ایک شریر ناظر ہوں اور شریر میں میں آہنگ جو کرتا ہوں سو بھی برتھا ہے کیونکہ ہاتھ پاؤں آدک کا سوروپ الگ ہے نہ یہ میں ہوں نہ یہ میرے ہیں ۔ یہ جڑ ہیں اور میں چیتن ہوں ان کے ساتھ میرا سمبندھ کیسے ہو سکتا ہے ۔ ان سے پرے من ہے سو بھی میں نہیں کیونکہ من چت اہنکار یہ سب اناتما روپ ہیں میرا سمبندھ ان کے ساتھ ابار یاسے ہے ۔ بھرم سے میں ان کو اپنا سوروپ جانتا تھا ۔ اس کے پیچھے چیتن جیو ہے جو چیتن درشیہ کو چیتنے والا ہے سو بھی میں نہیں ہوں ان سب سے جو باقی رہے وہ چیتن چناتر سنا میرا سوروپ ہے ۔ بڑا کلیان ہوا جو میں نے اپنا آپ پایا اب میں جاگا ہوں ۔ بڑا اشچرج ہے کہ میں برتھا دیہہ آدک کو اپنا جان کر شوک اور موہ کو پراپت ہوا تھا ۔ میں تو ایک نرلکلپ چیتن اور اننت آتما سب میں چھپا اور سب کے بھیتر بیاپ رہا ہوں اور برہم روپ آتما ہوں ۔ بڑا اشچرج ہے کہ جھوٹھا بھرم ست ہو کر مجھ کو دکھ پڑتا تھا اب میں نشچے کر کے سم پد کو ہوا ہوں اور بری درشٹ میری دور ہوئی ہے درشٹ کی جو الکھ درشٹ ہے وہ میں نے اب دیکھی ہے اور جو کچھ پانے جوگ تھا وہ میں نے پایا ہے اور آہنگ مم دکھ میرا مٹ گیا ہے ۔ اب میں چدآنند پورن اور نت شدھ آنند آتما اپنے آپ میں استھت ہو ں میرا مجھ ہی کو نمسکار ہے ۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی اس طرح بچار ابھیاس سے راجا
سرگھو برہم روپ برہم گیانی ہوا اور جیسے سورج اشٹ النشٹ میں سم
ہے اور چل اونچے اور نیچے استھان میں جاتا ہے اور اپنا جل بھاؤ نہیں
چھوڑتا سم رہتا ہے تیسے ہی راجا دکھ سکھ سے رہت ہو کر راج کاج
کرتا رہا اور اپنے سوبھاؤ کو نہ چھوڑا۔ آتم بچار کو دھارن کر کے سکھوپت
کی طرح اس کی برتت ہو گئی اور پانچوں وشیوں کو گرہن کرتا ہوا
بھی وہ راگ دویش کو پراپت نہ ہوتا تھا۔ جیسے پانی میں کمل بے
لگاؤ رہتا ہے تیسے ہی وہ راج میں بھی بے لگاؤ رہ کر جیون مکت
ہوا۔ اس طرح جب بہت دن گذر رہے تب اس نے شریر کو تیاگ دیا
اور جیسے گھٹ کے ٹوٹ جانے سے گھٹاکاش مہاکاش ہو جاتا ہے
تیسے وہ پورن برہم چدآنند تتو ہو گیا۔ ہے رام جی جب آتم بچار
میں منش کا چت کچھ بھی وشرام پاتا ہے تب اس وشرام کا آشرے
کر کے وہ سنسار سمندر سے پار نکل جاتا ہے جیسے گڑھے میں گرے او
گھاس کا بوٹا ہاتھ آوے تو اوس کے سہارے سے بھی باہر نکل
آتا ہے۔ اور جو پرش نت انترمکھی ادھیاتم مے ہے اور نت چدآنند
میں چت کو لگاتا ہے وہ سدا سکھی ہی رہتا ہے اوس کو دکھ کبھی
نہیں ہوتا۔ وہ بڑے بڑے کام کرے اور راگ دویش سہت
دیکھ پڑے تو بھی اوس کو کچھ سنکلپ نہیں ہوتا۔ جیسے کمل پانی
میں نیچے پڑتا ہے تو بھی پانی سے اونچا رہتا ہے پانی اوس کو چھو
نہیں جاتا تیسے ہی گیانوان کو کاموں کا راگ دویش ہردے میں
اسپرش نہیں کرتا۔ ہے رام جی اودیا کے مٹنے کا کارن بدیا ہے جیسے

پرکاش بنا اندھکار نہیں مٹتا تیسے ہی بچار بنا اودیا نہیں مٹتی جب اودیا
نشٹ جائیگی تب لشئے بھوگ سواد نہیں دیں گے اور آتما نند سے
سنتشٹ رہو گے۔ ہے رام جی جیو اپنا آپ ہی متر ہے اور اپنا آپ ہی
شتر ہے۔ جو کوئی دیہہ میں اہنگ بھاؤ کرتا ہے لشیوں کی ترشنا کرتا
ہے اور اپنے آپ کو سنسار سمدر میں ڈالتا ہے وہ اپنا آپ ہی ناش
کرتا ہے اور جو دیہہ بھاؤ کو تیاگ کر آتم ابھیاس کرتا ہے وہ اپنا
آپ اُدھار کرتا ہے اور اپنا آپ ہی متر ہے۔ نہ دھن کلیان کرتا ہے
ور نہ متر بھائی بندھ اور نہ شاستر کلیان کرتے ہیں اپنا اُدھار
آپ ہی سے ہوتا ہے۔ ہے رام جی اور اُپائے کوئی نہ کرو ایک
اُپائے تو ضرور کرو کہ دیہہ کو لوہے لکڑی کے سمان جان کر اس کا
ابھمان تیاگ کرو۔ جب اہنگ ابھمان روپی بادل نشٹ جائیگا تب
آپ ہی آتما روپی سورج دیکھ پڑے گا۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ جیو دکھ روپ نہیں ہیں پرنت
اگیان بھرم سے آپ کو دکھی جانتے ہیں۔ جیو کو دکھ سنگ ہی سے
ہوتا ہے۔ جہاں اہنگ مم کا ابھمان ہوتا ہے وہاں دکھ بھی ہوتا ہے
اور جہاں اہنگ مم کا ابھمان نہیں وہاں دکھ بھی کچھ نہیں۔ جیسے مچھلی
کو جل میں ممتو ہوتا ہے اور اس کے بجوگ سے دکھ پاتی ہے تیسے
ہی جس پرش کو دیہہ میں اہنگ مم بھاؤ ہے وہ بڑا کشٹ پاتا ہے
اور جس کو دیہہ میں ابھمان نہیں اوسکو دکھ بھی کچھ نہیں ہوتا۔ ہے
رام جی جو مارگ میں چلتے ہوئے کسی کے ساتھ اسنیہہ ہو جاتا ہے تو ممتا
اور پیار سے دکھ ہوتا ہے جو دیہہ میں ممتا کریگا اُس کو دکھ کیسے

نہ ہو گا۔ چاہے کیسا ہی بدھمان ہو یا شوربیر ہو تو بھی سنگ کرنے
سے بندھن ہوتا ہی ہے۔ ہے رام جی واستو میں دیہہ اور آتما کا
سمبندھ است ہے جیسے جل اور بڑی کا سمبندھ است ہے۔ جو جل
نہ رہے تو بڑی کو کچھ چنتا نہیں اور بڑی کا ابھاؤ ہو تو جل کو کچھ
چنتا نہیں ہوتی۔ ایسے ہی آتما اور دیہہ کا سمبندھ واستو میں
کچھ نہیں۔ جب ایسے جانکر ہردے سنگ سے رہت ہو تب
دیہہ کا دکھ کچھ نہیں لگتا۔ ہے رام جی جسکا چت دیہہ آدک
میں بندھا ہے اوس کو طرح طرح کا بھرم روپ جگت بھاستا ہے
اور جسکا چت دیہہ آدک میں بندھا نہیں ہے وہ ایک آتم بھاؤ
ہی کو دیکھتا ہے جیسے ٹوٹی ہوئی آرسی میں بہت سے پرتیمب
دیکھ پڑتے ہیں اور ساپوت آرسی میں ایک ہی پرتیمب دیکھ پڑتا ہے
تیسے ہی سنشے والے چت میں طرح طرح کا جگت بھاستا ہے اور شدھ
چت میں ایک آتما ہی بھاستا ہے۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون سنگ کسکو کہتے ہیں
بندھ روپ سنگ کیا ہے موکش روپ سنگ کیا ہے اور سنگ
بندھنوں سے مکت کسکا نام ہے اور کس اپائے سے مکت ہوتا ہے
وہ کہیئے۔ وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی دیہہ ماتر میں اہنگ بھاؤنا
سے آپ کو اتنا ہی ماننا اور اسمیں ابھمان کرکے سکھ کی اچھیا کرنا
اسی کا نام بندھ ہے اور اسی کو سنگ کہتے ہیں۔ جس کو یہ نشچے ہوا
ہے کہ سب آتما ہی ہے میں کس کی اچھیا کروں اور کسکا تیاگ کروں
وہ اس اسنگ سے جیون مکت کہاتا ہے۔ یا یہ کہ نہ میں ہوں نہ یہ

جگت ہے سب بھاؤ ابھاؤ کو تیاگ کر ادویت ستا میں استھت ہونے کا نام جیون مکت ہے۔ جیکہ نہ کرموں کے تیاگ کی اچھیا ہے اور نہ کرنے کی اچھیا ہے اور ہرڈے سے کرنے کا بھاؤ نہیں اس سنگ کا جس نے تیاگ کیا ہے وہ اسنگ کہا تا ہے۔ ہے رام جی سنگ کے بس سے بہت بڑے بڑے دُکھ سلسلہ کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ جنکو شریر میں ابھمان ہے وے جو باہر سے اُدار بھی دیکھ پڑتے ہیں تو بھی جب بھوگوں کو دیکھتے ہیں تب ایسے گرتے ہیں جیسے مانس کو دیکھ کر آکاش سے چیل گدہ وغیرہ گرتے ہیں۔ ایسے جو پرش ہیں اون کے شریر پانے کی کچھ انہتا نہیں۔ سمیر پربت کی چوٹی سے لیکر چرنوں تک جو گنگا جی کی دھارا چلے تو اس کے تنکے (قطرہ) چاہے گن لئے جاویں پرنت ایسے جیوؤں کے شریروں کی گنتی نہیں ہو سکتی اور جو کچھ آپدا ہے وہ اون کو پراپت ہوتی ہے۔ اور جو پُرش دیہہ کے ابھمان کو تیاگ کر سوروپ میں سنستھت ہوتا ہے وہ سُکھی ہوتا ہے۔ اس لئے ہے رام جی کسی لسبت کو ست جان کر چت نہ لگاؤ اور سب اور سے چت کو روک کر چیتن تتو میں اشتھرام کرو۔

لشِشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جب کہ چت باسنا سے رہت ہو گیا ہے اس کا شریر جب چھوٹتا ہے تب اوسکا چت چدا کاش میں لین ہو جاتا ہے اور جنکا چت باسنا سہت ہے وہ ایک شریر کو تیاگ کر اور شریر پاتا ہے۔ جیسے جل میں ترنگ اٹھ کر پھر لین ہو کر اور جگہ میں جا کر پھر اٹھتے ہیں تیسے ہی آتما ایک شریر کو تیاگ کر اور شریر دھر لیتا ہے شریر کے ناش ہونے سے آتما کا ناش نہیں ہوتا جیسے پرانے کپڑے کو

تیاگ کر پُرش نئے کپڑے پہن لیتا ہے تیسے ہی آتما پرانے شریر کو تیاگ کر نئے شریر کو انگیکار کرتا ہے اسی کا نام مورکھ لوگ مرجانا کہتے ہیں۔ ہے رام جی باسنا کے بس میں آکر یہ جیو ایک شریر کو تیاگ کر اور شریر کو پراپت ہوتا ہے۔ جب یہ پنچ تتو کا شریر پنچ تتو میں مل جاتا ہے تب اُس کو مرگیا کہتے ہیں۔ جیسے مٹی کے ہاتھی گھوڑے وغیرہ کھلونے طرح طرح کے ہوتے ہیں اور اُن کو پاکر اگیانی بالک سکھی اور دکھی ہوتے ہیں تیسے ہی اگیانی لوگ اس پنچ تتو کی رچنا کو دیکھ کر اس کے ملنے میں راگ دویش کرتے ہیں۔ تم بندھ اور موکش کی کلپنا ان کو تیاگ کرو۔ باسنا روپی رسّی سے باندھا ہوا جیو روپی پشو رشریر روپی استھانوں میں بھٹکتا پھرتا ہے کبھی اوپر کے لوک میں اور کبھی مِرتیو لوک میں گھڑی ینتر کی طرح پھرتا ہے شانت کبھی نہیں ہوتا۔ ہے رام جی نہ بندھ کے تیاگ کی اچھیا کرو اور نہ موت کے پراپت کی اچھیا کرو کل کی پتلی کی طرح ابھیمان سے رہت ہو کر کرم کرو۔ اس کا نام آتما موہن ہے۔ ہے رام جی موکش کسی پدارتھ کا نام آکاش میں نہیں اور نہ پاتال میں ہے نہ پرتھوی میں ہے چت کا نرمل ہونا ہی موکش ہے۔ اناتما کے ساتھ آپ کو ملانا اور اسمیں آتما کا ابھیمان کرنا یہی میل ہے اور اسکا تیاگ کرنا اور آتما میں نشٹھا کا لگانا اسی کا نام موکش ہے۔ جب بہت دنوں میں اس گیان کو سادھ کر جیون مکت پد کو پراپت ہوتا ہے تب ایک موکش کیا دس موکش کی بھی اچھیا نہیں کرتا۔ ہے رام جی جب چت اُچیت ہو جاتا ہے تب سب جگت بھرم سٹ جاتا ہے اور جگت بھی کچھ دوسری لبت نہیں ادویت آتم تتو ہی

ہے اور جو وہی ہے تو بندھ کسکو کہیئے اور موکش کس کو کہیئے بندھ
اور موکش کی کلپنا ہی بندھ ہے۔ اس لئے اس کو تیاگ کر چکر ودتی ہوکر
پرتھوی کا پالن کرو تو تم کو کرم بھی کرنے کا اسپرش کچھ نہ ہوگا اتھات
نرلیپ رہو گے۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی سنسار روپی اپار سمدر سے جگت
اور آتم ابھیاس کے بنا ترنا کٹھن ہے۔ جو جگت کے ساتھ جتن کرتا
ہے اس کو کٹھن بھی سہج ہو جاتا ہے اور جو جگت سے رہت جتن
کرتا ہے اوس کو گوپد بھی سمدر ہو جاتا ہے۔ ہے رام جی جو جہاز
اور ملاح کے ہوتے ہوئے بھی سنسار سمدر سے پار نہیں ہوتا اس
کو دھکار ہے۔ جہاز اور ملاح کون ہے سو سنو۔ جن ممکھ کے
شریر میں کچھ بچار سہت بدھ ہے وہی جہاز ہے اور سنت لوگ ہی
ملاح ہیں۔ ان کو پاکر جو سنسار سمدر سے پار نہیں ہوتا اوس کا جینا
بیفائدہ ہے۔ ہے رام جی تم تو بھگوان ہو پرنت گیان کے بچار سے
سمدر سے پار ہو جاؤ۔ تمہارے پیچھے اور تمہارے سو بھاؤ کے بچار
سے اور لوگ بھی سنسار سمدر سے پار ہو جائیں گے۔ ہے رام جی
پہلے جگت میں استت بدھ کرنی چاہیئے جگت چت کے پھرنے سے
بھاستا ہے چت اور پھرنا دونوں ابھید اور ایک ہی چیز ہیں۔ ہے
رام جی چت کے دو بیج ہیں ایک پرانوں کا پھرنا دوسرے باسنا کا
پھرنا۔ جیسے بیج سے انکر ہوتے ہیں اور انکر سے بیج ہوتے ہیں ویسے ہی
پران اسپند سے باسنا ہوتی ہے اور باسنا سے پران اسپند ہوتا ہے
یہ دونوں چت کے کارن ہیں۔ جیسے پھول بنا سگندھ نہیں اور

سگندھ بنا پھول نہیں ہوتا تیسے ہی باسنا بنا پران نہیں ہوتے
اور پران بنا باسنا نہیں ہوتی۔ جب دونوں میں ایک کا ناش ہو جائے
تب دونوں ناش ہو جاویں اور چت کا بھی ناش ہو جاوے۔
دھیان اور پرانایام سے جو یگیشور لوگ پرانوں کو روکتے ہیں تب
چت استھت ہو جاتا ہے اور باسنا کے نہ اُدے ہونے سے بھی
چت استھر ہو جاتا ہے۔ پران اسپند اور باسنا کا بیج سمبیدن ہے
جب شدھ سمبت ماتر سے سمبیدن کا تیاگ کرے تب باسنا اور
پران دونوں نہ پھریں۔ سمبیدن کا بیج آتم ستا ہے جو سرب سنکلپان
سے رہا ہی سمبیدن اُٹھ کر آپ کو بھرم دکھاتا ہے جیسے بالک کو
اپنے سنکلپ سے اُپجا ہوا بیتال ست بھاستا ہے۔ ہے رام جی
اسمیک گیان سے یہ سمبیدن روپ ہو جاتا ہے اور سمیک گیان
سے لین ہو جاتا ہے جیسے رسّی میں اسمیک گیان سے سانپ بھاستا
ہے تیسے ہی آتما میں سمبیدن بھاستا ہے اور جس کی شدھ سمبیدن سے
رہت ہوتی ہے وہ سنسار سمدر سے پار ہو جاتا ہے۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے مہا آنند کے دینے
والے! یہ جو بیجوں کا بیج آپ نے کہا ہے سو کس طرح سے پراپت
ہو جس اُپائے سے وہ جلد پراپت ہو وہ اُپائے آپ کہیے۔
وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جو کچھ سنسار کی باسنا ہے یتن کر کے
اوس کو تیاگ کرو اور شدھ آتما میں بہت سا ابھیاس کرو تب
جلد ہی بگھن سے رہت آتم سوروپ پراپت ہوگا۔ ہے تتو کے
جاننے والے جو تم اس پد میں ایک چھن بھی استھت ہو گے تو آگئے

بھاؤ کو پراپت ہو گئے۔ ہے رام جی جیسے سمیر پربت کو جڑ سے
اکھاڑنا کٹھن ہے ویسے ہی باسنا کا تیاگ کرنا کٹھن ہے وہ باسنا
من سے ہوتی ہے جبتک من کا ناش نہیں ہوتا تب تک باسنا کا بھی
ناش نہیں ہوتا اور تتوگیان بنا من ناش نہیں ہوتا۔ اس سے ہے
رام جی تم پُرش پرجتن کر کے من کے سنکلپ وکلپ کو دُور کرو اور
ابھیاس اور وچار کر کے ببیک کا اُپائے کرو اور بھوگوں کی باسنا کو
دُور سے تیاگ کرو اسی سے تم شانت وان ہو جاؤ گے۔ ان تینوں
تتوگیان من کا ناش اور باسنا کے ناش کا چلتے بیٹھتے کھاتے پیتے
سنتے جاگتے بار بار ابھیاس کرو جب ان کے لئے ورڑھ ابھیاس
کرو گے تب ہردے کی اہنکار مم کی گانٹھ ٹوٹ پڑے گی اور جبتک انکو
نہ سادھو گے تب تک اور ہزاروں اُپایوں سے بھی شانت کو نہ
پراپت ہو گے۔ ہے رام جی جیسے تیرتھ دان تپ اور دیوتاؤں
کی پوجا ان چاروں باتوں کو کیا ہے اور من کے جیتنے کا اُپائے نہیں
کیا وہ ہرن کی طرح پھرتا ہے اور پہاڑوں کی گھاٹیوں میں پھل
اور پتے کھاتا پھرتا ہے شانت نہیں پاتا جیسے اندھکار کے ناش کرنے کو
چراغ جلاوے تو اندھکار ناش ہو جاتا ہے اور جو ہتھیاروں سے
اندھکار ناش کیا چاہے تو اندھکار ناش نہیں ہوتا اسی طرح اور
اُپایوں سے چت لش نہیں ہوگا اور جو کوئی اور اُپائے کرتا ہے
وہ مہا مورکھ ہے۔
بشسٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی جس پُرش نے آتم بچار کر کے اپنا
چت تھوڑا بھی بس کیا ہے وہ سمپورن پھل پاتا ہے اور اس کا جنم سپھل

ہوتا ہے۔ ہے رام جی جب چت میں بچار روپی کرنکا اُدے ہوا ہے
وہ ابھیاس کرنے سے بڑی لبستار کو پاتا ہے اور ابدیا روپی گنوں
کے کھیل کو کاٹ ڈالتا ہے اور سب شبھ گُن آکر اُسمیں رہتے ہیں جیسے
جل سے بھرے ہوئے تالاب پر سب پنچھی آکر رہتے ہیں۔ اور جو بچار سے
رہت دیہہ ابھیمانی ہیں اون کو لپٹے بھوگ اڑائے جاتے ہیں جیسے
سُوکھے پتے کو ہوا اُڑائے جاتی ہے۔ جو مُنکھ سنسار بھاؤ پدار تھوں
میں ڈوبا ہوا گورو اور شاستر کے مارگ سے الگ ہو رہا ہے اور
بچار سے رہت موڑھ ہو کر کھانے پینے میں لگا ہے وہ مرتک سمان
ہے۔ اس کو یہ بچار کرنا چاہیے کہ میں کون ہوں اور یہ جگت کیا ہے اور
کیسے پیدا ہوا ہے اور کیسے مٹ جائیگا۔ اس پرکار بچار کر سنتوں کے
سنگ اور ادھیاتم شاستر کے بچار سے جو پُرش جگت بھاؤ کو تیاگ
کر آتم تتو میں استھت ہوتا ہے وہ پرم پد کو پاتا ہے۔ ہے رام جی سب
انرتھوں کا کارن سنسار کا سنگ ہے سنسار کے سنگ ہی سے جنم
مرن کے بندھن میں پڑتا ہے اور سنگ کے تیاگ کرنے سے موکش روپ
اور اجنما ہوتا ہے اس سے تم ایسے سنگ کو تیاگ کرو اور جیون مکت
ہو کر رہو پھر جنم مرن کے بندھن میں نہ پڑو گے ؎

————

چھٹا نربان پرکرن
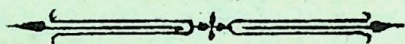
بششٹھ جی بولے کہ ہے نہ پاپ رگھوناتھ جی میں نے تمہارے
چت روپی پنچھی کے پھنسانے کے لئے اپنا بچن روپی جال پھیلایا ہے
جو میں نے اپدیش کیا ہے اوس کے سار میں تم درِشیہ کو تیاگ کر
چت کو لگاؤ۔ جیسے ہنس جل کو تیاگ کر دودھ کو پی لیتا ہے، تیسے
آدسے انت تک سب اپدیش کو بار بار بچار کر تم سار کو لے لو۔
یہ جو میں نے تم سے تتوگیان اور من اور باسنا کا ناش کہا ہے
اوس کے ابھیاس کرنے سے تم سنسار سمدر سے پار اُتر کر پرم
پد کو پراپت ہو گے۔ ہے رام جی جب تک دیہہ کا ابھیمان نہیں مٹتا
اور سنسار کی بھاؤنا نہیں ہٹتی اور سمیک گیان نہیں ہوتا تب تک
جیو اگیان سے اندھا اور کشٹوں کی آشا میں موہت رہتا ہے
جب جیو گورو کی آشا مٹ جاوے اور ست شیلتا اور سنتشٹتا
ہردے میں پراپت ہو تب چت روپی بھرم سب جاتا ہے۔ جب
پرش کی استھت سوروپ میں ہوتی ہے وہ آپ کو دیہہ سے دور

دیکھتا ہے اور سب جگت کو اپنا انگ ہی دیکھتا ہے ارتھات سب
جگہ اپنا سوروپ دیکھتا ہے اور جب سوروپ کا ساکشات کار
ہوتا ہے تب چت کا ناش ہو جاتا ہے۔ ہے رام جی جن پُرشوں
نے گیان کی اگنی سے چت کو جلا دیا ہے وے پھر جنم نہیں پاتے۔
سورگ پاتال پرتھوی میں شری سداشیو جی سے لے کر تنکے تک جو کچھ
جگت ہے سب اُن کو برہم روپ ہے۔ برہم اور جگت نام ماتر
دو ہیں پرواستو میں ایک ہی ہیں۔ جیسے جل میں ترنگ اور بُدبُدے
جل روپ ہیں تیسے ہی برہم میں جگت برہم روپ ہے۔ جیو اور واسنا
سب آتما کا ہی کتھن ہے دوسری وستو کچھ نہیں۔ جب تک چت
اگیان میں ہوتا ہے تب تک جگت کا کارن ہوتا ہے اور جب اگیان
نشٹ ہو جاتا ہے تب چت آدک کا بھی اُبھاؤ ہو جاتا ہے۔ اگیان
کا کارن ترشنا ہے جب تک وہ نہیں مٹتی تب تک اگیان رہتا ہے
اور جب ترشنا کا ناش ہو جائے تب جانئے کہ اگیان کا بھی ناش
ہو گیا۔ ہے رام جی ترشنا روپی وشوچکا روگ کے ناش کرنے کا
منتر ادھیاتم شاستر ہی ہے اس کے ابھیاس سے ترشنا ناش ہو
جاتی ہے اور جیسے شرد رت میں میگھ نشٹ ہو جاتا ہے تیسے ہی
بچار سے مورکھ من نشٹ ہو جاتا ہے۔
وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جبکو اناتما میں آتما کا ابھیمان
ہے اور آتم گیان نہیں اُپجا اوس کو اندری روپی شتر دُکھ دیتے
رہتے ہیں اور جو آتم پد میں استھت ہوا ہے اوس کو اندریاں دُکھ
نہیں دیتی۔ جیسے زبردست راجا کے دشمن بھی درست ہو جاتے

ہیں تیسے ہی گیانی کی اندریاں مِتر ہو جاتی ہیں۔ ہے رام جی آتما
اور شریر کا سمبندھ کچھ نہیں اگیان سے ان کا سنجوگ بھاستا ہے
جب تک اگیان روپی نیند سے اچھی طرح نہیں جاگتا تب تک
پر وہ رہتا ہے۔ جیسے نیند سے جاگے پر پھر نیند گھیر لیتی ہے
پر جب درڑھ ہو کر جاگے تب پھر نیند نہیں گھیرتی تیسے ہی درڑھ
ابھیاس سے اگیان مٹتا ہوا پھر پیدا نہیں ہوتا۔ اس سے موہ
اور دُکھ مٹنے کے لئے درڑھ ابھیاس کرو۔ جب دیہہ اور
آتما کا کچھ بھی سمبندھ نہیں تو دیہہ سے ہلکہ برتتا دُکھ کو
گرہن کرنا اس سے بڑھ کر اور مورکھتا کیا ہے۔ آتما چیتن ہے
دیہہ جڑ ہے۔ آتما ست روپ ہے دیہہ اسَت ہے۔ آتما پرکاش
روپ ہے دیہہ اندھکار روپ ہے۔ آتما اپار ہے دیہہ ساکار
ہے۔ آتما سوکشم ہے دیہہ استھول ہے تو پھر دیہہ اور آتما کا
سنجوگ کیسے ہو۔ اور جب سنجوگ ہی نہیں تو دُکھ کیسا ہو۔ جیسے
سورج کا پرتبمب جل میں ہوتا ہے اور جل کے ہلنے سے پرتبمب
بھی ہلتا بھاستا ہے تیسے ہی دیہہ کے سُکھ دُکھ سے آتما میں سُکھ
دُکھ وکار مورکھ لوگ دیکھتے ہیں پرنت آتما سدا نرلیپ اور جیوں کا
تیوں ہے۔ ہے رام جی جو اگیانی جیو ہیں وہ سنسار میں آ جنمتے جاتے
مرتے پیدا ہوتے ہیں اور شریر کا بھروسہ کر کے استری پتر بھائی
بندھو وغیرہ آدک سے بہت پریت رکھتے ہیں پر ان ممتا اور ترشنا
سے دُکھ ہی پاتے ہیں اور مکت کبھی نہیں ہوتے کیونکہ اناتم
میں آتم بدھ سو جب تیاگ نہیں کرتے اور ممتا بدھ میں درڑھ

رہتے ہیں۔ جیسے لوہار کی کھال برتھا سالنس لیتی ہے تیسے ہی ان
کے کرم برتھا ہیں۔ ہے رام جی جب جگت کو جیو اچھا مان کر اس
کے پدارتھوں کی اچھا کرتا ہے وے سب بنچے تتو کے پدارتھ ہیں پر
موہ سے ان کو سندر جانتا ہے اور استھر جان کر ان میں پریت
کرتا ہے پرنت وہ سب انرتھ کے کارن ہوتے ہیں۔ ہے رام جی
جو کچھ جگت تم کو بھاستا ہے یہ سب اودیا روپ ہے اس جگت میں
سکھ کی اچھا کرنا ہی برتھا ہے۔ پہلے جب جیو جنم لیتا ہے تب
بھی دُکھ سے جنم لیتا ہے۔ پھر پیدا ہو کر مُوڑھ اور نیچ بال اوستھا
میں رہتا ہے تب کچھ بچار نہیں ہوتا اور کچھ شکتی بھی نہیں ہوتی اس
سے دُکھ پاتا ہے۔ جب جوبن اوستھا آتی ہے تب اسمیں کام کرودھ
لوبھ موہ روپی نشاچر پھرتے ہیں اور کامنا روپی میگھ گرجتا ہے
اور ترشنا روپی مورنی اس کو دیکھ کر پرسن ہو کر ناچتی ہے۔ پھر جوبن
اوستھا روپی جو ہے کو بڑھاپا روپی بلا دُکھا جاتا ہے شریر مہا نربل
ہو کر سامرتھ سے رہت ہو جاتا ہے ترشنا بڑھتی جاتی ہے اور
اندر ہردے سے جلتا ہے۔ پھر موت روپی سنگھ اس بڑھاپے
روپی ہرن کو کھا لیتا ہے۔ اس طرح جیو پیدا ہوتا ہے اور مرتا
ہے اور آشا روپی رسّی سے بندھا ہوا گھٹی عنتر کی طرح گھبتا
ہے شانت کبھی نہیں پاتا۔ ہے رام جی جب تک آتم بچار نہیں اُپجتا
تب تک اگیان رہتا ہے اور جب آتم بچار اُپجتا ہے تب اودیا
روپی رات نِرت ہو جاتی ہے اور کیول پرم پد بھاستا ہے۔
بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جو ابدّیمان (غیر موجود) ہو

اور بدتیان (موجود) کہا سے وہ ابدیا ہے اور جو سدا بدتیان
ہے اُس کو تتو کہتے ہیں۔ جب بدیا اُپجتی ہے تب ابدیا کو ناش کر دیتی
ہے۔ جیسے کاٹھ سے اگن اُپجکر کاٹھ کو جلا دیتی ہے تیسے ہی بدیا
ابدیا سے اپج کر ابدیا کو ناش کر دیتی ہے۔ اس سے جو باقی رہتا ہے
وہ ایک اشید پد سرب ویاپی ہے۔ جیسے سورج کر انت میں
اگن ہوتی ہے اور دودھ میں گھی ہوتا ہے تیسے ہی سب جگت میں
برھم بیاپ رہا ہے پرنت جیسے دہی کے منتھے بنا گھی نہیں نکلتا تیسے ہی
بچار بنا آتما نہیں بھاستا۔ ہے رام جی! جیسے چمبک پتھر کی ستا سے
جڑ لوہا چیشٹا کرتا ہے پرنت چمبک سدا اکرتا ہی ہے تیسے ہی آتما کی
ستا سے جگت دیہہ آدک چیشٹا کرتے ہیں اور چیتن ہوتے ہیں پرنت
آتما سدا اکرتا ہے اور اوس میں کچھ بھاؤ ابھاؤ کی کلپنا نہیں۔ شدھ
چیتن میں چت کے سمبندھ ہونے کا نام ہی ابدیا ہے۔ جیسے مکڑی
اپنے جالے سے آپ ہی گھری ہوئی ہو جاتی ہے اور نکل نہیں سکتی تیسے
ہی جیو اپنی باسنا سے آپ ہی بندھ جاتے ہیں۔ اور چت کی چنچلتا
سے بیاکل ہو کر سنسار سمدر سے پار نہیں ہو سکتے۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگوان! بڑی ہورکھتا کو
پراپت ہو کر جو استھاور آدک تن میں جیو استھت ہیں اون کی باسنا
کیسی ہوتی ہے سو کرپا کر کے کہیئے۔ بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جو
استھاور جیو درخت وغیرہ ہیں وہ آتم ستا کو نہیں پراپت ہوئے کیونکہ
اون کا من نشٹ نہیں ہوا وے سکھوپت اوستھا میں جڑ روپ استھت
ہیں سو سے آنے پد جاگیر۔ گے اب اُنکی ستا گونگی اور جڑ روپ ہے

استھت ہے۔ شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے دیوتا ؤں میں اُتم
جو اون کی ستا ادویت روپ ہو کر استھاور شریر میں استھت ہے تو مکت
اوستھا اون کے پاس ہی ہوئی۔ بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی مُکتت کیسے
پاس ہو مکت تب ہوتی ہے جب بُدھ سہت لبستا کو بچارے اور جیا
کا تیوں پدارتھ جان کر باسنا کو تیاگ کرے۔ استھاور کے بھیتر
تو باسنا ہے پرنت باہر دیکھ نہیں پڑتی۔ کیونکہ اُن کی سکھوپت باسنا ہی
جیسے بیج میں انکر ہوتا ہے اور پھر اُگتا ہے تیسے ہی اون کے پھر جنم
ہوں گے اور باسنا جاگے گی۔ ہے رام جی جیسے کوئی کرم کرتا ہوا سو
جاتا ہے تو سکھوپت سے اُٹھ کر پھر وہی کرم کرنے لگتا ہے کیونکہ کرم
روپی باسنا اوس کے بھیتر رہتی ہے تیسے ہی استھاور آدک باسنا
سے اننت جنموں کے دُکھ پاویں گے جب تک باسنا نہیں مٹتی تب
تک برابر جنم کا کارن ہوتی رہتی ہے۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی تمہارے بودھ کے لیے ہم تم سے
بار بار کہتا ہوں کہ آتما کا درشن بھاؤنا کے ابھیاس بنا نہ ہوگا۔ یہ جو
اگیان اودیا ہے سو اننت جنموں کا درڑھ ہوا ہوا بھیتر باہر دکھائی
دیتا ہے۔ بہت دنوں تک جو اودیا کا درڑھ ابھیاس ہوا ہے تب
اودیا درڑھ ہو گئی ہے جب تم آتم گیان کیوا سطے جتن کر کے درڑھ
ابھیاس کروگے تب اودیا ناش ہو جاوے گی۔ ہے رام جی جیسا نشچے
سب گیانوانوں کا ہے اور جیسے وے بیوہار میں سم رہے ہیں وہ
بھی سنو۔ لبتا روپ جو یہ جگت جال بھاستا ہے وہ نرمل برہم ستا
اپنی مہما میں استھت ہے۔ جیسے سمُدر میں ترنگ استھت ہوتے ہیں

اور طرح طرح کے پیدا ہوتے ہیں سو ایک جل ہی کے روپ ہیں
جل سے الگ نہیں تیسے ہی جو گرہن کرنے والا ہے سو وہ بھی برہم
ہے اور جسکو بھوجن کرتا ہے وہ بھی برہم ہے۔ پتر بھی برہم ہے شتر
بھی برہم ہے سوت بھی برہم ہے شریر بھی برہم ہے مرتا بھی برہم ہے
مارتا بھی برہم ہے۔ بھوگ بھی برہم ہے بھوگنے والا بھی برہم ہے اور
بھوگ کرنے والی دیہہ بھی برہم ہے۔ ندان سب برہم ہی ہے
ہے رام جی جل کے ترنگ جو ناش کو پراپت ہوئے تو کیا ہوا وے
تو جل ہی ہیں۔ تیسے ہی مرتگہ برہم نے جو مرتک دیہہ برہم کو مارا
تب کون مرا اور کس نے مارا۔ جیسے ایک ترنگ جو جل سے اپجا
اور دوسرے ترنگ سے مل کر دونو اکٹھے ہو کر مٹ گئے سو جل
ہی ہیں وہاں میں تو آدک دوسرا کچھ نہیں تیسے ہی آتما میں جو جگت
ہے سو آتما ہی اپنے آپ میں استھت ہے تیرا میرا الگ کچھ نہیں
جیسے ایک کھیت کے پونڈوں میں ایک ہی طرح کا رس ہوتا ہے
تیسے ہی انیک مورتوں میں ایک برہم ستا ہی استھت ہے صرف گیان
اور اگیان کا بھید ہے۔ جیسے رسی ایک ہوتی ہے پرنت سمیک
گیان جسکو ہوتا ہے اوس کو رسی بھاستی ہے اور جسکو سمیک گیان
نہیں ہوتا اوس کو سانپ ہو بھاستا ہے تیسے ہی جو گیاوان پرش ہے
اوس کو سب برہم ستا ہی بھاستی ہے اور جو اگیانی ہے اوس کو
جگت روپ بھاستا ہے اور طرح طرح کا جگت دکھ دایک ہوتا ہے
ہے رام جی جسکو برہم بھاونا کا ابھیاس جگا ہے وہ ابھیاس کے بل
سے جلدی ہی برہم ہو جاتا ہے۔ برہم روپی سرب شکت ٹرے دیپنا

ہیں جیسی کوئی بھاؤنا کرتا ہے تیسا ہی روپ ہو بھاستا ہے۔ کیونکہ من بھاؤنا ماتر ہے اور دُرباسنا سے سوروپ کا آبرن ہوا ہے جب باسنا مٹ جاتی ہے تب یہ کلنک آتم تتو ہی بھاستا ہے

بسشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جو یہ پاپ پرش ہیں اون کو یہی نشچے رہتا ہے کہ ست روپ آتم تتو ہے اون کو نہ کسی میں راگ ہوتا ہے اور نہ کسی میں دویش ہوتا ہے۔ اون کو جینا اور مرنا سُکھ دکھ نہیں دیتا۔ کیونکہ جینا مرنا شریر کی اوستھا ہے آتما کی اوستھا نہیں۔ ایسے جو گیانی پرش ہیں وے بن میں رہتے ہیں اور نگر دیپ آدک طرح طرح کے استھانوں میں بھی پھرتے ہیں پرنت دکھ نہیں پاتے۔ کوئی سورگ میں پھولوں کے بن اور باغیچوں میں پھرتے ہیں کوئی پربت کی کندرا میں رہتے ہیں۔ کوئی راج کرتے ہیں کتنے بید اور شاستر کے انسار کرم کرتے ہیں۔ کوئی بھوگ بھوگتے ہیں کوئی پرکٹ ہیں۔ کوئی دان جگیہ آدک کرم کرتے ہیں۔ کوئی استریوں کے ساتھ لیلا پیار کرتے ہیں کوئی گھر میں استھت ہیں کوئی تیرتھ اور جگ کرتے ہیں اور طرح طرح کے استھانوں میں رہتے ہیں پر کسی میں موہت نہیں ہوتے۔ جیسے سمیر پربت تالاب میں نہیں ڈوبتا تیسے ہی گیانی کسی پدارتھ میں نہیں پھنستا اور آپدا اور سمپدا دونوں کو برابر سمجھتا ہے۔ ہے رام جی اس درشٹ کا آشرے کر کے تم بھی اہنکار سے رہت ہو کر رہو باہر سے جیسا آچار ہو تیسا کرو پر ہردے سے سب جگت کے پدارتھوں کو ابھاس ماتر جانو۔

بسشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی اسنامہ سے تم نے کچھ جگت

ہے اسکا نام جوگ ہے۔ وہ جگت دو پرکار کی ہے۔ ایک سمیک گیان
اور دوسری پران چنتا یعنے پران کا روکنا۔ جو ہردے میں
براجمان گیمیہ ہے اوس کو جاننا ہی گیان ہے۔ اور پران بایو جو
ناک اور مکھ کی اور سے آتی جاتی ہے اسکو روکنے کا نام پران چنتا
ہے۔ ان دونوں کا پھل ایک ہی شری سداشو جی نے کہا ہے۔ ہے
رام جی کسیکو جوگ کرنا کٹھن ہوتا ہے اور گیان کا نشچے سگم ہوتا ہے
اور کسیکو گیان کا نشچے کٹھن ہوتا ہے اور جوگ کرنا سگم ہے۔ جو مجھ
سے پوچھو تو گیان ہی دونوں میں سگم ہے کیونکہ اسمیں جتن اور
کشٹ تھوڑا ہے۔ جاننے جوگ پدارتھ کے جاننے سے پھر سپنے
میں بھی بھرم نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ تناکشی ہوکر دیکھتا ہے۔ ہے رامجی
دونوں کی سدھتا ابھیاس اور جتن سے ہوتی ہے ابھیاس کے
بنا کچھ بھی پراپت نہیں ہوتا۔

بششٹھ جی کہتے ہیں کہ ہے رام جی دکھ روپی موتی باسنا روپی
تانت میں پروئے ہوئے ہیں یہ مالا جس کے ہردے روپی گلے میں
پڑی ہے اوس کو موت مارتی ہے اور جس کے گلے میں یہ مالا نہیں
پڑی اوس کو موت نہیں مارتی۔ آتشا روپی اگنی جس برچھ کو نہیں
جلاتی اوس کو موت نہیں مار سکتی۔ ہے رام جی جب کا من پرم پاد میں
اور نرمل پد میں درڑھ وشرانت اور استھت ہوا ہے اوس کو موت
نہیں مار سکتی اور جنہیں کام کرودھ لوبھ موہ ہیں ترشنا چنتا
چنچلتا ابھمان پرماد آدک دکھ ہوتے ہیں اس کو موت مارتی ہے
جتنے اچھے اچھے سندر پدارتھ ہیں وہ سب اسست روپ ہیں۔ پرتھوی

پرچکرورتی راجا سورگ لوک میں گندھرب ودیادھر اور ان کی
استریاں منشیہ دیوتا دئیت اسر پہاڑ تالاب ندیاں جو کچھ بڑے
پدارتھ ہیں سب ہی ناش روپ ہیں اور کوی پدارتھ اچھا نہیں نہ
پرتھوی کا راج اچھا ہے نہ دیوتاؤں کا روپ اچھا ہے نہ ناگوں
کا پاتال اچھا ہے۔ نہ بہت جینا اچھا ہے نہ مورکھ پنے سے مرجانا
اچھا ہے۔ نہ نرک میں پڑنا اچھا ہے اور نہ تینوں لوک میں اور کوئی
پدارتھ اچھا ہے جہاں سنت کا من ٹھہرتا ہے وہی اچھا ہے۔ اور
آتم درشٹ کے پانے سے سب دکھ ناش ہو جاتے ہیں۔ ہے رام جی
یہ طرح طرح کا جگت کرم چل روپ ہے جو گیانی پرش ہے وہ موڑھ
بنکر چل پدارتھ میں نہیں رمتا اور بہت جینے کی اچھیا بھی نہیں کرتا
آج یہ کچھ پایا ہے اور کل یہ کچھ پاؤں گا یہ چنتا اوس کی دور ہو جاتی
ہے۔ نہ کسی کی وہ تعریف کرتا ہے نہ کسی کی نندا کرتا ہے۔ یہ میرے
اپنے ہیں یہ پرائے ہیں یہ میں ہوں یہ میرا ہے اس طرح کی کلپنا اس
کو نہیں رہتی وہ ہردے سے سدا شانت روپ اور شیتل رہتا ہے
ہے رام جی جب تک اگیان ہے تب تک شریر ست بھاستا ہے اور
جب گیان ہوتا ہے تب شریر است روپ بھاستا ہے۔ اس سے جو گیانی
ہے وہ جب کوئی بھائی بندھ مرتا ہے تو دکھی نہیں ہوتا کیونکہ وہ تو
ضرور مرنا ہی تھا پھر ہرتا دکھی ہونے سے کیا فائدہ۔ جب دولت
مل جاتی ہے تو اس سے وہ خوش نہیں ہوتا کیونکہ جو بھوگنا تھا وہ
بھوگا آنند کس سے ہوا۔ اسی طرح جب دکھ آوے تو وہ سوچ
نہیں کرتا کیونکہ شریر کا بیوہار سکھ اور دکھ آتا جاتا ہی ہے اور اِشٹ

ہے۔ ہے رام جی سپنے میں جو دیہہ دھار کر دشا درشانت کے پربت آدک
دیکھتے پھرتے ہو جا گنے میں وہ شریر تمہارا کہاں جاتا ہے۔ جو وہ ست
ہوتا تو جاگنے میں بھی بنا رہتا۔ جیسے اون استھانوں میں من کا پھرنا
دیہہ ہوکر بھاستا ہے سو است روپ ہے تیسے ہی یہ شریر بھی من کے پھُرنے
سے ہے اور است ہے۔ ہے رام جی جسکو ایسا نشچے ہوا ہے کہ نہ میں
ہوں نہ جگت ہے نہ پرتھوی ہے تو وہ شوک کسکا کرے۔ جب دیہہ
ہی ہے اور میں جیتن ہوں اور جیتن کا ناش نہیں ہوتا تو شوک
کسکا کرنا ہے۔ اس سے دُکھ تو کسی پرکار بھی نہیں پر جب تک بچار نہیں
تب تک دُکھ ہوتا ہے اور بچار کرنے سے دُکھ نہیں رہتا۔
بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی سنسار روپی چکر کا نابھ استھان
چت ہے۔ اس چت نابھ کے استھر ہونے سے سنسار چکر بھی استھر
ہو جاتا ہے۔ اس چکر کا بڑا تیز گھماؤ ہے جب اس کو روکتے ہیں تو
بھی پھرنے لگتا ہے اس سے درڑھ جتن اور بل کر کے اس کو روکنا
چاہیئے۔ ہے رام جی برہما جی سے لے کر چیونٹی تک جو اگیان روپی
سنسار چکر ہے وہ سب است ہے۔ است پدارتھوں میں جو راگ
دولش کرتے ہیں وے مورکھ ہیں اون سے تو تصویر کا آدمی اچھا
ہے۔ جب اچھا پدارتھ ملتا ہے تو وے سُکھ سے کھل جاتے ہیں
اور بُرے کے ملنے میں دُکھی ہوتے ہیں پر تصویر کے آدمی کو سُکھ
دُکھ کسی میں نہیں ہوتا اس کارن میں کہتا ہوں کہ تصویر کا آدمی بھی
ان سے اچھا ہے۔ یہ آدہ بیادھ سے جلتے ہیں پر وہ سدا جیوں کا
توں رہتا ہے۔ ہے رام جی! یہ دیہہ بھی سنکلپ ماتر ہے اس کے

بھوگ کے لئے مورکھ لوگ جتن کرتے ہیں اور دکھ پاتے ہیں اور اس
کے ناش ہونے سے آپ کو ناش ہوا مانتے ہیں۔ ہے رام جی بہت کال
کا رچا ہوا جو سپنے کا شریر ہے اس کے دُکھ اور ناش سے آتما کو دکھ اور
ناش نہیں ہوتا۔ اگیان کے درڑھ ابھیاس سے دیہہ کے دھرم
اپنے میں بھاسنے لگے ہیں جب آتما کا درڑھ ابھیاس ہو تب دیہہ ابھمان
اور دیہہ کے دھرموں کا ناش ہو جائے۔ ہے رام جی آتما سدا شدھ
اور پرکاشک ہے۔ جیسے سورج آکاش میں استھت ہوتا ہے اور سب
جگت کو پرکاش کرتا ہے اور اس کے آشرے ہو کر سب لوگ اپنا اپنا
کام کرتے ہیں پرنت سورج کچھ نہیں کرتا وہ کیول سب کا ساکشی
ہے ویسے ہی آتما کے آسرے دیہہ آدک کے کرم ہوتے ہیں پرنت
آتما ساکشی روپ ہے اور پاپ پن سے رہت ہے۔ اس دیہہ روپی
شون گھر میں اہنکار روپی پشاچ کلپت ہے جو مہا نیچ ہے اور جو
پرش اُس کی سیوا کرتا ہے اوس کو وہ نرک میں لے جاتا ہے اور
اُس کا دھیرج اور نشچے مٹا کر دکھ دیتا ہے اور منج سوروپ سے
گرا دیتا ہے۔ جیسا آپ تُچھ ہے ویسا ہی تچھ اوس کو بھی بنا لیتا ہے۔
ہے رام جی جو میلی کلپنا اُٹھتی ہے کہ میں ہوں۔ میں مرتا ہوں، میں چلا
جاتا ہوں۔ میں دکھی ہوں۔ میں سکھی ہوں آدک سو اہنکار روپی
پشاچ کی شکت ہے۔ آتم سروپ نت شدھ چدا کاش سرب گت
سچ آنند سب کا اپنا آپ ہے پر اہنکار کے بس جیو آپ کو پرچھن
اور دکھی مانتا ہے۔ جسکو یہ اپنے بس میں کر لیتا ہے اوس کو بھائی
بندھ گورو اور شاستر وغیرہ بھی نہیں چھڑا سکتے۔ جیسے ہاتھی دلدل

پھنسا ہوا نکل نہیں سکتا تیسے ہی یہ جیو بھوگ روپی دلدل میں پھنسکر
پھر نکل نہیں سکتا۔ ہے رام جی یہ اپوتر دیہہ لہو مانس ہڈی سے پورن
ہے اور تُچھ ہے اور اس کا دشٹ آچار ہے۔ دیہہ کے نمت بھوگ
کی اچھیا کرنے سے پرمارتھ سدھ نہیں ہوتا۔ جیسے سمندر میں
کھیلی کا آشرے بدھیمان لوگ نہیں لیتے تیسے ہی جگت کے پدارتھوں
کا آشرے گیانی لوگ نہیں لیتے۔ ہے رام جی تم نہ سر ہو نہ آنکھ ہو نہ
ہو نہ مانس ہو نہ ہڈی آدک ہو نہ من ہو تم چت سے رہت چیتن
کیول چنماتر اور ساکشی روپ ہو اِس لئے شریر سے ممتا تیاگ کر
نت شدھ اور سرب گت آتم سوروپ میں استھت ہو جاؤ۔
وشسٹھ جی بولے کہ ہے رام جی اب اور درشٹ سنو جو مہاموہ
کو ناش کرتی ہے اور جو آتم پد پانا کٹھن ہے اوس کو سکھ سے پراپت
کراتی ہے۔ یہ درشٹ دُکھ سے رہت آنند روپ شری شو جی
مہاراج نے مجھ سے کہی تھی۔ میں نے اون سے پوچھا تھا کہ ہے
بھگون بھوت بھوشیہ ورتمان تینوں کال کے ایشور آپ دیو ارچن
کا بدھان مجھ سے کہیئے۔ وہ بولے کہ ہے براہمن جو ایک اکرترم
اناد اننت چیتن روپ دیو ہے۔ جس سے یہ سب ہوا ہے اور جو
سدا شانت آتم روپ ہے اوس کو سب جگہ میں دیکھنا یہی اوس کا پوجن
ہے۔ پر جو اس سمبت تتو کو نہیں جانتے اون کو آکار (مورت) کی
پوجن کہی ہے۔ جیسے جو پُرش جوجن بھر تک نہیں چل سکتا اوس کو ایک
دو کوس کا چلنا ہی اچھا ہے تیسے ہی جو پُرش اکرترم دیو کی پوجا
نہیں کر سکتا اوس کو آکار ہی کا پوجنا اچھا ہے۔ تو وہ سامیہ ستم

یہ تین پھول ہیں. جنسے اس دیو کی پوجا ہوتی ہے۔ لو آدمو سمیک
گیان کا نام ہے ارتھات آتم تتو کو جیوں کا تیوں جاننا۔ سامیہ
سب میں پورن دیکھنے کو کہتے ہیں اور شم کا ارتھ یہ ہے کہ چت کو
بزرت کرنا اور آتم تتو سے باہر کچھ نہ پھُرنا انہی تینوں پھُولوں سے
شوبھایمان شدہ دیو کی پوجا ہوتی ہے۔ ہے براہمن جو گیانی پرش
ہیں وے آتم دھیان سے سوائے اور پوجن ارچن کو لڑکوں کے
کھیل کی طرح جانتے ہیں۔ آتما بھگوان ایک دیو ہے وہی شو ہے
اور پرم کارن روپ ہے اس کا سدا گیان ارچن سے پوجن
ہوتا ہے اور کوئی پوجا نہیں ہے۔ پرنتو جو اسمیک درشٹی بالک
ہیں جنکو نشچے آتمک بُدھ نہیں پراپت ہوئی اون کو دھوپ دیپ
نیویدیہ آدک ارچنا کہی ہے۔ ہے منیشور ہمارے مت میں اور دیو
کوئی نہیں ایک پرماتما دیو ہی تینوں لوک میں ہے۔ وہ دیو کہیں
دُور نہیں اور کسی پرکار کسیکو پراپت ہونا بھی کٹھن نہیں۔ جو سب
کی دیہہ میں استھت اور سب کا آتما ہے سو دُور کیسے ہو اور کیسے اسکا
ملنا کٹھن ہو۔ سب کرم وہی کرتا ہے اور کھانے کپڑے آدک سے
وہی پالن کرتا ہے وہی سانس لیتا ہے وہی سب کا جاننے والا ہے۔
جیسے پربت پر جو چراچر جیو رہتے ہیں اور چلتے بیٹھتے کرم کرتے ہیں ان
سب کا آدھار پربت ہی ہے ویسے ہی من سہت چھ اندریوں کے
کرم آتما کے آشرے ہوتے ہیں۔ اس کا نام بیوہار سے ہت تتو
جاننے والوں نے دیو رکھا ہے۔ جو کچھ بستار سہت جگت بھاستا ہے
سب کا وہ پرکاشک ہے اور سب سے رہت نِت شدھ اور ادویت

روپ ہے جیسے سمندر میں ترنگ اور بدبدے ہوتے ہیں تیسے ہی ایک پرماتما دیو میں تینوں لوک ہیں۔ ہے منیشور دیوتا دیت منکھ آدک سب ایک دیو میں بہتے ہیں جیسے پانی میں تنکا بہتا ہے تیسے ہی پرماتما میں جیو بہتے ہیں۔ وہ چیتن روپ پرماتما ایک ہی ہے۔ یہ جگت بھی سب چیتن روپ ہے اور چیتن ماتر ہی اپنے آپ میں استھت ہے۔

اتنا کہہ کر وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جب اس پرکار امرت روپی بانی سے شو جی مہاراج نے مجھ سے کہا تب میں نے پوچھا کہ ہے ناتھ جب سب جگت میں چیتن دیو ویاپک روپ استھت ہے اور چیتن ہی بڑے لستار کو پراپت ہوا ہے تو اب چیتن پنے سے رہت پرکچھ انیہ کیسے ہوتا ہے۔ شری مہادیو جی بولے کہ ہے برہم جاننے والوں میں اُتم! یہ مہا پرشن تو نے کیا ہے اُس کا جواب سن۔ کہ اس شریر میں دو چیتن رہتے ہیں ایک چیتن انکھنڈ روپ ہے اور دوسرا سنکلپ آتما۔ جو چیتن انکھنڈ جگت سے ملا ہوا ہے سو جیو سنکلپ کے پُھرنے سے دوسرے کی طرح ہو گیا ہے پرواستو میں اور کچھ نہیں ہوا کیول جگت سنکلپ کے انبھو کو گرہن کرنے سے جیو روپ ہوتا ہے۔ جیسے استری اپنے شیتل دھرم کو تیاگ کر یدی چپل ہو جاتی ہے تو ستیلتا جاتی رہتی ہے پرنتو استری کا سوروپ نہیں جاتا تیسے ہی چیتن انکھنڈ سے انبھو روپی جیو روپ ہو جاتا ہے پرنتو چیتن سوروپ کا تیاگ نہیں کرتا۔ جیسے شو درشی سنگت کرنے سے مہا دُشٹ بھی آپ کو شو درشی تیز لگتا ہے تیسے ہی سوروپ کے پرماد سے جیو کلا آپ کو چیت درشیہ بھاو

جاننے لگی ہے یعنی اُلٹی بھاؤنا ہونے سے وہی چیتن آپ کو جیو ماننے
لگا ہے اور سنکلپ کی جڑتا سے چیتن روپی جیو کو گرہن کر کے
دیہہ بھاؤ کو پراپت ہوا ہے۔ جیسے درڑھ جڑتا سے جل برف
روپ ہو جاتا ہے تیسے ہی چیتن جب اننت سنکلپوں سے جڑ دیہہ
بھاؤ کو پراپت ہوتا ہے تب چت میں موہت ہو کر جڑتا کا آشرے
کر کے سنسار میں جنم لیتا ہے اور موہ میں آ کر ترشنا سے دُکھی ہوتا
ہے اور اپنے اننت اپنے کو تیاگ کر ناشوان کرموں میں رہتا ہے
شانت کبھی نہیں پاتا۔ جیسے جھنڈ سے بچھڑا ہوا ہرن دُکھی ہوتا ہے
تیسے ہی آورن بھاؤ جنم مرن سے جیو دُکھی ہوتا ہے اور سوروپ
سے گرا ہوا بھٹکتا پھرتا ہے کبھی استھر نہیں ہوتا۔ ہے منیشور ایک
چت سنا اسپند بھاؤ سے انیک بھاؤ کو پراپت ہوتی ہے اور جیسے گدہا
اپنا شبد سُن کر آپ ہی دوڑتا ہے اور بجھے پاتا ہے تیسے ہی جیو اپنے
سنکلپ سے آپ ہی بجھے پاتا ہے۔ جیسے بھوسی سے منڈھا ہوا دھان
سنتاپ کو پراپت ہوتا ہے کہ بار بار بویا جاتا ہے پھر پھر اُگتا ہے
پھر پھر کاٹا جاتا ہے تیسے ہی سوروپ کے آورن سے جیو کلا دُور ہاگ
سے جنم مرن کا دکھ پاتی ہے۔ ہے منیشور جڑ جگت اور اناتم روپ
کی پریت کرنے اور اپنے سوروپ کو بھول جانے سے آشا روپی
پھانسی سے بندھا ہوا چت جیو کو نیچ جون میں لے جاتا ہے
اور جیسے سُپنے میں پُرش آپ کو پربت سے گرا دیکھ کر دکھی ہوتا ہے
تیسے ہی سوروپ کے پرماد سے اناتم میں آتم ابھیمان کر کے آپ
کو دُکھی دیکھتا ہے۔ ہے منیشور جب سوروپ سے کچھ بھی اُتھان

ہوتا ہے تب اس سے سوروپ سے گر کر دکھ پاتا ہے اور جیسے سونا
دوسری دھات کے ملنے سے کھوٹا ہو جاتا ہے اور جب شودھا
جاتا ہے تب شدھ ہو جاتا ہے تیسے ہی اناتما کے سنگ سے یہ
جیو دکھی ہوتا ہے اور جب ابھیاس اور چیتن کر کے اپنے شدھ
روپ کو پاتا ہے تب وہی روپ ہو جاتا ہے۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی میں نے پھر کہا کہ ہے اردھ
چندر دھاری جو چیتن تتو پرماتما پرش ہے وہ اننت اور ایک
روپ ہے اس کو دویت بھرم کہاں سے پراپت ہوا۔ بھوت
اور بھوشیہ کال (گذرا ہوا اور آنے والا زمانہ) کہاں سے
درڑھ ہو رہا ہے۔ ایک میں بہت ہونا کہاں سے آ گیا۔ شری مہادیو
جی بولے کہ ہے براہمن برہم چیتن سرب شکت ہے اور ایک اور دو
دونوں کلپنا مانتر ہیں۔ جب چت پھرتا ہے تب ایک اور دو کی کلپنا
ہوتی ہے اور چت اسپند کے مٹ جانے سے دونوں کی کلپنا
مٹ جاتی ہے۔ جیسے منکھ سپنے میں اپنا سوروپ تیاگ کر
پرچھن شریر کو دھارن کرتا ہے اور دویت روپ جگت کو دیکھتا
ہے پر جب جاگتا ہے تب اپنے ادویت روپ کو دیکھتا ہے پرنت
جاگنے بنا بھی دویت کچھ نہیں ہوا تیسے ہی یہ جاگرت بھی کچھ ہے
نہیں بھرم سے بھاستا ہے۔ جب یہ جیو اپنے واستو روپ کی اور
ساودھان ہوتا ہے اور ہردے میں بچار اٹھتا ہے تب سنکلپ
روپی پردہ دور ہو جاتا ہے اور واستو روپ کے ابھیاس سے
وہی روپ ہو جاتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے یہ جگت جو کچھ بھاستا ہے سب

سنکلپ ماتر ہے جیسا سنکلپ ہردے میں درڈھ ہوتا ہے تیساہی
بھاسنے لگتا ہے۔ پرمارتھ سے دوسرا کچھ ہے ہی نہیں سب سنکلپ
کی رچنا ہے۔ سنکلپ وکلپ نے ہی جیو کو دکھی کیا ہے اور جس پُرش
نے وویک روپی بایو سے سنکلپ روپی میگھ کو دور کردیا ہے وہ
پرم نرمل ہوگیا ہے۔ سنکلپ روپی لکڑی اور ترشنا روپی گھی
سے منم روپی اگنی کو یہ جیو بڑھاتا ہے اور اس سے اننت کبھی نہیں
ہوتا پر جب سوروپ کا گیان ہوتا ہے اور اس سنکلپ روپی بایو اور
جل سے اسکو بجھاتا ہے تب شانت کو پاتا ہے۔ ہے شنشٹھ جی اس
شریر کی کریا کا کارن پران اسپند ہے۔ پرانوں ہی سے یہ شریر
سب کام کرتا ہے اور اسمیں آتما اداسین کی طرح رہتا ہے وہ نہ کچھ
کرتا ہے نہ بھوگتا ہے۔ جب جیو کو اپنے سوروپ کا پرماد ہوتا ہے
تب دیہہ میں ابھیمان ہوتا ہے اور اپنے کو کرم کرنے والا اور بھوگنے
والا مانتا ہے اس سے دکھ پاتا ہے اور اس لوک اور پرلوک میں
بھٹکتا ہے۔ جب آتم بچار اپجتا ہے تب آتما کا ابھیاس ہوتا ہے
اور دیہہ کا ابھیمان نشٹ کر دکھ سے چھوٹ جاتا ہے۔

ایشور بولے کہ ہے منیشور آتم ستا سب جگہ پورن ہے پرنت
بھاستی نہیں۔ جب اس کا ابھیاس ہوتا ہے تب سرباتما روپ ہوکر
بھاستی ہے۔ اوس سرباتما شانت روپ دیو کا پوجن دو پرکار
سے ہوتا ہے (اوّل)، اس اشٹ دیو کا پوجن دھیان ہے۔ جہاں
جہاں من جاوے وہاں وہاں چھل چھدر روپ آتما کا دھیان
کر کیونکہ سب کا پرکاشک آتما ہی ہے وہی سب کا کرتا و سب

سنکلپوں کے ارتھ کا پھل دایک ہے اور سب میں سب طرح سب
کال استھت ہے۔ اوس دیو کے دھیان میں سا و دھان رہنا یہ
اسکا باہری پوجن ہے۔ ہے برہم جاننے والوں میں اُتم! اُس کا
پوجن دیپک کر کے نہیں ہوتا اور نہ دھوپ لیپ دان لیپ اور
کیسر سے ہوتا ہے۔ اس آتم دیو کا دھیان کرنا ہی دھوپ دیپ
ہے اور سب سامگری پوجن کی یہی ہے۔ دھیان ہی اس دیو کو پرسن
کرتا ہے اور اس سے پرمانند پراپت ہوتا ہے۔ ہے میشور
موڑھ بھی اس پرکار دھیان سے اس ایشور کی پوجا کرے تو
وہ سنسار سمندر سے پار ہو جائے۔ (دویم) اب نجبیتر کا پوجن سنو
جو سب اگیان اور اندھکار کا ناش کرنے والا ہے اور نسب
طرح سے سب سمے میں چلتے بیٹھتے جاگتے سوتے اس دیو کا
پوجن ہوتا ہے اور بگھن کبھی نہیں پڑتا۔ ہے میشور جتنا پراپت
ہیں سم رہنا ارتھات جو کچھ پراپت ہو اُسمیں راگ، دویش سے
رہت ہونا۔ گرہن اور تیاگ سے رہت سب میں برابر رہنا۔ اور
سکھ دکھ میں بھید بھاؤ کو پراپت نہ ہونا یہی اُس دیو کا اُتم
پوجن ہے۔ ہے میشور وہ چیتن تتو دیو اپنی دیہہ میں استھت
ہے جو بستو پراپت ہو اس سے پوجن کرنے اسی کے آگے
رکھنا سب کا ساکشی آتما کو دیکھنا اور کسی سے دکھی نہ ہونا اور
سنتوں کے ہردے میں رہنے والی جو شانتی ہے کہ سب سمتا
کا استھر ہونا یہ اس دیو کا پوجن ہے۔ سب پدارتھوں کی پراپت میں
دیو کی پوجا کرنے سے انشٹ بھی اشٹ ہو جاتا ہے۔ مرنا آئے

تب دیو کی پوجا جنم آوے تب دیو کی پوجا۔ دردڑ آوے تب
دیو کی پوجا راگ پراپت ہو تو دیو کی پوجا۔ اس طرح دیو پرسن ہوتا
ہے اور جب پرسن ہوتا ہے تو پرگٹ ہوتا ہے۔ ہے میتشور بھیتر
سے آکاش کی طرح اسنگ رہنا اور باہر سے پرکرت آچار میں رہنا
کسی کا سنگ ہردے میں اسپرش نہ کرنا اور سدا اسم بھاؤ بگیان
سے پورن رہنا ہی اس دیو کی اپاسنا ہوتی ہے۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے ناتھ ایسا جو دیو ہے اس کو کیونکر پا سکتے
ہیں۔ شری مہادیو جی بولے کہ ہے میتشور! جو موکش کے ادہکاری
ہیں اونکو جو گرو شاستر نام بدیا پراپت ہوتی ہے اس سے ابدیا کا
بھاگ نشٹ ہو جاتا ہے اور آتم تتو کا پرکاش ہو آتا ہے۔ جیسے
صابون سے دہوبی کپڑے کا میل دور کر دیتا ہے تیسے ہی گرو اور
شاستر ابدیا کو دور کر دیتے ہیں۔ جب کچھ دنوں میں ابدیا نشٹ ہو جاتی
ہے تب اپنا آپ ہی دیکھ پڑتا ہے اور دویت بھرم مٹ جاتا ہے
آتما نردیش اور ادرشٹ ہے تو بھی گرو اور شاستر سے ملتا ہے
اور ان سے بھی نہیں ملتا بلکہ اپنے آپ ہی سے ملتا ہے۔ جیسے اندھیرے
میں کوئی چیز ہو اور دیپک کے پرکاش سے دیکھ پڑے تو دیپک
سے نہیں پایا اپنے آپ سے پایا ہے تیسے ہی گرو اور شاستر بھی
ہیں۔ جو دیپک ہو اور آنکھ نہ ہو تو کیسے پائیے اور آنکھ ہو اور
دیپک نہ ہو تو بھی نہیں پایا جاتا۔ جب دونوں ہوں تب پدارتھ
پایا جاتا ہے۔ تیسے ہی گورو اور شاستر بھی ہوں اور اپنا پرشارتھ
اور تیبر بدھ یعنے تیز عقل بھی ہو تب آتم تتو ملتا ہے اور طرح نہیں

مِلنا۔

بشسشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جو کچھ مجھ سے شری سداشو جی مہاراج نے کہا وہ میں بھی جانتا تھا اور تم بھی جانتے ہو۔ یہ جگت بھی است ہے اور دیکھنے والا بھی است ہے۔ اس مایا روپ جگت میں میں تم سے ست کیا کہوں اور است کیا کہوں۔ جیسے جل میں دروتا ہوتی ہے تیسے ہی آتما میں جگت ہے۔ ہے رام جی لینے اور اندریوں کا سمبندھ سب جیووں کو برابر ہے پرنت جو گیا نوان ہیں وے ساودھان رہتے ہیں اور جو کچھ دیکھتے سنتے بولتے کھاتے سونگھتے اور اسپرش کرتے ہیں وہ سب آتم تتو میں ارپن کرتے ہیں اور آتما سے انک نہیں جانتے۔ اگیانیوں کو کرم کرنے اور بھوگ کرنے کا ابھیمان ہوتا ہے اور اسمیں وے دکھی ہوتے رہتے ہیں۔ ہے رام جی سکھ دکھ دہن بھائی بندوں کا جوگ یہ سب پدارتھ انت ہیں آتے بھی ہیں اور جاتے بھی ہیں اون کو تم آنے جانے والے جان کر بچرو۔ جسکو آنا ہے وہ آوے گا اور جسکو جانا ہے وہ جاویگا۔ اچھے کے ملنے اور برے کے دور ہونے میں تم سکھی نہ ہونا اور برے کے ملنے اور اچھے کے دور ہونے میں دکھی نہ ہونا۔ ہے رام جی پیچھے تم نے پوچھا تھا کہ انشت روپ برھم میں کلنک کیسے پراپت ہوا سو اسپکھر لو چھو تو میں اوسکا جواب دوں گا۔ شری رگھناتھ جی نے کہا کہ ہے منیشور اب مجھکو کوئی سنشے باقی نہیں رہا میرے سب سنشے دور ہو گئے ہیں اور جو کچھ جاننا تھا سو میں نے جانا ہے۔ ہے منیشور آتما میں نہ میل ہے نہ دویت ہے نہ جنم ہے نہ مرن ہے۔ پہلے مجھکو اگیانتا تھی تب میں نے پوچھا تھا

اب آپ کے بچنوں سے میری اگیانتا جاتی رہی ہے اس سے کچھ کلنک نہیں بھاستا۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جو سندر سندر وشیوں کی اچھیا کرتا ہے اس کو جب جتن کرنے سے وہ وشے ملجاتے ہیں تو چھن بھر کا سکھ ہوتا ہے اور جب وے وشے دور ہو جاتے ہیں تب دُکھ دیے جاتے ہیں اس کارن ان کی اچھیا تیاگ کرنا ہی جوگ ہے۔ ان کی اچھیا تب ہوتی ہے جب سوروپ کا اگیان ہوتا ہے اور دیہہ آدک میں اہنگ بھاؤ ہوتا ہے۔ اس سے ہے رام جی تم گیان روپی پہاڑ پر چڑھے رہنا اور اہنگتا روپی گڑھے میں نہ گرنا۔ ہے رام جی جب وشے کو زہر سمجھے تب من بھی نرس ہو جاتا ہے اور چت نہہ سنگ ہو جاتا ہے۔ چت کے اپشم ہونے میں جو سُکھ ہے وہ بانی سے نہیں کہا جا سکتا اُس سے بڑھ کر کوئی سُکھ نہیں۔ اور سُکھ ناش ہو جاتے ہیں پر آتم سُکھ ناش نہیں ہوتا اور اپجنے اور مٹنے سے رہت ہے

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی! جیسے بیج کے بھیتر پھول پھل اور سمپورن برچھ ہوتا ہے سو آدبھی بیج ہے اور انت بھی بیج ہے جب پھل پکتا ہے تب بیج ہی ہوتا ہے تیسے ہی آتما بھی جگت میں ہے۔ جگت کے آد بھی آتم ستا ہے انت بھی آتم ستا ہے اور جو کچھ بیچ میں بھاستا ہے سو بھی وہی روپ ہے۔ آتم روپی ڈبے سے جگت روپی رتن نکلتے ہیں جیسا بھرنا ہوتا ہے تیسا ہی جگت بھاس آتا ہے۔ جیسے جل کا رس نبا سپتی میں بیاپا ہوا ہے تیسے ہی سب جگت میں سوکشم روپ ہو کر آتم ستا بیاپی ہوئی ہے۔ جیسے ایک ہی رس ستا برچھ گھاس اور

گھیتوں میں بسائی ہوئی ہے اور ایک ہی انیک روپ ہوکر بھاستی
ہے تیسے ہی ایک ہی برہم ستا انیک روپ ہوکر بھاستی ہے۔ جیسے مور
کے انڈے میں طرح طرح کے رنگ بھاستے ہیں تو بھی ایک روپ
ہیں تیسے ہی اس جگت میں الگ الگ پدارتھ بھاستے ہیں تو بھی ایک
برہم ستا ہی ہے دوسرا کچھ نہیں۔ دویت بھرم کیول اگیان سے کلپتا
ہے اور گیان ہونے سے نشٹ جاتا ہے۔ ہے رام جی سمیر پربت آکاش
پاتال دیوتا راکھس آدک ایسے کتنے ہی برہمانڈ اکٹھے کرکے بچار
روپی کانٹے میں رکھے اور پیچھے کے پلڑے میں آدھی رتی ڈالے تو
بھی تول میں برابر نہ ہوں گے کیونکہ واستو میں نہیں ہیں صرف اپچار
سے سدھ ہیں۔

وشستھ جی بولے کہ ہے رام جی جیسے جیو کو سپنے میں جو سنسار
اُدے ہوتا ہے وہ کلپنا ماتر ہوتا ہے نہ ست ہے نہ است ہے جیو کے
پھُرنے ہی سے بھرم بھاستا ہے تیسے ہی یہ جاگرت اوستھا بھرم ماتر
ہے سوپن اور جاگرت ایک روپ ہے۔ جیسے سپنے میں جاگرت کا ایک
چھن بھی بہت کال جان پڑتا ہے تیسے ہی سوروپ کے پرماد سے جاگرت
بھی بہت کال جان پڑتا ہے۔ ہے رام جی جو پرش سوروپ میں
استھت ہوا ہے وہ سدا نہ سنگ ہوکر بچرتا ہے۔ جیسے کرشن بھگوان
کے نہ سنگتا کے اُپدیش سے پانڈو کے پتر ارجن نرکت ہوکر بچرینگے
اور سب بیوہاروں میں سکھی اور سوستھ رہیں گے۔ تیسے ہی تم بھی
نہ سنگ ہوکر بچرو۔ شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون پانڈو
کے پتر ارجن کیسے ہوں گے اور کیسے کرشن بھگوان نہ سنگ کا اُپدیش

ان کو کریں گے بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جیسے سبرن میں بھوکھن
اور سمدر میں ترنگ بھرتے ہیں تیسے ہی آتما میں چودہ طرح کے بھوت
جات (مخلوقات) بھرتے ہیں اور جیسے جال میں پنچھی بھرمتے ہیں تیسے
ہی جگت میں جیو بھرمتے ہیں۔ جب پرتھوی میں بہت سے جیو ہو جاتے
ہیں اور چلنے کو راستہ نہیں ملتا اور کوئی دشٹ جیو جیوؤں کو دکھ
دیتے ہیں اوس سے پرتھوی بھاری اور دکھی ہوتی ہے تب پرتھوی
کا بھار اُتارنے کے نمت بشن بھگوان اوتار دھارن کر کے دشٹ
جیوؤں کا ناش کرتے ہیں اور دھرم مارگ کو درڑھ کرتے ہیں۔ ہے
رام جی اس پرکار ایک دیہہ سے بشن بھگوان شری بسدیو جی
کے گھر میں پتر روپ شری کرشن جی نام سے ہوں گے اور دوسری
دیہہ سے پانڈو کے گھر میں ارجن نام سے ہوں گے۔ راجا یدھشٹر
نام دھرم کے پتر ہوں گے اس کے چچا کے پتر کا نام دریودھن
ہوگا اور اوس کا اور بھیشم کا بڑا یدھ ہوگا۔ اس یدھ میں بشن بھگوان
کا ششیہ ارجن نام ہوگا جو اپنے بھائی بندوں کو دیکھ کر موہ چھت
ہوں گے اور موہ اور کایرپنے سے اُن کے ہاتھ سے دھنکھ گر پڑیگا
اور گھبرا جائیں گے۔ تب گیان ششیہ سے بشن بھگوان ارجن کو اپدیش
کریں گے کہ ہے راج سنگھ ارجن تم منکھ سبھاؤ کو پراپت ہو کر
کیوں موہت ہوئے ہو اس کایرپنے کو چھوڑ دو تم تو پرم پرکاش
آتم تتو ہو۔ آتما نہ پیدا ہوتا ہے نہ مرتا ہے۔ جو اس آتما کو مارنے والا
مانتے ہیں اور مارا گیا مانتے ہیں وے آتما کو نہیں جانتے۔ یہ آتما نہ
مرتا ہے نہ مارتا ہے کیونکہ جو ابناشی روپ نراکار اور آکاش سے بھی

ادہاک سوکشم ہے اُس آتما پرمیشور کو کوئی کسطرح مارے۔ ہے
راجن تم اہنکار روپ نہیں اس اناتم ابھمان روپی مل کو تیاگ کرو
تم جنم مرن سے رہت مکت روپ ہو۔ جس پُرش کو اناتم میں اہنگ بھاؤ
نہیں وہ سب جگت کو مارے تو بھی کسی کو نہیں مارتا اور نہ بندھن
میں پڑتا ہے۔ ہے پانڈو کے پتر جاپ تمہارا پرم دہرم ہے اس کو
کرو۔ پرایا دہرم جو بہت اتم بھی ہو تو بھی دُکھ دایک ہے اور اپنا
دہرم تھوڑا بھی امرت کی طرح سکھ دایک ہوتا ہے۔ ہے ارجن اس
جیو کو اہنکار ہی دکھ دایک ہے۔ تم چاہے جیسا کرم کرو پرنت جو
اہنگ بھاؤ نہ ہوگا تو وہ تم کو اسپرش نہ کرے گا۔ سنگ ابھیان کو
تیاگ کر جوگ میں استھت ہو کر کرم کرو اور جو آچار ہے اس کو برہم
میں ارپن کرو۔ سنیاس جوگ جُگت سے کرموں کو کرتے ہوئے بھی
تم مکت روپ ہو گے۔ اتنا سُنکر ارجن پوچھتے ہیں کہ ہے بھگوان
برہم گیان برہم آرپن اور جوگ کسکو کہتے ہیں۔ شری بھگوان
بولے کہ ہے ارجن جہاں سب سنکلپ شانت ہیں کیول ایک گھن
بیدنا ہے دوسری بھاؤنا کا اُٹھان نہیں کیول اچینت چنماتر سما
ہے اوس کو پر برہم کہتے ہیں۔ اس کو جان کر اس کے پانے کا اُدّم
کرنا اور جب بچار سے اُس کو پائیے اسکا نام گیان ہے۔ اسی میں
استھت ہونے کا نام جوگ ہے۔ پرانوں کے استھت کرنے کو جوگ
کہتے ہیں کیونکہ جب پران استھت ہوتے ہیں تب من بھی استھت ہو جاتا
ہے اور جب من استھت ہوتا ہے تب پران بھی استھت ہو جاتے ہیں
ان کا پرسپر سمبندھ ہے۔ ایسا نشچے کرنا کہ یہ سب برہم ہے میں برہم

ہوں اور سب جگت میں ہی ہوں۔ اور برہم سے الگ کچھ بھاؤنا نہ
کرنا اسکا نام برہم ارپن ہے۔

شری بھگوان بولے کہ ہے ارجن! سب جگت میں ہوں دشا
اور آکاش میں ہوں اور کرم کال دویت میں ہی ہوں۔ تم مجھ سے
من لگاؤ میری بھگت کرو میرا یجن کرو مجھ ہی کو نمسکار کرو تب مجھ
میں ملجاؤ گے۔ ہے ارجن سریا تما سرب کا آتما میں ہوں مجھ سے الگ
کچھ نہیں۔ یہ سنسار ایک اکھنڈ برہم سوروپ ہے نہ کوئی پیدا ہوتا
ہے نہ مرتا ہے برہم روپی سمندر میں تم بھی ایک ترنگ بچھڑے ہو
اور کچھ دنوں تک رہ کر پھر اُسی میں مل جاؤ گے اس سے تم
برہم میں ہو کر جدھ کرو اور سکھ دکھ ہان لابھ جے اجے ان کو
ایک سمجھو اور کرم کے ابھمان اور پھل کی اچھا کو تیاگ کر ادویت
آتما میں استھت ہو رہو۔

ارجن بولے کہ ہے بھگون آپ کہتے ہیں کہ آتما ایک ہے
تو مرت بھی دوسرا نہ ہوا اور لوگ مرنے کے بعد سرگ اور نرک
بھوگتے ہیں جو مرت نہیں تو لوگ مرتے کیوں ہیں اور پاپ پن کا
پھل کیوں بھوگتے ہیں۔ شری بھگوان بولے کہ ہے ارجن نہ کوئی
مرتا ہے نہ پیدا ہوتا ہے یہ سپنے کی طرح متھیا کلپنا ہے۔ جیسے نیند
کے دوش سے سپنے میں مرتا اور پیدا ہوتا جان پڑتا ہے تیسے ہی
سنسار میں یہ جنم مرن اگیان سے بھاستا ہے۔ اگیان چھوٹنے کا نام
ہے اس چھوٹنے ہی سے سورگ اور نرک بنا ہے۔ ہے ارجن جیسے
یہ جیو بھوگتا ہے سو سنو کہ اس جیو نے اپنے سوروپ کے پرماد

سے سدنکلپ کے شریر رچے ہیں۔ پرتھوی جل اگن بایو آکاش ہیں من بُدھ اہنکار سے جیو پرکاش کرتا ہے اُس سے مل کر جیسی باسنا کرتا ہے ویسا ہی آگے بھوگتا ہے۔ وہ باسنا تین طرح کی ہے۔ ساتوکی راجسی اور تامسی۔ جیسی باسنا ہوتی ہے ویسا ہی سورگ اور نرک بنجاتا ہے۔ ساتوکی باسنا سے سورگ بن جاتا ہے اور اور سے نرک آدک بنجاتے ہیں۔ ہے رام جی سورگ اور نرک بھی کیول باسنا ماتر ہیں واستو میں نہ کوئی سورگ ہے نہ نرک ہے ایک آتما ہی جیوں کا تیوں استھت ہے۔ پرنت یہ جگت بھاس بھرم سے بھاستا ہی اس جیو نے اگیان سے بہت دنوں تک باسنا کا ابھیاس کیا ہے اُسی سے بھرم دیکھتا ہے۔ جب آتم بچار اُپجتا ہے تب جگت کو سپنے کی طرح جانتا ہے اور باسنا بھی نشٹ جاتی ہے اور جب باسنا نشٹ جاتی ہے تب کلیان ہوتا ہے۔

جب اس پرکار تر لوکی کے ناتھ کرشن بھگوان کہیں گے تب ارجن ایک چھن بھر مون ہو جائیں گے اس کے لیے کہیں گے کہ ہے بھگون میرے سب شوک نشٹ گئے اور جیسے سورج کے اُدے ہونے سے کمل کھل آتے ہیں ویسے ہی آپ کے بچنوں سے میرا اپودھ کھل آیا ہے اب جو آپ کی آگیا ہو وہی کروں۔ اس طرح کہہ کر ارجن گانڈیو دھنکھ چڑھاویں گے اور کرشن بھگوان کو نمسکار کرکے نہہ سندیہہ اور نشنک ہو کر رن لیلا کریں گے جس سے ہاتھی گھوڑے اور منکھوں کو مارکر لہو کی دھارا بہاویں گے تو وہ بھی آتم تتو میں استھت رہیں گے اور اپنے سوروپ سے

چلایمان نہ ہوں گے۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی تم بھی ایسی درشٹ کا آشر سے کر کے نہ سنگ سنیاسی ہو کر اپنے سب کرم اور چلنتیا برھم میں ارپن کرو اور اس سنسار کا سار جو آتما ہے اسمیں سکھوپت کیطرح مون ہو رہو۔ شری رام چندر نے پوچھا کہ ہے بھگون میں تین مون جانتا ہوں ایک بانی سے مون ارتھات چپ رہنا۔ دوسرا اندریوں کا مون ارتھات سمادھ میں آنکھوں وغیرہ کا بند کر لینا اور کچھ نہ دیکھنا۔ تیسرا کاشٹ مون ارتھات ہٹ کر کے من اور اندریوں کو بس کرنا۔ پرنت میں سکھوپت مون نہیں جانتا ہوں سو آپ کہیے وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ تینوں کاشٹ مون اگیانی تپسویوں کے ہیں اور سکھوپت مون گیانی اور جیون مکت کا ہے۔ وہ یہ ہے کہ بانی اور اندریوں سے کرم کرنا پرنت آتما سے الگ اور کچھ نہ جاننا۔ یا ایسا ہونا کہ نہ میں ہوں نہ جگت ہے۔ یا ایسا ہونا کہ سب میں ہی ہوں ایسے نشچے میں استھت ہونا بڑا اتم مون ہے۔ ہے رام جی تمہارا سوروپ اونکار ہے اوم اونکار کو انگیکار کر کے استھت ہونا پرم اتم مون ہے۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی میں ایک اور اتہاس کہتا ہوں اوسکو سنو۔ جس سے راجا بھاگیرتھ سو سنتھ چت ہو کر آتم پد میں استھت ہوا اور اپنے پرشارتھ سے سورگ لوک سے شری گنگا جی کو مرت لوک میں لے آیا۔ شری گنگا جی کی دھارا ایک سورگ میں چلتی ہے اور ایک پاتال میں چلتی ہے راجہ بھاگیرتھ نے ایک دھارا

اس مرتّت لوک میں بھی چلائی ہے اور اس سے سمدر پر بھی اُپکار کیا
کیونکہ جن سمدروں کو اگست منی نے پی لیا تھا ان سمدروں کا
درڈّربھی (شری) گنگا جی کے آنے سے مٹ گیا۔ ہے رام جی ایک
سمے راجہ بھاگیرتھ کے من میں یہ بچار اُپجا کہ سنسار میں ایک
ہی کام بار بار کرنا سو رکھتا ہے۔ نِت نِت وہی بھوگنا وہی کھانا
اور پھر وہی کرم کرنا ہوتا ہے جس کرم کے کرنے سے پیچھے سُکھ
ملے اُس کے کرنے کا کچھ دوش نہیں۔ اوس زمانہ میں راجہ جوان
تھا جیسے سمرکھی زمین میں کمل کا پھول پیدا ہونا تعجب ہے تیسے
جوانی کی عمر میں ایسا بچار پیدا ہونا تعجب ہے۔ ہے رام جی جب
راجا کو ایسا بچار اُپجا تب اُس نے اپنے گورو ترتل رکھیشور سے
جا کر پوچھا کہ ہے بھگون وہ کون سُکھ ہے جسکو پانے سے بڑھاپے
اور موت کے دُکھ چھوٹ جاتے ہیں۔ اس سنسار کے سکھ تو بھیترسو
شول ہیں اور ان کے انت میں دکھ ہے۔ ترتل رکھیشور بولے کہ ہے
راجن انتہ کرنیہ جیتے دیا نیہ جوگ ہے۔ جس کے جاننے سے
نشانت پد پراپت ہوتا ہے سو آتم گیان ہے۔ یہ بڑھاپا اور مرنا تب
تک بھاستا ہے جب تک اگیان ہے۔ آتما نند سرپگیہ ہے اس
کے جاننے سے چت کی جڑگا نٹھ ٹوٹ جاتی ہے اور تھانت اناتم دیہہ
اندری آدک میں آتما کا ابھمان کرنا مِٹ جاتا ہے اور سب کرم بھی
چھوڑ کر سب سنشے مِٹ جاتے ہیں۔ ایسے شُدھ سوروپ
کو پاکر گیانی لوگ استھت ہوتے ہیں ؎ **اشلوک**

असक्तिर न भिष्वमपुत्रदार गृहादिष
नित्य च समचित्तत्व मिष्टानिष्टोपपत्तिषु ॥

ارتھات:۔ دیہہ اور اندریوں میں آتم ابھمان نہ کر کے پتر اور استری اور کٹمب کے دُکھ سے آپ کو دُکھی نہ جاننا۔ نت سم چیت رہ کر بھلے بُرے کے پراپت ہونے میں ایک رس رہنا۔ چِت کو آتم پد میں لگا کر برت کو اور طرف نہ جانے دینا۔ ایکانت جگہ میں استھت ہونا اور اگیانی کا سنگ نہ کر کے برہم بدیا کا سدا بچار کرنا۔ یہ لچھن تتو گیان کے درشن کے لئے کہے ہیں ان سے برخلاف اگیان تا ہے۔ ہے راجن یہ گینیہ جاننے جوگ ہے اس کے جاننے سے کیول شانت پد کو پراپت ہوگے اور دیہہ کا اہنکار بھی مٹ جائیگا۔ جب اس طرح گرو جی نے کہا تب راجہ بولا کہ ہے بھگون یہ اہنکار تو بہت دنوں سے دیہہ میں رہتا ہے اور ابھمانی ہے اس کو کیونکر تیاگ کروں۔ رکھ بولے کہ ہے راجن اہنکار پرشارتھ کرنے سے مٹ جاتا ہے پہلے بھوگوں میں دویش (نفرت) کرنا۔ پھر بھوگوں کی اچھا نہ کرنا۔ بار بار اپنے سوروپ کی بھاؤنا کرنا اور بچارنا۔ اس سے تمہارے جیو کا اہنکار نشٹ جائیگا اور تب تم کو سرما تما ہی بھاسے گا۔ ہے راجن یہ لجّا روپ پھانسی

جب تک بنرت نہیں ہوتی تب تک آتم پد نہیں ملتا۔ آہنگ مم ترشنا شوک دکھ اور بھلا کہنے کی اچھا آدک جو من کے اِستھان ہیں اس کو لنّگ کہتے ہیں۔ اس سے تم اہنکار مم سے رہت ہو تمہارے دشمن جو راج لینے کی اچھا کرتے ہیں ان کو اپنا راج دیدو اور چوبہہ سے رہت ہو کر پریوار اور استری اور پتر کے موہ سے بھی رہت ہو او۔ ان دشمنوں کے گھر میں بھیک مانگو کہ تم کو بھلا کہنے کی اچھا نہ رہے۔ یعنی اپنے کو سب سے بدتر جان کر ابھمان کو چھوڑ دو۔

جب اس پرکار تنزل رکھیشور نے اپدیش کیا تب راجہ بھاگیرتھ اُٹھ کھڑا ہوا اور گرو کا اپدیش اپنے ہردے میں رکھ کر اس کے مطابق راج چھوڑ کر اکیلا بن کو چلا گیا وہاں ایک استھان میں بیٹھ کر تپ کرنے لگا اور شری گنگا جی کے لانے کے لیے ہزار برس تک شری برہما جی کا ارادھن کیا تب شری گنگا جی اس مدھ منڈل میں آئیں۔ پھر راجا بھاگیرتھ سم چت اور شانت پد میں استھت ہو کر بچرنے لگا اور جیسے پون سے رہت سمندر اچل ہوتا ہے ویسے ہی وہ سنکلپ وکلپ سے رہت ہو کر استھت ہوا۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ جو راجا بھاگیرتھ کی درشٹ میں نے تم سے کہی ہے اوس کا آشرے کر کے بچرو۔ یہ درشٹ سب دکھوں کا ناش کرتی ہے۔ اتنا سن کر شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون یہ سنسار سنکلپ سے پیدا ہوا ہے۔ اِستھاور جنگم روپ سنسار برچھ ہے اور سنکلپ اوس کا بیج ہے وہ دکھوں بھرا نایا ہم ہے

جس سے اگیانی پُرش بھی اوس کو جتن کر کے سدھ کر لیتے ہیں اور گیانی لوگ کسطرح لیلا کر کے بچرتے ہیں۔ وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی! تین طرح کی سدھیاں ہوتی ہیں۔ ایک تو اُم پائے سدھ ہے کہ یہ چیز مجھ کو ملے اس کے لئے اگیانی لوگ جتن کرتے ہیں۔ دوسری سدھ یہ ہے کہ یہ دُکھ میرا نبرت ہو اور میں سکھی ہو جاؤں یہ چنتا بھا اگیانی کو رہتی ہے۔ تیسری سدھ یہ ہے کہ میں جو کرم کرتا ہوں اسکا پھل مجھ کو ملے یہ بچار کرنے والا بھی اگیانی ہے کیونکہ وہ آپ کو کرتا مانتا ہے۔ گیاتوان اس سے برخلاف رہتا ہے اور جو وہ اسمیں برتتا بھی ہے تو بھی اوس کو یہ نشچے رہتا ہے کہ میں نہ کرتا ہوں نہ بھوگتا ہوں۔ جوگ کرکے اس پرکار سدھ ہوتے ہیں کہ دلیش کال تست کریا اون کے بس میں ہو جاتی ہیں۔ مکھ میں گٹکا رکھ کر جہاں چاہے وہاں پہنچ جانا۔ آنکھوں میں انجن لگا کر جسکو دیکھنا چاہے اوس کو دیکھ لینا۔ اور تلوار ہاتھ میں لے کر سب پرتھوی کو بش میں کر لینا۔ جس پرکار یہ سدھ ہوتے ہیں وہ بھی سنو۔ کہ نابھ کے نیچے آدھار چکر میں ایک کنڈلنی شکت ہے ناگنی کی طرح اسمیں کُنڈل ہیں اور باسنا بھی اُس میں بکھ ہے۔ اس کنڈلنی میں جب منن ہوتا ہے تب من ہو کر پرگٹ ہوتا ہے جب نشچے ہوتا ہے تب بُدھ پرگٹ ہوتی ہے جب اہنگ بھاؤ ہوتا ہے تب اہنکار پرگٹ ہوتا ہے اور جب اسمیں اسپرش کی اچھیا ہوتی ہے تب پون پرگٹ ہوتی ہے۔ جو کچھ یہ ناڑی اور اندریاں ہیں وے سب کنڈلنی شکت سے اُدے ہوتی ہیں اور آتما کا پرگٹ ہونا بھی اس سے جانا جاتا ہے۔ جب یہ جیو کنڈلنی

شکت میں اسفقت ہو کر پون کو اسفقت کرتا ہے تب جو کچھ بھیتر باہر
پران بایوئیں دے سب اُس کے لبس میں ہو جاتی ہیں۔ جیسے سب
سینا راجا کے لبس میں ہوتی ہے اسی پرکار سب اندریاں پران
کے لبس میں ہوتی ہیں۔ اور جو پران بایو لبس میں نہیں ہوتی تو آدھ
بیادھ روگ اپجتے ہیں۔
شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون آدھ بیادھ کیسے
ہوتی ہے سو کہئے۔ لشنشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی من کے دکھ کو
آدھ کہتے ہیں اور دیہہ کے دکھ کا نام بیادھ ہے۔ آدھ تب
ہوتی ہے جب سنکلپ ہوتا ہے کہ یہ سُکھ مجھ کو ملے اور جب
وہ سُکھ نہیں ملتا ہے تب سوچ کر کے دکھی ہوتا ہے۔ اور
بیادھ تب ہوتی ہے جب باد پت کپھ کا لکار شریر میں
ہوتا ہے اور اوس سے دُکھ پاتا ہے۔ جب من اور شریر کا
دُکھ اکٹھا ہوتا ہے تب آدھ اور بیادھ دکھ بھی اکٹھے ہوتے
ہیں۔ بیادھ دو پرکار کی ہوتی ہے ایک چھوٹی اور دوسری
بڑی۔ جو شریر کو کوئی دُکھ پہنچے اُس کو چھوٹی بیادھ کہتے ہیں
یہ اسنان اور جپ سے نبرت ہو جاتی ہے۔ اور بڑی بیادھ جنم
مرن کے روگ کو کہتے ہیں یہ بڑا روگ ہے اور من کے شانت ہوئے
بغیر دور نہیں ہوتا۔ اسی سے کہتے ہیں کہ آدھ بیادھ دونوں من ہی
ہوتے ہیں۔ گیانی کو نہ آدھ ہوتی ہے نہ بیادھ ہوتی ہے۔
شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون بیادھ من سے
کیسے ہوتی ہے۔ لشنشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جب چت شانت

ہوتا ہے تو کوی روگ نہیں رہتا اور جب تک چت شانت نہیں
ہوتا تب تک آدھ بیادھ ہوتی ہیں - جو کچھ اناج باہر آگ سے پکایا
ہوا ہوتا ہے اور اس کو آدمی کھاتا ہے تب بھیتر جو کنڈلنی پرلینیٹ کاسی
ملی ہوئی ہے اسمیں ہردے کی اگن سے وہ کھانا پھر پکتا ہے اور سب
ناڑیاں اپنے اپنے بھاگ رس کو لے جاتی ہیں - بیج والی ناڑی
بیج کر کے رکھتی ہے اور لہو والی ناڑی لہو کر کے رکھتی ہے پرنت
جب راگ اور دویش سے چت گنڈلنی شکت میں چوبھ ہوتا
ہے تب ناڑی اپنے اپنے استھانوں کو چھوڑ دیتی ہیں اور اناج
بھی بھیتر نہیں پکتا ہے اور اس کچے رس سے روگ اُٹھتا ہے - جیسے
راجا کو چوبھ ہوتا ہے تو سینا کو بھی چوبھ ہوتا ہے اور راجا کو شانت
ہوتی ہے تب سینا کو بھی شانت ہوتی ہے ویسے ہی جب من میں چوبھ
ہوتا ہے تب روگ ہوتا ہے اور جب من میں شانت ہوتی ہے تب
ناڑی اپنے اپنے استھانوں میں اسنفٹ ہوتی ہیں اور کوئی روگ
نہیں ہوتا - اس سے ہے رام جی آدھ بیادھ روگ تب ہوتے
ہیں جب منکھ کے چت میں باسنا ہوتی ہے - باسنا کے مٹ جانے سے
کوئی روگ نہیں رہتا - ہے رام جی باسنا چار طرح کی ہوتی ہے
سو سنو - ایک **سکھپت** ہے دوسری سوپن تیسری **جاگرت**
اور چوتھی **چھینیا** - استھاور جون کو سکھپت باسنا ہے سو آگے
پھرے گی - ترجک جون کو سوپن باسنا ہے کہ ان کو باسنا کا گیان
بھی نہیں - جنگم ارتھات منکھ اور دیوتا آدک کو جاگرت باسنا ہے
کہ وے باسنا ہی میں لگے ہوئے ہیں - یہ تین باسنا تو اگیانی کو ہیں - اور

چھنیا باسنا گیانی کی ہے ارتھات اس کو باسنا کی ستا نہیں رہتی ہے۔ جب اس پرکار باسنا مٹ جاتی ہے تب آگے سنسار بھی نہیں رہتا۔ باسنا ہی سنسار روپی برچھ کا بیج ہے اور نہ باسنا ہونا ہی پرش پد جانن ہے۔ ہے رام جی کیوں باسنا ہوہ سے جیو استھاور اوستھا کو پراپت ہوتا ہے۔ وہ باسنا سے ترجک جون کو پاتا ہے ارتھات پشو پنچھی اور سانپ آدک کا جنم پاتا ہے تن باسنا سے منکھ آدک کا شریر پاتا ہے اور نجہ باسنا نہ ہونے سے موکش پاتا ہے۔ اس سے ہے رام جی تم نرباسناک پد میں استھت ہو جس سے پھر جنم آدک کا دُکھ نہیں ہوتا۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ جو راجا بھاگیرتھ کی درشٹانت میں نے تم سے کہی ہے ایسا ہی ایک برتانت آگے شکھر دوج راجا کا ہوا ہے وہ بھی سنو۔ ہے رام جی دواپر جگ کی چوتھی چوکڑی میں ایک شکھردوج راجہ ہوا ہے۔ جب وہ سولہ برس کا راج کمار تھا تب ایک سمے شکار کو نکلا۔ بسنت رُت کا سمے تھا۔ راجا اپنے باغ میں جا پھرا جہاں پھولوں کے بچتر ستھان تھے۔ ان میں بھونری اور بھونروں کی سندر لیلا دیکھ کر راجا کو بچار اپجا کہ جو مجھ کو بھی استری مل جائے تو میں بھی لیلا کروں۔ جب اس پرکار راجا بھوگ کی چنتا کرنے لگا تب منتریوں نے جو راجا کے شریر کی اوستھا جانتے تھے جانا کہ ہمارے راجا کا من استری پر ہے اس سے اسکا بواہ کرنا چاہئے۔ تب ایک راجا کی کنیا جو بہت سندر تھی اور پرچا متی کتی اس کے ساتھ راجہ شکھردوج کا بواہ شاستر

کی بدھ سہنت کیا گیا۔ اس استری کا نام چڑالا تھا اس سے راجا کی بہت پریت ہوئی اور اس استری کا بھی راجہ سے بہت اسنیہہ ہوا۔ ان دونوں کی پریت آپس میں ایسی بڑھی جیسے بھونرا اور بھونری کی پریت ہوتی ہے۔ ہے رام جی اس پرکار جب راجا اور رانی نے بہت دنوں تک بھوگ بھوگے تو جیسے گھڑے میں چھید ہونے سے آہستہ آہستہ پانی نکل جاتا ہے تیسے ہی آہستہ آہستہ ان کے جوانی کے دن نکل گئے اور بردھ اوستھا آگئی تب راجا اور رانی کو براگ پیدا ہوا اور وہ بچار نے لگے کہ یہ سنسار متھیا اور ناش وان ہے ایک سا نہیں رہتا اور یہ بھوگ بھی متھیا ہیں کہ اتنے دنوں تک ہم بھوگتے رہے پر ترشنا پوری نہ ہوئی بلکہ اور بڑھتی ہی گئی۔ یہ شریر بھی ہمارا نہیں رہیگا۔ جیسے سوکھا پتا برچھ سے گر پڑتا ہے تیسے ہی شریر بھی نشٹ ہو جاتا ہے ایسے شریر کا کیا آسرا کرنا ہے۔ اس سے ہم ایسا جتن کریں جس سے سنسار روپی روگ دور ہو جائے۔ یہ سنسار روپی پشو چتا برہم بدیا کے نشتر سے دور ہوتی ہے برہم بدیا سے گیان اُپجتا ہے اور آتم گیان سے سب دکھ مٹ جاتے ہیں اس لیئے آتم گیان کے نمت ہم سنتوں کے پاس جاویں۔ ایسا بچار کر راجا اور چڑالا آتم گیانیوں کے پاس پہنچے اور ان کی پوجا کر کے ان سے برہم بدیا سننے لگے وے آتم گیان کی باتیں کرتے تھے اور آتم گیان ہی میں چت بھاؤنا کر کے آپس میں اسی کا بچار اور چرچا کر تے تھے۔ ہے رام جی رانی چڑالا کی جو راجا کی بدھ سے بڑی ہوئی تھی وہ راجا کی کوئی سیوا ٹہل

کرے تو بھی اس کے چت کی برت بچار ہی ہیں رہی ہے۔ وہ یہ بچاری
کہ میں کیا ہوں اور یہ سنسار کیا ہے۔ اور کہاں سے پیدا ہوا ہے
ایسا بچار کر وہ جاننے لگی کہ یہ شریر پنچ تتو کا ہے سو میں نہیں کیونکہ
شریر جڑ ہے اور کرم اندریاں بھی جڑ ہیں میرا سوروپ سدا
ادبے روپ اور چیتن ہے۔ جیسے شرورت کا آکاش نرمل
ہوتا ہے ویسے ہی میں نرمل اور تاپ سے رہت اور راگ دویش
سے دور چھا تر پد ہوں اور میں تو کے جھگڑے سے الگ ہوں
مجھ میں بچرنا اور اہنکار کوئی نہیں۔ یہ آتما ہی من بدھ آدک
درشیہ اور سنسار روپ ہو کر پھیلا ہے۔ جیسے بڑے پربت
کے پتھر اور بٹے ہوتے ہیں سو پربت سے الگ نہیں تیسے ہی یہ
درشیہ جگت آتما سے الگ نہیں۔ یہ آکار ایسے ہیں جیسے گندھرب
نگر طرح طرح کا ہو کر بھاسنا ہے پر گیا نوان کو ایک رس ہے
اور اگیانی کو بھید بھاؤنا ہے۔ اب میں نے جانا ہے کہ میں ایک
رس ہوں۔ ہے رام جی اس پرکار چڑالا آپ کو جاننے لگی اور
جیسے بوڑھی گئو پہاڑ کی گھاٹی پر ہری ہری گھاس سے پرسن
ہوتی ہے ویسے ہی وہ اپنے آنند روپ کو پا کر استھت ہوئی۔ تب
راجا شکھر دوج رانی کو دیکھ کر اشچرج میں ہو کر بولا کہ ہے رانی
اب تم پھر سے جوان ہوئی ہو اور تم کو کوئی بڑا آنند پراپت
ہوا ہے کیا تم نے امرت کا رس پیا ہے یا تینوں لوک کا راج
تم کو ملا ہے۔ تم میں بھوگ باسنا بھی نہیں دیکھ پڑتی اس سے تم برنن
کرو کہ تم کو کون چیز ملی ہے۔ چڑالا بولی کہ ہے راجن یہ جو کچھ درشٹ

آتا ہے سو کبخت ہے اور اس سے رہت جو نہ کبخت بدھ ہے
اوس کو پاکرمیں شانت بیان ہوئی ہوں اور جو کچھ بھوگ ہیں
ان سے رہت ہو کر میں نے ابھوگ بھوگ بھوگا ہے اوس
بھوگ سے ترپت ہوئی ہوں اور بھات بینے آتم گیان پایا ہے
اور آتما میں بشرام کرتی ہوں اس سے میرا کبھی ناش نہیں
اور مجھے کوئی ڈر نہیں۔ ہے رام جی جب اس پرکار رانی نے
کہا تو راجا اس کے بچن نہ سمجھ سکا کیونکہ راجا نے آتم پد کو نہ پایا
تھا اس سے رانی اپنے من میں بہت دکھی ہوئی اور بچار کرنے
لگی کہ بڑا افسوس ہے جو راجا نے میری باتوں کو نہ جانا۔ تب رانی
راجا کو آہستہ آہستہ تتو کا اُپدیش کرنے لگی اور پنڈتوں سے
کہا کہ تم بھی راجا کو اوپدیش کرو پرنت راجا کو آتم گیان نہ ہوا
اور وہ دیوانہ ایسا بنا رہا۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے برہمن رانی سب
تسکیتوں سے پورن تھی اور راجا بھی کچھ بہت موڑھ نہ تھا تو اوس کو
اسکا اوپدیش کیوں نہ درڑھ ہوا۔ وسشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی
جیسے بے چھید کے موتی میں تاگا پرویش نہیں کرتا ویسے ہی چڑالا
کے اُپدیش نے راجا کو نہ بیدھا۔ ہے رام جی جب تک منکھ آپ
بچار نہ کرے اور اُسمیں درڑھ ابھیاس نہ ہو تب تک جو برہما جی
بھی اُپدیش کریں تو بھی اوس کو نہ بیدھیں۔ کیونکہ آتما آپ ہی سے
جانا جاتا ہے اور اندریوں کا وشے نہیں۔ شری رام چندر جی نے
پوچھا کہ ہے بھگون جو اپنے آپ ہی سے دیکھتا ہے تو گورو اور شاستر

کس لیے اُپدیش کرتے ہیں۔ وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی گورو اور
شاستر جتا دیتے ہیں کہ تیرا سوروپ آتما ہے پرنت اِدنگ
کر کے (یعنے یہ ہے) نہیں دکھاتے۔ بچار کی آنکھوں سے آپ
کو آپ ہی دیکھتا ہے۔ بچار سے رہت اس کو نہیں دیکھ سکتا جیسے
کسی پُرش کو نیا جیت۔ رما کوئی آنکھ والا دکھاتا ہے تو وہ جو آنکھ
والا ہوتا ہے تو دیکھتا ہے اور جو مند درشٹ ہوتا ہے تو نہیں
دیکھتا اسی طرح گورو اور شاستر آتما کا روپ برنن کرتے ہیں
اور دکھاتے ہیں پر جب وہ بچار کی آنکھوں سے دیکھتا ہے تب
کہتا ہے کہ میں نے دیکھا اور اور کے دکھانے کے لایق ہوتا ہے
ہے رام جی اس پر ایک کرانت کا اتہاس ہے سو سنو۔ کہ ایک
کرانت تھا جس کے پاس بہت سا دھن اور اناج تھا پرنت وہ
ایسا کرپن (کنجوس) تھا کہ کسی کو کچھ نہ دیتا تھا اور دھن کی ترشنا
کرتا تھا کہ کسی طرح مجھکو چنتامن مل جاوے۔ اسی اچھیا سے ایک
سمے وہ گھر سے باہر نکلکر زمین کی طرف دیکھتا ہوا چلا جاتا تھا
کہ ایک ایسے استھان میں پہنچا جہاں گھاس اور بھوسہ پڑا تھا
تو اوس کو اوسمیں کوڑی دیکھ پڑی۔ اوس نے اوس کوڑی کو اٹھا
لیا اور پھر اسی طرح دیکھنے لگا کہ کچھ اور بھی ملجاوے تو دوسری
کوڑی نکلی۔ اسی طرح اوس کو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تین دن
بیت گئے تب چار کوڑی نکلیں پھر آٹھ کوڑی نکلیں۔ جب تین
دن اور ڈھونڈتے ڈھونڈتے بیت گئے تو چندرما کی طرح
چنتامن پرگٹ دیکھی اور اسکو لے کر اپنے گھر آیا اور بہت پرسن

ہوا۔ ہے رام جی اسی طرح گورو اور شاستر سے تو تمس اور اہنگ برہم اسم کا پانا کوڑیوں کا ڈھونڈنا ہے۔ آتما چنتامن روپ ہے۔ پرنت جیسے کوڑیوں کے کھوج میں اوس نے چنتامن بنا کھوجے نہ پائی ویسے ہی گورو اور شاستروں سے آتم پد ملتا ہے گورو اور شاستروں بنا نہیں ملتا۔ جب تک اپنی بدھ نرمل نہ ہو تب تک گورو اور شاستر بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ ہے رام جی! دھن اور تپ اور کرم سے آتما نہیں ملتا کیول اپنے آپ سے یعنی گیان سے پایا جاتا ہے۔ سب آنند کا آنند گیان ہے اور یہ ہی نہایت ہے کیونکہ ایک چھن بھر بھی آتما کے ساکشات کار ہونے سے سرشٹ کا نشان باقی نہیں رہتا۔ پرنت اگیانیوں کو تپ اور کرم ہی اُتم ہے کیونکہ وے پاپ کریں گے تو نرک میں جائیں گے۔ جیسے سونے کا برتن نہ ملے تو پیتل ہی کا اچھا ہے تیسے ہی سونے کا برتن جو گیان ہے وہ جب تک نہ ملے تب تک پیتل کا برتن جو سورگ آدک ہے وہی نرک سے اچھا ہے۔ جیسے کمل سے ریشمی کپڑا اُتم ہے تیسے ہی گیان ریشمی کپڑے کے برابر ہے اور تپ کرم کمل کی طرح ہے۔ کرم سے شانت نہیں ہوتی جب گیان ہو کر باسنا نبرت ہوگی تب شانت پد پراپت ہوگا۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی آہستہ آہستہ رانی چوڑالا اور براہمنوں کے اوپدیش سے راجا شکھردوج کے من میں بھی اسی طرح بیراگ اپجا کہ سنسار متھیا ہے میں نے بہت بھوگ بھوگے تو بھی ہردے کو شانت نہ ہوئی اور ان بھوگوں کا پرنام دکھ دایک ہے۔ جب من میں ایسا بچار اپجا تب راجا نے گئو پرتھوی سبرن مندر اور دوسری نگری

بہت دان کئی اور سب سکھ کے سامان براہمنوں اور غریبوں اور مسافروں
کو ادہکار کے موافق دئے اور رانی سے کہا کہ ہے رانی اب میں بن کو
تپ کرنے کے لئے جاتا ہوں کیونکہ یہ بھوگ مجھ کو دکھ دایک بھاستے
ہیں اور راج بھی بن کی طرح اُجاڑ بھاستا ہے۔ یہ بھوگ میں بہت دنوں
تک بھوگتا رہا تو بھی ان میں سُکھ نہ دیکھ پڑا اب میں بن کو جاتا ہوں
تم مجھے نہ روکو۔ رانی نے کہا کہ ہے راجن اب تمہاری کون اوستھا ہے
جو تم بن کو جاتے ہو ابھی تو ہمارے راج بھوگنے کا سمے ہے۔ جب ہم بردھ
ہوں گے تب بن کو جاویں گے اور جیسے بن کے پھول سفید ہوتے ہیں
تیسے ہی جب ہمارے بال سفید ہوں گے تب وہاں شوبھا پاویں گے
ابھی تو راج ہی کرنا چاہیئے۔ ہے رام جی اس طرح رانی نے کہا پر راجہ کا چت
بیراگ ہی میں رہا اور رانی کا کہنا نہ مان کر ایک دن آدھی رات کے وقت
راجا اکیلا بن میں نکل گیا اور بڑے بڑے پربت ندیاں اور بن ناگھ کر
بارہ دن کے بعد مندراچل کے پربت کے پاس جا پہنچا۔ وہاں میگھ سے
رچھا اور چھایا کے نمت اوس نے ایک جھونپڑی بنائی اور مٹی کے برتن
بنا کر اوس میں پھول اور پھل رکھے۔ جب پراتہ کال ہو تب اسنان کر کے
پہر پہر تک جاپ کرے اور پھر دیوتاؤں کے پوجن کے لئے پھول چنے
جب تیسرا پہر ہو تب پھل بھوجن کرے اور چوتھے پہر پھر سندھیا
اور جاپ کرے۔ کچھ دیر تک رات کو سووے باقی رات جاپ
میں بسر کرے۔ ہے رام جی راجا کا تو یہ حال ہوا اب رانی کا حال سنو
جب آدھی رات کو رانی جاگی تو دیکھا کہ راجا نہیں ہے اور سیجیا خالی
پڑی ہے۔ رانی نے سہیلیوں کو جگا کر کہا کہ بڑا اکنٹھ ہے کہ راجا

اکیلا بن کو نکل گیا ہے۔ پھر اس نے اپنے من میں بچارا کہ ابھی راجا کے گگھائے
کے ہنیں اس سے اسکا مارگ روکنا نہ چاہیئے۔ یہ بچار کر اوس نے آٹھ
برس تک راج کیا اور پرجا کو سکھ دیا۔ اُدھر راجا کو آٹھ برس تپ کرتے
بیتے اور اس کے سب انگ دُبلے ہو گئے۔ تب رانی نے بچار کیا کہ
راجا اب میرے بچنوں کا ادھکاری ہوا ہوگا کیونکہ اب اوس کا انتہہ کرن
تپ کر کے شدھ ہوا ہے۔ اس سے اب راجا کو دیکھنا چاہیئے پرنت
میرے اس شریر سے اس کو گیان نہ اُپجے گا کیونکہ پہلے تو اس کو
یہ ابھیمان ہوگا کہ یہ میری استری ہے اور پھر کہیگا کہ میں نے اسی
کے لیئے راج چھوڑا ہے اور یہ پھر مجھ کو دکھ دینے آئی ہے اس لئے
میں برہمچاری کا شریر دھارن کروں۔ ایسا بچار کر اوس نے جلد ہی
برہمچاری کا شریر دھارن کر لیا اور ہاتھ میں رُدراکش کی مالا اور کمنڈل
اور گلے میں مرگ چھالا دھارن کر کے راجا کے پاس جا پہنچی۔ راجا
اوس کو دیکھ کر آگے سے اُٹھ کھڑا ہوا اور نمسکار کر کے چرنوں پر
پھول چڑھائے پھر اپنے استھان پر بٹھا کر کہنے لگا کہ ہے دیوپتر آج
میرے بڑے بھاگ ہیں جو آپ کا درشن ہوا۔ کرپا کر کے کہیئے کہ آپ
کون ہیں اور یہاں کس نمت آئے ہیں۔ دیوپتر بولے کہ ہے راجن ہمارا
نام کمبھ ہے ہم بڑے بڑے پربت دیکھتے اور تیرتھ کرتے ہوئے آئے
ہیں پرنت جیسی بھاؤنا تجھ میں دیکھی ہے ویسی اور کسی میں نہیں دیکھی ہے
تو نے بڑا تپ کیا ہے اور تو اندری جیت دیکھ پڑتا ہے اس سے تو
دھن ہے اور تجھ کو نمسکار ہے۔ تب راجا نے پھولوں کی مالا جو دیو پوجن
کے لیئے رکھی تھی دیوپتر کے گلے میں ڈالی اور پوجا کر کے کہا کہ ہے دیوپتر

تم ایسوں کا درشن درلبھ ہے اور انتہ کا پوجن دیوتاؤں سے بڑھ
کر ہے۔ ہے دیو پتر میں راجا شکھر دوج ہوں مجھکو سنسار بڑا دکھ دایک
جان پڑا تھا اس لئے میں راج کو تیاگ کر یہاں تپ کرنے آیا ہوں تینوں
کال سندھیا اور جپ کرتا ہوں پرنت مجھے شانت نہیں ہوئی اس لئے
جس سے میرا دکھ دور ہو وہ اپائے آپ کہیے۔ کمبھج بولے کہ ہے راج رکھ
تو نے راج کو تو چھوڑ دیا پرنت تپ روپی گڑھے میں گر پڑا یہ تو نے کیا
کیا کہ ایک گڑھے کو تیاگ کر دوسرے گڑھے میں گر پڑا اور جس کے واسطے
راج کو تیاگ کیا اوس کو نہ جانا۔ یہاں آکر تو نے ایک لاٹھی اور مرگ چھالا
اور پھول رکھے ہیں ان سے تو شانت نہیں ہوتی اس سے اپنے سوروپ
میں جاگ تب سب دکھ دور ہو جائیں گے۔ ہے راجن آگے تو راج باسی
تھا اور اب بن باسی ہوا یہ کیا کیا کہ اگیان میں مورکھتا کے بس ہو کر پڑا
رہا۔ جب تک تجھ کو کریا کا ابھیمان ہوتا ہے کہ یہ میں کروں تب تک پرناد
ہے اس سے دکھ نورت نہ ہوگا اس لئے نرباسنک ہو کر اپنے سوروپ
میں جاگ نرباسنا ہونا ہی مکت ہے اور باسنا سہت بندھن ہے۔ ہے
راجن تو اس جنجال میں کس واسطے پڑا ہے آتم گیان کے بنا اور انیک
تپن کرے گا تو بھی شانت پراپت نہ ہوگی۔ ہے راجن تجھ کو سب تیاگ
کر کے سنتوں کا سنگ کرنا چاہیئے تھا اور یہ پوچھنا چاہیئے تھا کہ بندھ
کیا ہے اور موکش کیا ہے۔ میں کیا ہوں اور سنسار کیا ہے۔ سنسار کی
اتپت کس سے ہوتی ہے اور لین کیسے ہوتا ہے۔ تو نے یہ کیا کیا کہ سنتوں
بنا بن کا ٹھونٹھ آکر سیونی کیا۔ ہے راجن جو کوئی تپ کر کے بن میں دکھ
پاتا ہے اوس نے آگے کا بچار نہیں کیا اور وہ مورکھ ہے اس سے سرب

تیاگ نہیں ہوتا۔ ہے راجن سرب تیاگ تو نے نہیں کیا اور جو کیا بھی تھا وہ کچھ نہ رہا اور تھوڑا رہ کر پھر پھیل گیا۔ جیسے بڑا بادل ہوا سے پھٹ جاتا ہے اور تھوڑا رہ جاتا ہے جو ہوا کے لگنے سے پھر پھیل جاتا ہے اور سورج کو چھپا لیتا ہے۔ وہ بادل کیا ہے اور سورج کیا ہے اور تھوڑا رہنا کیا ہے سو بھی سن کہ استری اور کٹمب آدک میں اہنکار کرنا یہی بڑا بادل ہے بیراگ روپی پون سے تو نے راج اور کٹمب کا اہنکار تو تیاگ دیا پر دیہہ آدک میں اہنکار تھوڑے بادل کی طرح رہ گیا سو پھر بڑھ گیا جو اناتم ابھمان کر کے یہاں آ کر تپ آدک کرم کرنا شروع کیا اس سے آتما روپی سورج جو اپنا آپ ہے سو اہنکار روپی بادل سے چھپ گیا۔

راجا نے کہا کہ ہے دیو پتر میں نے تو استری پرتھوی مندر ہاتھی آدک ایشورج اور کٹمب کو تیاگ کیا ہے آپ کیسے کہتے ہیں کہ تیاگ نہیں کیا۔ دیو پتر نے کہا کہ ہے راجن تو نے کیا تیاگا ہے راج میں تیرا کیا ہے جیسے ایشورج آگے تھا ویسے ہی اب بھی ہے۔ پرتھوی مندر ہاتھی استریاں جیسے آگے تھے ویسے ہی اب بھی ہیں ان میں تیرا کیا تھا جو تیاگ کیا۔ ہے راجن سرب تیاگ تو نے اب بھی نہیں کیا جو تیرا ہو اوس کو تو تیاگ کہ نردکھ پد کو پراپت ہو۔ اتنا کہہ کر وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جب اس پرکار کنبھ منی نے کہا تب راجا نے بچارا کہ یہ بن برچھ پھول پھل میرے ہیں ان کو تیاگ کر دوں ایسا بچار کر بولا کہ ہے دیو پتر بن برچھ پھول پھل جو میرے تھے ان کا بھی میں نے تیاگ کیا اب تو میں سرب تیاگی ہوا۔ کنبھ بولا کہ ہے راجن اب بھی سرب تیاگ نہیں

ہوا۔ کیونکہ بن پر چھ پھول پھل تجھ سے آ گئے بھی تجھے ان میں تیرا کیا ہے
جو تیرا ہوا اوس کو تیاگ کر تب سکھی ہوگا۔ تب راجا نے پھر من میں بچارا
اور کہا کہ ہے بھگون اب میری مرگ چھالا۔ کٹی۔ کمنڈل۔ مالا
اور آسن باقی ہیں ان کو بھی میں نے تیاگ دیا اب تو میں سرب تیاگی
ہوا۔ کنبھج نے کہا کہ ہے راجن مرگ چھالا میں تیرا کیا ہے یہ تو ہرن کی
کھال ہے اور کٹی میں تیرا کیا ہے یہ تو مٹی اور شلا کی بنی ہے کمنڈل بن
کا تونبا ہے مالا کاٹھ کی ہے اور آسن بھیڑ کی اُون کا ہے ان میں تیرا
کیا ہے جو کچھ تیرا ہے اس کو تیاگ کر تب دکھ سے رہت ہوگا۔ پھر
راجا نے کہا کہ ہے بھگون اب تو میرے پاس کچھ نہیں ایک یہ پالنے
کی دیہہ اندریوں کو دھارن کرنے والی باقی ہے جو کہو تو اس کو بھی
تیاگ کروں اور پربت پر جا کر ڈال دوں۔ ایسے کہہ کر راجا پربت کیطرف
دوڑا پر کنبھج نے روک لیا اور کہا ہے راجن ایسی بن وان دیہہ کو کیوں
تیاگ کرتا ہے اس کو تیاگ کرنے سے سرب تیاگ نہیں ہوگا۔ اس دیہہ
میں کیا اوگن ہے۔ جیسے برچھ میں پھول پھل ہوتے ہیں اور جب ہوا چلتی
ہے تب گرتے ہیں سو پھول پھل گرنے کا کارن ہوا ہی ہے برچھ میں اوگن
کچھ نہیں تیسے ہی دیہہ میں اوگن کچھ نہیں ہے دیہہ کا پالنے والا ابھیمان
جو ہے اوس کو تیاگ کر تب سرب تیاگ سدھ ہوگا۔ جیسے پون سے
سمندر کے ترنگ تنکوں کو جہاں لے جاتے ہیں تہاں وے چلے جاتے
ہیں تیسے ہی دیہہ آپ سے کچھ نہیں کرتی اسکا جو پریرنے والا ہے
اوس کے بل سے یہ کام کرتی ہے اس سے دیہہ کے پریرنے والے
کو تیاگ کر تب سکھی ہوگے۔ جیسے سانپ بل میں بیٹھا ہوتا ہے تو بل کا

دوش کچھ نہیں کچھ سانپ میں ہے جس سے وہ ڈستا ہے تیسے ہی
سربت بد چت ہی میں ہیں اس سے سرب ادر سے چت کا تیاگ کرنا
ہے۔ جب اُس چت کا تو تیاگ کرے گا تب تیاگ روپی امرت سے
امر ہو جائے گا اور بڑھاپا اور موت سے رہت ہو جائیگا اور جو
چت کا تیاگ نہ کرے گا تو پھر دیہہ دھارن کرکے دُکھ بھوگیگا
ہے راجن جیسے بے انتہا دانوں کا کارن کھیت ہوتا ہے تیسے ہی
بے انتہا سنسار کے دکھوں کا کارن چت ہی ہے۔ مارج دیہہ کٹمب
دہرم براگ ایشور ج سب چت کے کلپے ہوئے ہیں۔ جب چت پُن
کرم میں لگتا ہے تب پُن ہی پراپت ہوتا ہے اور جب پاپ کرم میں
لگتا ہے تب پاپ ہی پراپت ہو کر ادہرم اور درّدر ہوتا ہے۔
جب پُن کا پھل اُدے ہوتا ہے تب سُکھ پراپت ہوتا ہے اور جب
پاپ کا پھل اُدے ہوتا ہے تب دُکھ پراپت ہوتا ہے۔ اس سے
جنم مرن کے دُکھ نہیں مٹتے پرنت جب چت کا تیاگ ہوتا ہے تب
سب دُکھ مٹ جاتے ہیں۔ ہے راجن جو پُرش کسی لبت کو نہیں
چاہتا اوس کی بہت پوجا ہوتی ہے اور جو کہتا ہے کہ یہ لبت
مجھ کو دیدو تو اوس کو کوئی نہیں دیتا۔ اس سے سرب تیاگ کرو
سرب تیاگ کرنے سے سرب تم ہی ہو گے اور سربا تما ہو کر
سمپورن برہمانڈ اپنے میں دیکھو گے۔ ہے راجن اپنے ایشورج کے
تیاگنے اور اور سے بھیک مانگنے سے چت بس میں نہیں ہوتا چت جب
ہی بس میں ہوتا ہے جب پرش نرباسنک ہوتا ہے اس واسطے تم چت کے
بیچ باسنا کو نشٹ کر دو تب سُکھی ہو گے ۔

راجا نے کہا کہ ہے بھگون تمہاری کرپا سے اب میں نے جانا ہے کہ سنسار کا بیج چت ہی ہے اور چت کا بیج اہنکار ہے پر اسوروپ آتما ہے اور اسمیں میں تو کا جھگڑا کچھ نہیں۔ ہے بھگون میں بہت جتن کرتا ہوں اور تم بھی اس میرے اہنکار روپ کلنک کو دور کر رہے ہو پر مجھ سے یہ دور نہیں ہوتا پھر پھر آکر پھرتا ہے کہ میں سنکلپ روپ ہوں اس اہنکار سے میں سنساری ہوں اس کے ناش کرنے کا اپائے آپ کہیئے۔ کمبھج بولے کہ ہے راجن سن۔ کوئی کارج کارن بنا نہیں ہوتا اور جو کارن بنا کارج بھاسے تو جانیئے کہ بھرم ماتر اور متھیا ہے۔ یہ دیہہ آدک سب متھیا بھرم سے ہوئے ہیں ان کا کارن کوئی نہیں۔ راجا بولا کہ ہے دیو پتر دیہہ کارن تو پرتچھ ہے کیونکہ کھاتا پیتا ہے اور پتا سے اس کی اتپت ہوئی ہے۔ کمبھج بولے کہ ہے راجن پتا کا کارن کون ہے پتا بھی متھیا ہے جیسے سپنے میں پتا اور پتر دیکھیئے سو دونوں متھیا ہیں راجا بولا کہ ہے بھگون پتر کا کارن پتا اور پتا کا کارن پتامہہ ہے اسی طرح ہمیشہ سے سب کے کارن برہما جی پرتچھ ہیں کیونکہ سب کی اتپت برہما جی سے ہوئی ہے۔ کمبھج بولے کہ ہے راجن برہما جی سے لیکر تنکے تک سب سرشٹ سنکلپ کی رچی ہوئی ہے اور دیہہ بھی بھرم سے بھاستی ہے۔ جیسے سپنے میں سب کریا بھرم ماتر ہوتی ہے ویسے ہی یہ سنسار تیرے بھرم میں ہے جب بھرم مٹ جائیگا تب کیول آتما ہی بھاسیگا۔ ہے راجن جیسے تو اپنا شریر جانتا ہے ویسے ہی برہما جی کو جان۔ برہما جی کا کارن کون ہے۔ اس سے اس بھرم

سے جاگ کہ تیرا بھرم نشٹ ہو جاوے۔ راجا بولا کہ ہے بھگون
اب میں جاگا اور میرا بھرم مٹ گیا ہے جیسے اس سنسار کو اب متھیا
جانا ہے کہ کیول سنکلپ ماتر ہے ایک آتما ہی میرے نشچے میں ست
ہوا ہے۔ ہے بھگون برہماجی کا کارن بھی برہم ہے اور وہ ادویت
اَبناشی سروآتما ہے۔ ششٹھ بولے کہ ہے راجن کارن اور کارج ادویت
میں ہوتے ہیں سو است ہیں کیونکہ اس کارن کا دیش اور بست اور
کال سے انت ہو جاتا ہے۔ آتما ادویت اور اننت ہے اس کو دیش
کال اور بست کا پرچھید نہیں۔ جو سرب دیش سرب کال اور سرب
بست میں پورن ہے سو کارن کارج کس کا ہو۔ کارن اس کو کہتے ہیں
جو کارج سے پہلے ہو اور پیچھے بھی وہی ہو جیسے گھڑے کے آد بھی
مٹی ہے اور انت بھی مٹی ہے یہ کارن کہاتا ہے پرنت آتما نہ اُدے
ہے نہ انت ہے آتما تو اننت ہے۔ کارن تب ہوتا ہے جب کہ پرنتم
پرنام اور جو یہہ کو پراپت ہوتا ہے اور کریا سے کارج کو پیدا کرتا ہے
سو آتما شانت روپ اور کریا سے رہت ہے۔ اور وہ کسی کا کارج
بھی نہیں کیونکہ آتما سب کے آد اور اجنما اور نربکار ہے۔ ہے
راجن میں جانتا ہوں کہ اب تو جاگرت ہوگا کیونکہ تیرا بھرم نشٹ ہوتا
جاتا ہے۔ جیسے برف کی پتلی سورج کی کرن سے نشٹ ہو جاتی ہے تیسے
ہی تیرا اگیان نشٹ ہوتا جاتا ہے۔ اگیان کے نشٹ ہونے سے تو آتما
ہی ہوگا۔ تو اپنے چیتن سوروپ میں استھت ہو اور دیکھ کہ برہماجی
آدِک سب پرماتما کے کِنکن ہیں پرماتما ہی ایسے ہو کر استھت ہوا ہے
اور جو درشٹ پڑتا ہے اس سب کا اپنا آپ آتما ہی ہے:۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جب اس پر کار کہچ مُن نے کہا تب راجا شانت روپ ہو گیا اور بولا کہ ہے بھگون تمہاری کرپا نے مجھ کو آتم پد میں پراپت کیا ہے اور میں نے ایسا امرت پیا ہے جسکا آدانت کوئی نہیں۔ اب میرے سب دکھ نشٹ ہو گئے ہیں اور میں نے اپنے آپ کو جانا ہے کہ میں آتما ہوں میرے ساتھ چت کوئی نہیں میں کیول اپنے آپ میں استھت ہوں اب مجھکو کوئی اچھا نہیں کہچ بولے کہ ہے راجن اب تو نے چت کا تیاگ کیا ہے اس سے سرب تیاگی ہوا ہے اور آگے تو نے سرب تیاگ نہ کیا تھا اس لئے تیرا اگیان دور نہیں ہوا تھا اب تیرا اہنگ بھاؤ دُور ہو گیا۔ ہے راجن تیرے اپنے گرہ میں برہم جاننے والی چڑالا تھی اوس کو چھوڑ کر تو بن میں آکر تپ کرنے لگا اس سے پرا کشٹ پایا۔ تپ آدک کریا سے کیا سدھ ہوتا ہے جس سے تپ آدک سدھ ہیں اوس میں استھت ہونا چاہیے بوند میں کیا استھت ہونا ہے جس سمندر سے بوند پیدا ہوتے ہیں اوس میں استھت ہو۔ ہے راجن سب شاستروں کا سار یہی ہے کہ سمپورن باسنا کا تیاگ کرنا اور کسی میں چت کو نہ پھنسانا۔ اب تو جاگا ہے اور تیرا دکھ دور ہوا ہے۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جب راجا شکھر دھوج اس طرح شانت پد کو پراپت ہوا تو چڑالا من میں بڑی پرسن ہوئی اور اوس نے بچار کیا کہ بڑے سکھ کا کام ہوا کہ راجا نے سوروپ میں استھت پائی۔ پھر وہ اور راجا دونوں وہاں سے چلے اور بہت سے نگر دیش اور گاؤں اور تیرتھوں کو دیکھتے ہوئے طرح طرح کے بنوں

ہیں جو پھل اور پھولوں سہت تھے اور محل ہیں بھی بچھڑے پرنت ہر کہہ اور شوک کو نہ پراپت ہوئے سمنائیں بنے رہے۔ ہے رام جی چڑالا کے پھرنے کا یہ پریوجن تھا کہ دیکھیں راجا شبھ اشبھ استھانوں کو دیکھ کر ہرکھ شوک کرے گا یا نہیں پر راجا نے ہرکھ شوک نہ کیا اور آتما کے سوائے اس کو اور کچھ نہ پھرا۔ ایکبار رانی کے من میں بچار ہوا کہ یہ میرا بھرتا ہے میں اس کو بھوگوں کیونکہ میری اوستھا ہے اور شریر کا سوبھاؤ تیاگ کرنا بھی موڑھتا ہے۔ جیسے جب تک تل ہے تب تک تیل بھی ہوتا ہے تیسے ہی جب تک شریر ہے تب تک شریر کے سوبھاؤ بھی ساتھ رہتے ہیں اور اندریاں اپنے بھوگ کرتی ہی ہیں ایشور کی آگیا اسی پرکار کی ہے۔ پرنت ایک بھید ہے جو گیاوان پرش ہیں وے دیہہ اور اندریوں سے کرم بھی کرتے ہیں لیکن ان میں پھنستے نہیں اور سکھ دکھ کو نہیں مانتے اور جو اگیانی ہیں وے ان میں بندھ جاتے ہیں۔ جیسے موم جامہ میں جل کا اسپرش نہیں ہوتا تیسے ہی گیانی کو سکھ دکھ کا اسپرش نہیں ہوتا اور جن کے انتہ کرن روپی کپڑے میں گیان روپی موم نہیں چڑھا اس کو سکھ دکھ روپی جل اسپرش کر جاتا ہے۔ ہے رام جی یہ بچار کر کے رانی نے دیوپتر کا شریر تیاگ کر کے ایک مہا سندر استری کا شریر دھارن کیا اور راجا سے پریکھیا کے نمت کہا کہ ہے راجن درباسا رکھیشور کے شراپ سے میرا شریر استری کا ہو گیا ہے اب مجھے بھرتا کے بھوگنے کی اچھیا ہے کیونکہ ایشور کی نیت ایسی ہی ہے کہ استری کو پرش ضرور ہی چاہیئے۔ مجھ کو تجھ سے ادھک کوئی درشٹ نہیں آتا تو ہی میرا بھرتا ہے اور میں تیری استری ہوں میری عمر بھی جوان ہے

اور تو بھی سندر ہے اس سے ہم دونوں بواہ کریں کیونکہ گیانوان
جو بے اچھا کے ملجائے اس کو تیاگ نہیں کرتے۔ راجا بولا کہ ہے
سادہو جو تیری اچھا ہے وہ کر مجھ کو تو تینوں لوک آکاش روپ
ارتھات شنول بھاستے ہیں ہے رام جی اس پر وہ دونوں اُٹھے
اور جو کچھ سامگری شاستر کی ریت سے چاہیئے وہ سب اکٹھی کر کے
دونوں نے شری گنگا جی اسنان کیا اور پھر بواہ کیا۔ لیکن راجا کا
چت آنند کو نہ پراپت ہوا اور بیراگ سے دکھی بھی نہ ہوا جیوں کا تیوں
رہا۔ تب رانی نے یہ دیکھ کر اور پریکھیا لینے کے نمت ایسی مایا پھیلائی
کہ تینتیس کروڑ دیوتا سہت اندر کے آگے کنر گندھرب سدھ اور اپسرا
ناچتی ہوئی وہاں آئیں۔ سب سامگری سہت اندر کو دیکھ کر راجا اُٹھا
اور بڑی پریت سے اندر کی پوجا کر کے بولا کہ ہے ترلوکی پت تم
کس لئے بن میں آئے ہو سو کہو۔ اندر نے کہا کہ ہے راجن تیرے
تپ اور شبھ گنوں کو سُن کر ہم تجھے لینے کے لئے آئے ہیں تو
سورگ کو چل اور وہاں رہ کر دیبیہ بھوگوں کو بھوگ کر۔ ہے راجن
تم تتو کے جاننے والے ہو تم کو گرہن اور تیاگ کچھ نہیں پرنت جو
بے اچھا کے پراپت ہو اوس کا تیاگ کرنا جوگ نہیں اس سے
ہمارے ساتھ سورگ میں چلو۔ راجا بولا کہ ہے دیوراج ہم کو سب
سورگ ہی دیکھ پڑتا ہے جو وہاں سورگ ہو اور یہاں نہ ہو تو جانا
بھی اُچت ہو پرنت جہاں ہم بیٹھے ہیں وہاں ہی سورگ بھاستا ہے
اس سے ہم کہاں جاویں۔ ہم کو تینوں لوک سورگ درشٹ آتے
ہیں اور سب سورگ روپ جو آتما ہے اسی میں ہم استھت ہیں اور

ب- اتریت اور آنند روپ ہیں۔ ہم کو کسی جگہ جانے کی اچھا نہیں یہ سنکر اندرجہ چڑالا کے سنکلپ سے اکٹھا تھا انتر دھیان ہو گیا اور چڑالا نے بچارا کہ ایسا چرتر میں نے راجا کے موہ کے ہنت کیا تو بھی راجا کسی بنیں ببند ھیمان نہ ہوا اور جیوں کا تیوں رہا اب اور چرتر کروں کہ جسمیں اس کو کرودھ اور دکھ دونوں ہوں ایسا بچار کر راجا کی پریچھا کے لئے اس نے یہ چرتر کیا کہ جب سانیکال کا سمے ہوا اور شری گنگا جی کے کنارے راجا سندھیا کرنے لگا تو وہ خود بن میں رہی اور وہاں سنکلپ کا ایک سندر رچا اور بیدلوں کی باڑی لگائی اسی طرح سنکلپ کی تیجبارج کر سنکلپ ہی کا ایک مہا سندر پرش رچا اور اوس کے ساتھ انگ سے انگ ملا کر اور گلے میں پھولوں کی مالا پہن کر کام چیشٹا کرنے لگی۔ جب راجا سندھیا کر چکا تو رانی کو ڈھونڈنے لگا پر وہ دیکھ نہ پڑی تب ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس مندر کے پاس آیا تو کیا دیکھا کہ ایک کامی پرش کے ساتھ وہ لیٹی ہوئی ہے اور دونوں کام چیشٹا کرتے ہیں۔ تب راجا نے بچارا کہ بھلے آرام سے دونوں لیٹے ہوئے ہیں ان کے آرام میں بگھن کیوں ڈالئے۔ ہے رام جی اس پرکار راجا نے اپنی استری کو دیکھا تب بھی دکھی نہ ہوا اور کرودھ بھی نہ کیا جیوں کا تیوں نشانت پد میں استھت رہا۔ دو گھڑی کے بعد رانی کامی پرش کو تیاگ کر باہر آئی اور شرم سے سر نیچے کو جھکا کر بولی کہ ہے بھگون چھما کر کے پھر کرودھ مت کرو میں نے جان کر ایسا نہیں کیا۔ جب تم سندھیا کرنے لگے تو میں بن میں آئی اور یہ کامی پرش ملا۔ میں نربل تھی اور

وہ بلوان تھا اس نے پکڑ کر مجھے گود میں بٹھا لیا اور جو کچھ بھاؤنا
تھی سو کیا۔ میں نے جو یہی برتا استری کی مرجادا ہے اس کے انوسار اس
پر کرودھ کیا اور اس کا نرادر کیا اور پکار رہی کیا پرنت تم مورکھ تھے
اور وہ بلوان تھا۔ راجا بولا کہ ہے رانی مجھ کو کرودھ کبھی نہیں ہوتا
سب آتما ہی درشٹ آتا ہے تو کرودھ کس پر کروں۔ مجھ کو نہ کچھ
لینا ہے نہ کچھ تیاگ کرنا ہے یہ کرم سادھوؤں میں نندت ہے
اور تو درباسا رکھہ کے شاپ سے اپجی ہے تجھ سے میرا کیا پریوجن
ہے اس لئے تو اسی پرش کے پاس جا اور اوس کو سکھ دے

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ دیکھ کر چوڑالا نے بچار
کیا کہ بڑا کام ہوا جو راجا آتم پد کو پراپت ہوا اور راگ دویش سے
رہت ہوا۔ اب میں اس کو اپنا پہلا روپ چوڑالا کا دکھاؤں
ایسا بچار کر وہ چوڑالا روپ ہو کر زیور اور کپڑے پہن کر پرگٹ
ہوئی تب راجا اوس کو دیکھ کر بڑے اسچرج میں ہوا اور پوچھا کہ
ہے دیوی تو کہاں سے آئی ہے۔ چوڑالا بولی کہ ہے بھگوان میں
تمہاری استری چوڑالا ہوں اور تم میرے سوامی ہو۔ ہے راجن
کھمبھ سے لے کر اس چوڑالا شریر تک سب چرتر میں نے تمہارے
جگانے کے لئے کئے ہیں۔ تب راجا رانی کو گلے سے لگا کر ملا اور
دونوں ایسے آنند کو پراپت ہوئے کہ جو ہزار برس تک ششیش جی
اس سکھ کو ورنن کریں تو بھی نہ کر سکیں۔ پھر راجا بولا کہ ہے دیوی
مجھ پر تم نے بڑی کرپا کی تمہاری استتی میں کہاں تک کروں۔ جو کچھ سنسار
کے پدارتھ ہیں وہ سب مایا کے ادھشٹھایا ہیں تم نے مجھے ست پد کو پراپت

کیا ہے۔ ہے دیوی تم دھن ہو اور جتنی دیبیاں اور ندھتی اندرانی پاربتی
سرسوتی آدپت برتا ہیں ان سے تم اچھی ہو۔ جس پُرش کو استری
پت برتا ملتی ہے اس کے سب کام سدھ ہو کر بدھ شانت دیا کو ملتا
نترتا پراپت ہوتی ہے۔ میں تمہارے پرساد سے شانت پد کو پراپت
ہوا ہوں اب مجھ کو کوئی دُکھ نہیں۔ چُڑالا بولی کہ ہے راجن تم
کس واسطے میری استت کرتے ہو میں نے تو اپنا کام کیا ہے۔ ہے راجن
تم راج کو چھوڑ کر بن میں آئے پر موہ اور کھات اگیان کو اپنے ساتھ
ہی لیتے آئے تھے۔ جیسے کوئی گنگا جل کو چھوڑ کر کیچڑ کے جل کو پئے
ویسے ہی تم نے آتم گیان کو چھوڑ کر تپ کرنا شروع کیا تھا۔ جب میں نے
دیکھا کہ تم کیچڑ میں پڑے ہو تب میں نے تمہارے نکالنے کے لئے
اتنے جتن کئے۔ راجا بولا کہ ہے دیوی میرا یہی اشیرباد ہے کہ جو کوئی
پت برتا استری ہوں وے سب ایسے کام کریں جیسے تم نے
کئے ہیں۔ ہے دیوی جتنی پت برتا استریاں ہیں ان میں تو پہلی گنی جائیگی
تو نے مجھے سنسار سمدر سے پار کیا ہے اس سے تو میری گورو
ہے۔ چُڑالا بولی کہ ہے پران پت ہردے کے پریتم راجہ
اب تم شُبھ روپ ہوئے ہو یہ بڑا بھاری کام ہوا کہ تمہاری اچھا
مٹ گئی۔ ہے راجن اب اُچت ہے کہ ہم اور تم موہ سے رہت ہو کر
اپنے پرکرت آچار میں بچریں۔ جو ہم اپنے آچار کو چھوڑیں گے تو
اور کسی کا آچار لینگے اس سے ہم اپنے ہی آچار میں بچرتے رہیں اور
بھوگ اور موکش دونوں کو بھوگیں۔ اس طرح بچار کر دونوں راج
کرنے لگے اور سم درشٹی کو لئے ہوئے دس ہزار برس تک راج

گئے سب کام کیئے پرنت انتہہ کرن سے کسی میں موہت نہ ہوئے
کیول آتم پد میں استھت رہے اور پھر بدیہہ مکتی کو پراپت ہوئے
وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جیسے شکھر دوج ادتیہ الا
جیون مکت ہو کر بھوگوں کو بھوگتے ہوئے بچرے تیسے ہی تم بھی
راگ دویش سے رہت ہو کر نربھیرو اور سب سندیہوں کو تیاگ
کر مہاکرتا مہابھوگتا اور مہاتیاگی ہو رہو۔ شری رام چندر جی نے
پوچھا کہ ہے بھگون مہاکرتا مہابھوگتا مہاتیاگی کسکو کہتے ہیں
سو کرپا کر کے کہیئے۔ وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی! جو کچھ شبھ
کریا آکر پراپت ہو اوس کو شنکا تیاگ کر جو کرے وہ پرش مہاکرتا
ہے۔ دھرم ادھرم کریا جو ان اچھت پراپت ہو اوس کو راگ
دویش یا اہنکار سے رہت ہو کر جو کرے پن کریا کرنے سے آپ کو
پنیاتما نہ مانے اور پاپ کریا کرنے سے آپ کو پاپی نہ جانے سدا
آپ کو اکرتا جانے وہ پرش مہاکرتا ہے۔ ان اچھت پراپت
ہونے کا جو تیاگ نہ کرے اور جو نہیں پراپت ہوا اوس کی اچھیا
نہ کرے اور کسی سے اسنیہہ نہ رکھے وہ مہاکرتا ہے۔ ہے رام جی
جو پرش پراپت ہوئی بستو کو راگ دویش سے رہت ہو کر بھوگتا
ہے اور جو بڑا کشٹ پراپت ہو اس میں بھی دکھی نہیں ہوتا اور بڑے
سکھ کے پراپت ہونے میں سکھی نہیں ہوتا وہ پرش مہابھوگتا
ہے۔ جو پرش میٹھا کھٹا کڑوا سلونا چرپرا پھیکا جیسے رسوں
کے بھوگنے میں سم چت رہتا ہے اور سب کو برابر سمجھتا ہے
وہ مہابھوگتا ہے۔ جو بڑے راج کے سکھ بھوگنے میں آپ کو سکھی

نہیں مانتا اور راج کے نہ ہونے اور بھیک مانگنے میں بھی آپ کو دکھی نہیں جانتا سو اسوروپ میں استھت ہے اور جسکو مرنے کا ڈر نہیں اور جینے کا بھروسہ نہیں وہ مہا بھوگتا ہے۔ ہے رامجی جو سنسار دیہہ اندریاں اہنکار سب تا کو تیاگ کر استھت ہوا ہے اور جانتا ہے کہ نہ میں دیہہ ہوں اور نہ میری دیہہ ہے میں ان کا ساکشی ہوں ایسی برت کا دھارنے والا مہا تیاگی ہے۔ جو سرب چیشٹا کرتا ہے اور راگ دویش سے رہت ہے وہ مہا تیاگی ہے اور جو من اور اندریاں اور دیہہ کی اچھا سے رہت ہوا ہے وہ سب کام کرتا ہی ہے تو بھی مہا تیاگی ہے۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی سنسار کا بیج اہنکار ہے جب اہنگ بھاؤ ہوتا ہے تب سنسار ہوتا ہے پرنت اہنکار کچھ بستو نہیں بھرم سے سدھ ہوا ہے۔ جیسے مورکھ بالک پرچھائیں میں بیتال کلپتا ہے سو بیتال کچھ بست نہیں اس کے بھرم سے ہوتا ہے ویسے ہی اہنکار کچھ بست نہیں سوروپ کے بھرم سے ہوتا ہے۔ ہے رام جی جو بست واستو میں کچھ نہیں اوس کے تیاگ میں کیا جتن ہے۔ تم میں اہنکار واستو میں کچھ نہیں تم کیول شانت روپ چیتن ماتر ہو اور اسمیں اہنگ بھاؤ نا اپادھ ہے اس سے سمیر پربت آدک سب جگت بن جاتا ہے ہو سمبیدن روپ ہے۔ جیسے رسی کے آشرے سے سرپ پھرتا ہے ویسے ہی چیتن کے آشرے سے جگت اور چت پھرتے ہیں۔ سو آتما سے الگ نہیں۔ مایا کے کسی گن سے مل کر کچھ آپ کو ماننے کو اہنکار کہتے ہیں۔ یہ اہنکار سب دکھوں کی کھان

ہے اور اس کے ناش ہونے کا اپائے یہ ہے کہ ست شاستر اور آتم برھم ودیا کا بار بار ابھیاس کرے اور سنتوں کے دوارا کتھن کئی اسمیں چرچا کرے۔ جیسے پانی بھرنے کی رسی سے پتھر کی شلا گھس جاتی ہے۔ تیسے ہی برہم ودیا کے ابھیاس سے اہنکار نشٹ ہو جاتا ہے بلکہ شلا کے گھسنے میں تو کچھ جتن بھی ہے پر اہنکار کے تیاگ کرنے میں تو اتنا بھی نہیں۔ شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون جبکا اہنکار نشٹ ہو جاتا ہے اُسکا لچھن کیا ہے وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی اگیان روپی گرڑھا سنسار ہے اسمیں ودیا رتھ کی بھاونا سے وہ نہیں گرتا اور جیسے سمدر میں ندیاں سوبھاوک آکر پراپت ہوتی ہیں تیسے ہی اس کو گیان اور شانت آدک شبھ گن سوبھاوک پراپت ہوتے ہیں۔ اوسکا کرودھ بھی نشٹ ہو جاتا ہے۔ جیسے شرد کال کا میگھ گرجتا ہے پر برکھا سے رہت ہوتا ہے تیسے ہی اندریوں کے کرم وہ ابھیمان سے رہت ہو کر کرتا ہے اور لوبھ بھی اُس کے من سے جاتا رہتا ہے۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی! جس پرکار مہاتما پُرکھ اچھواک نام بڑے راجا جیون مکت ہو کر بچرے تیسے ہی تم بھی بچرو کیونکہ تم بھی اُسی کل میں اُپجے ہو۔ ہے رام جی وہ سورج بنشی راجا اچھواک منو کا بیٹا اور سورج کا پوتا سب راجاؤں سے اُتم ہوا ہے۔ ایک سمے اُس کے من میں یہ بچار اُپجا کہ سنسار میں بڑھاپا اور موت بڑے دکھ ہیں اس سنسار دکھ کے ترنے کا اُپائے کرنا چاہیئے۔ ایسا وہ بچار کرتا تھا کہ شمبھو منو برہم لوک سے آئے اور

اُس نے اون کا اچھی طرح پوجن کر کے پُوچھا کہ ہے بھگون میرے
ہردے میں سنسار پھُرتا ہے اور جیسے سمندر کو بڑوا اگن جلاتی ہے
تیسے ہی مجھ کو جلاتا ہے اس سے آپ وہی اُپائے کہیئے جس سے
مجھ کو شانت ہو اور جنم مرن مہاجال سنسار سے ہیں نکل جاؤں۔
مُنی بولے کہ ہے سادھو تم نے پرم سار پرشن کیا ہے یہ پرشن
انرتھ کا ناش کرنے والا ہے اور تیری بُدھ بیبیک سے بڑھی ہوئی
دیکھ پڑتی ہے۔ ہے راجن جو کچھ جگت تجھ کو بھاستا ہے سو سب اَست
ہے۔ جیسے سمندر میں کوئی ترنگ کوئی بُدبُدا کوئی چکر بھنور آدک
ہوتے ہیں تیسے ہی آتما میں جیو آدک بھاستے ہیں۔ پہلے پھرنے روپ
ہوتے ہیں پھر پیچھے کارن اور کارج روپ ہوتے ہیں۔ چیت اپنے
سنکلپ سے بھوت آدک دیہہ رچ کر اسمیں سوروپ کے بسرا دے سے
آتما کا اَبھمان کرتا ہے۔ چیتنا ہی سنکلپ کے پھُرنے سے جیو ہوتا ہے
اور وہ جیو سنسار میں کرموں کے بس سے بھرمتا ہوا آپ کو کرتا دیکھتا
ہے۔ پرنت آتما سدا اکرتا ہے۔ ہے راجن آتما ادرشٹ ہے ارتھات
دیکھنے میں نہیں آتا پرنت چیتن برت سے سب کچھ دیکھ پڑتا ہے۔ جب بدھ نرمل
ہوتی ہے تب اپنے آپ میں اُس کو پاتی ہے۔ جیسے مَن گھاس میں چھپی ہوتی ہے تو
دیکھ نہیں پڑتی اور جب اُس گھاس کو دور کرتے تب من پرگٹ ہو آتی ہے تیسے
ہی آتما روپی من باسنا روپی گھاس سے ڈھکی ہے جب باسنا روپی گھاس
دور ہو تب آتما روپی من پرگٹ ہو۔ جیسے بالک مٹی کے کھلونے بناتے ہیں
اور ہاتھی گھوڑا آدک اون کے نام کلپ کر ابھیمان کرتے ہیں کہ یہ میرے
ہیں اور اون سے ناش ہونے سے دُکھی ہوتے ہیں تیسے ہی بالک رُوپ

اگیانی سوروپ کے پرماد سے ابھیمان کرتا ہے کہ یہ میرے ہیں میں انکا
ہوں اور ان کے ناش ہونے سے دُکھی ہوتا ہے۔ ایسا نہیں جانتا کہ
ست کا ناش نہیں ہوتا است کے ناش ہونے سے ست کا ناش مانتا ہے
ہے راجن تو آپ کو آتما جان۔ آتما تیرا اپنا سوروپ ہے تجھ سے الگ
کچھ لبت نہیں۔ اس کے نہ جاننے سے تو آپ کو دُکھی جانتا ہے کہ
میں مرونگا میں دردری ہوں۔ یہ دکھ آدک تب ہی تک ہے جب تک
آتما کو نہیں جانا جب آتما کو جانو گے تب آنند روپ ہو جاؤ گے۔ ہے
راجن آتما آدک سنکھیا بھی شاستروں نے اُپدیش کے نمت کہی ہیں
نہیں تو تو آتما نربارچ ید ہے یعنے کہنے سے باہر ہے اُس میں بانی کی
گم نہیں۔ اس سے تو اپنا نشچے آتم سوروپ ہی میں رکھ اور ابھیمان
اور سنکلپ سے رہت ہو جا۔

منی بولے کہ ہے راجن! جب تو آتما کو جانے گا تب سنسار بھی
آتم روپ بھاسے گا کیونکہ سب آتم سوروپ ہے آتما سے الگ کوئی
چیز نہیں جب چت پھرتا ہے تب انیک سرشٹ بھاستی ہیں اور جب
چت پھرنے سے رہت ہوتا ہے تب سنسار بھی کیول آتم روپ
ہو جاتا ہے۔ اس پھرنے کی نِرت کے لئے میں تم سے سپت بھومکا
کہتا ہوں۔ بھومکا چت کے ٹھیرانے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ جب شُبھ اِچھا سو
ہوتا ہے تب جانتا ہے کہ سنت جنوں کا سنگ کروں اور برہم ودیا
کے شاستر کو دیکھوں اور سنوں یہ اول بھومکا ہے۔ پھر جب
سنتوں کے سنگ اور شاستروں سے بُدھ بڑھتی ہے تب سنتوں اور
شاستروں کے بچن بچارنا کہ میں کون ہوں اور سنسار کیا ہے یہ دوسری

بھومکا ہے۔ اس کے لب۔ یہ بچارنا کہ میں آتما ہوں سنسار متھیا ہے
اور مجھ میں کوئی سنسار نہیں ایسی بھاؤنا بار بار کرنا تیسری بھومکا ہے
جب آتم بھاؤنا کی دردھتا سے آتما کا ساکشات کار ہوتا ہے۔ تب
سمپورن باسنا مٹ جاتی ہے اور سنسار کو سپنے کی طرح جانتا
ہے ایسا جو اولوکن ہے سو چوتھی بھومکا ہے۔ جب اولوکن ہوتا
ہے تب آنند پرگٹ ہوتا ہے ایسے مہا آنند کا پرگٹ ہونا
اور اسمیں بل سے استھت ہونا پانچویں بھومکا ہے۔ تریا پد چھٹویں
بھومکا ہے چت کے دردھ ہونے کا نام تریا ہے۔ جب تریا
تیت پد کو پراپت ہوتا ہے تب پرم نربان ہوتا ہے وہ ساتویں
بھومکا ہے اس کو بانی سے نہیں کہہ سکتے۔ پہلی تین بھومکا جو کہی
ہیں سو جاگرت اوستھا ہیں ان میں شردن منن ندھیاسن کرتا
ہے پر سنسار کی ستا دور نہیں ہوتی یعنے ان تینوں بھومکاؤں
سے سنسار تچھ جان پڑتا ہے پرنت ناش روپ نہیں جان پڑتا
ان کو پاکر جب شریر چھوٹتا ہے تب اور جنم میں گیان پراپت ہوتا
ہے اور دن دن گیان بڑھتا جاتا ہے۔ جیسے بیج سے پہلے انکر
نکلتا ہے اور پھر ڈال پھول پھل نکلتے ہیں تیسے ہی پہلی بھومکا گیان
کا بیج ہے دوسری انکر ہے تیسری ڈال ہے اور چوتھی سے گیان
پراپت ہوتا ہے اور وہی پھل ہے۔ پہلی تین بھومکا ڈال والا دھرماتما
ہوتا ہے اور پرشوں میں اُتم ہے۔ اسکا لچھن یہ ہے کہ وہ نراہنکار
اسنگی اور دھیرتا والا ہوتا ہے اس کی بدھ سے لشیوں کی ترشنا
مٹ جاتی ہے اور وہ آتم پد کی اچھیا رکھتا ہے۔ پرکمت آچار میں

وہ شاستر کے موافق بچرتا ہے اور شاستر مارگ کو کبھی نہیں چھوڑتا
چوتھی بھومکا سپنے کی طرح ہے اسمیں سنسار کی ستا نہیں ہوتی۔
پانچویں بھومکا سکھوپت اوستھا ہے کیونکہ آنند گہن میں استھت
ہوتا ہے۔ چھٹویں بھومکا جاگرت سوپن سکھوپت تینوں کی ساکشی
ہے اسمیں کیول برہم ہی پرکاشتا ہے۔ اور ساتویں بھومکا پرم نربان
پد ہے جہاں بانی کی بھی گم نہیں اسمیں چت کی بھی لے ہو جاتی ہے
اور کیول آتم تتو باقی رہتا ہے۔

منی بولے کہ ہے راجن! یہ جگت سب آتم روپ ہے اور
آتما ہی اپنے آپ میں استھت ہے جو سب آتما ہی ہے تو شوک اور
موہ کیسا کرنا ہے۔ جیسے کاٹھ کی پتلی جنتر کے تاگے سے ان اچھت
چیشٹا کرتی ہے تیسے ہی نیت روپ تاگے سے ابھیمان سے رہت ہو کر
تو بھی بچار اور یہ نشچے رکھ کہ نہ میں کچھ کرتا ہوں نہ کراتا ہوں اور کسی
میں راگ دویش مت کر۔ پھر چاہے بیوہاری گرہستھ ہو جا ہے سنیاسی
ہو جا ہے دیہہ دھاری ہو جا ہے دیہہ تیاگی ہو جا ہے بکشتی ہو جا ہے
دھیانی ہو تجھ کو دکھ نہ ہوگا جیوں کا تیوں رہیگا۔ ہے راجن!
پھرنا ہی سنسار ہے اور پھرنے سے رہت اسنسار ہے پھرنا اہنکار
اور باسنا کے سمبندھ کو کہتے ہیں۔ اور یہ دونوں پرپائے لینے متھیا
ہیں آتما کا ان سے کچھ پریوجن نہیں۔ ہے راجن! تو اہنکار اور باسنا
کو تیاگ کر کے اپنے ستا سمان سوروپ میں استھت ہو اور بار بار یہی
بھاؤنا کر کہ برہم سے الگ کچھ نہیں تب تیرے سب دکھ دور
ہو جاویں گے۔ ہے راجن! تو سنسار روپی کنوئیں کی گراری نہ ہو

جب گراری رسّی سے بندھتی ہے تب کبھی اوپر کو جاتی ہے اور کبھی نیچے کو جاتی ہے پر جب رسّی ٹوٹ پڑتی ہے تب نہ اوپر جاتی ہے نہ نیچے کو جاتی ہے۔ کنواں کیا ہے اور اوپر نیچے کیا ہے سو بھی سُن سنسار روپی کنواں ہے سورگ لوک اوپر ہے اور نرک نیچے ہے پُن کرم سے سورگ میں جاتا ہے اور پاپ کرم سے نرک میں جاتا ہے اسی پرکار آشا روپی رسی سے بندھا ہوا جیو جنم مرن روپی چکر میں بھرمتا پھرتا ہے۔ سورگ اور نرک میں پھرنے کا کارن آشا ہے جب آشا مٹ جاتی ہے تب نہ کوئی سورگ ہے نہ نرک ہے ہے راجن جو کچھ دیکھ پڑتا ہے سو سب آتما کے آشرے ہے جب تو آتما کی بھاؤنا کرے گا تو آتما ہی ہوگا اور سمپورن جگت اپنے میں دیکھیگا۔ جنم مرن دُکھ تب ہی تک ہوتے ہیں جب تک آتم بودھ نہیں پراپت ہوتا جب آتم بودھ پراپت ہوتا ہے تب کوئی دُکھ نہیں رہتا اور مکت ہو جاتا ہے۔ ہے راجن موکش کسی دیش میں نہیں ہوتی جہاں جا کر پا جاوے نہ کسی کال ہی میں ہوتی ہے کہ جب فلاں وقت آوے گا تب مکت ہوگا اور نہ کوئی پدارتھ ہی ہے کہ اس کو لے کیول اہنکار کو تیاگ کرنے سے مکت ہوتا ہے اس لئے جب تو اہنکار کو تیاگ کرے گا تب ہی مکت ہوگا اور تب جیسے دھواں نباؔ اگن پرکاشمان ہوتی ہے ویسے ہی اہنکار بنا تو پرکاشیگا۔

بششٹھ جی بولے۔ کہ ہے رام جی اس پرکار اُپدیش کرکے جب مُنی جی چُپ ہو گئے تب راجا نے اچھی طرح سے اُن کا پوجن کیا

پھر منی جی آکاش میں اُڑ کر برھم لوک میں جا پہنچے اور راجا اچھواک راج کرنے لگا۔ ہے رام جی جیسے راجا اچھواک نے جیون مُکت ہو کر راج کیا ہے تیسے ہی تم بھی اس درشٹ کا آشر لے کر کے بچرو ہے رام جی تم بھی ست برھم کی بھاونا کرو جو برہم کی بھاونا کرتا ہے وہ برہم ہی ہو جاتا ہے۔ جیسے گھی میں گھی دودھ میں دُودھ پانی میں پانی مل جاتا ہے تیسے ہی یہ جیو بھاونا کر کے چدگھن برھم کے ساتھ ملکر ایک ہو جاتا ہے اور جیو نگیا بزرت ہو جاتی ہے۔ جب تم آتما میں استھت ہو گے تب موہ کو نہ پراپت ہو گے۔ جیسے تانبا پارس کے اسپرش سے سونا ہو کر پھر تانبا نہیں ہوتا تیسے ہی تم بھی جب آتم پد کو جانو گے تب پھر اس موہ کو نہ پراپت ہو گے کہ میں ہوں یہ میرا ہے میں تو کا بھاو تمہارا سب مٹ جائیگا اور یہ بھاونا نہ رہیگی

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون مچھر اور جو الٹا آدک جو پسینے سے پیدا ہوتے ہیں سو سب کرم کر کے پیدا ہوتے ہیں اور دیوتا اور منشکھ آدک بھی سب کرموں سے پیدا ہوتے ہیں یا بغیر کرموں کے بھی کچھ ہوتے ہیں یششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی آد پرماتما سے جیو ایک تو کرموں سے پیدا ہوتے ہیں اور ایک کرموں بنا ہوئے ہیں۔ ہے رام جی آتما انت اور ابناشی ہے اس میں پھرن شکت سو بھاوک ہی استھت ہے جیسے پھولوں میں سگندھ سبھاوک ہی رہتی ہے۔ شدھ سمبت میں جو آد پھرنا ہوا اس سے پرتھم اشت باہک شریر ہوئے ان کا نشچے آتما میں رہا کہ ہم آتما ہیں اور سب جگت ہمارا سنکلپ ہے۔ کتنے ہی اس طرح پیدا ہو کر انت

باہک سے پھر بدبہہ مکت کو پراپت ہوئے اور کتنے ہی انت باہک
سے آدھ بھوتک اس طرح ہو گئے کہ جب تک انت باہک میں اسمرن
رہا تب تک انت باہک رہے اور جب سوروپ کا پرماد ہوا اور
سنکلپ سے جو بھوت رچے تھے ان میں درڑھ نشچے ہوا اور
جانا کہ ہم یہ ہیں تب آدھ بھوتک ہو گئے جیسے برہمن شودروں
کے کرم کرنے لگ جائے اور اُس کے نشچے میں ہو جاوے کہ میرا یہی
کرم ہے۔ ہے رام جی آدی پرماتما سے جو جیو کرم بنا پیدا ہوئے ہیں
اون کا کوئی کرم نہیں کیونکہ جو انت باہک میں رہے اون کی سنگیا
ایشور میں ہوئی یعنی وہ ایشور کہلائے اور جو سوروپ کو بھولکر
آدھ بھوتک میں نشچے کرنے لگے وے جیو کہاتے ہیں اور پرش ہیں
جیسے کرم کرتے ہیں یا جیسا سنکلپ کرتے ہیں تیسے ہی شریر کو پاتے ہیں
جب شریر چھوٹنے کا سمے آتا ہے تب جو باسنا درڑھ ہوتی ہے اوس
جب کا ساابھیاس ہوتا ہے وہی انت کال میں دکھائی دیتی ہے
چاہے وہ باسنا پاٹھ کرنے کی ہو چاہے تپ کرنے کی ہو چاہے
کرم کرنے کی ہو۔ باسنا تو بہت ہوتی ہیں پرنتو جیسی باسنا درڑھ
ہوتی ہے اسی کے انوسار شریر دھارن کرتا ہے۔ برچھ بیل بھوگل
پشو پنچھی دیوتا ناگ جو کچھ استھاور جنگم پدارتھ ہیں وے پہلے کرموں
کے بنا ہی پیدا ہوئے ہیں اور پیچھے جب سوروپ سے گرتے ہیں
تب کرموں سے شریر ہوتے ہیں۔ کرموں کا بیج اہنکار ہے اور
اہنکار میں شریر ہے۔ جیسے بیج سے برچھ ہوتا ہے اور سمے پاکر
پھول پھل پرگٹ ہوتے ہیں۔ تیسے ہی اہنکار سے شریر پرگٹ ہوتے

ہیں اور جب اہنکار نشٹ ہو جاتا ہے تب کوئی خبر نہیں رہتا
کیول آتم پدہی بھاسنا ہے۔ اس سے ہے رام جی ہمارا یہی آشیرباد
ہے کہ تم اہنکار کو تیاگو اور برہما جی سے آدلیکر تنکے تک کسی پدارتھ
میں پریم نہ کرو اپنے آپ ہی میں پریم رکھو۔ ہے رام جی کرتا کارن کرم
یہ تینوں ہوں پر تم ان کے ساکشی ہو کر رہو ان کے کرنے کا ابھمان
تم کو نہ ہو کہ میں یہ کرتا ہوں یا میں نے اسکا تیاگ کیا ہے اداسین کی
طرح ہوا ہو۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جو سات بھومکا گیان کی اوپر
کہی ہیں ان سے چت نشٹ ہو جاتا ہے۔ پہلی تین بھومکا میں سے
جسکو ایک بھی پراپت ہوئی ہے اوس کو مہاپرش جانو اس کے مان
اور موہ مٹ جاتے ہیں اور سکھ دکھ میں وہ سم رہتا ہے۔ جس
جوگی کو چوتھی بھومکا پراپت ہوتی ہے اس کے طرح طرح کے
بھید بھاؤ مٹ جاتے ہیں اور ابھید سرباتما بھاؤ اودے ہوتا
ہے۔ ہے رام جی جب تک تیسری بھومکا ہوتی ہے تب تک
جاگرت اوستھا رہتی ہے اور جب چوتھی بھومکا پراپت ہوتی ہے
تب جگت سوپنے کی طرح ہو جاتا ہے اور سب کا دھیان مٹ جاتی
ہے۔ شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگوان جاگرت
سوپن سکھپت کا لچھن کہیے۔ گورو اپنے شِشّیہ کو اپدیش کرنے
میں دکھ نہیں مانتے۔ وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی تتو کا بھول جانا
پدارتھوں کی بھاونا کرنا اور ناشوان پدارتھوں کو ست کی
طرح جاننا یہی جاگرت اوستھا ہے۔ پدارتھوں میں بھاؤ ابھاؤ

کی ستھتا اور جگت کو متھیا بھاؤنا ماتر جاننا یہ سوپن اوستھا
کہلاتی ہے ۔ اور جاگرت اور سوپن جسمیں ملجاویں وہ سُشُکھپت ہی
جو گیان بھاؤ سے بھید شانت ہوجاوے اور جاگرت سوپن سکھپت
تینوں کا ابھاؤ ہوا ایسی جو نرمل استھتی ہے سو تُریا ہے ۔ ہے رامجی
اگیانی جگت کو جاگرت کی طرح دیکھتا ہے اور اوس کو جگت کا درڑھ
ست ہونا بھاستا ہے اس سے اوس کو راگ دویش اپجتا ہے
چوتھی بھومکا والا جگت کو ایسا دیکھتا ہے جیسے شرد رت کا میگھ
برکھا سے رہت ہوتا ہے اسی سے اوس کو راگ دویش نہیں اپجتے
پانچویں بھومکا والا جگت کو سُکھوپت کی طرح دیکھتا ہے جیسے
شرد رت کا میگھ نشٹ ہو کر پھر نہیں دیکھ پڑتا تیسے ہی اس کو
سنسار نہیں بھاستا اور اس کی چیتنتا سوبھاؤک ہی ہوتی ہے
اس کو اپنی نہچی نشنکھ دیوتا بھلا برا آدک الگ الگ پدارتھوں
کی بھاؤنا نہیں رہتی اور دویت کلپنا مٹ کر ایک برہم بھاستا ہی
بھاستی ہے ۔ چھٹی بھومکا والا تریا پد میں استھت ہوتا ہے اور
سدا اکریا ہے ارتھات کسی کریا کے بندھن میں نہیں پڑتا وہ سدا
آنند روپ ہے ۔ الگ ہو کر آنند کو نہیں بھوگتا کیول آپ ہی
آنند ہوتا ہے ۔ ہے رام جی سب کریائیں وہ جیتا شاستر بچیرتا ہوا
دیکھ پڑتا ہے پرنت ہردے میں شون ہے کیونکہ کریائیں بھیتا نے
والا جو اہنکار ہے وہ اُسکا جاتا رہتا ہے ۔ جیسے پون سے رہت
دیپک پرکاشتا ہے تیسے ہی کلنا روپی پون سے رہت وہ پرش
اپنے آپ سے پرکاشتا ہے ۔ ہے رام جی اس کے بعد جب سپت

بھومکا اِس پُرش کو پراپت ہوتی ہے تب آپ کو آتما ہی جانتا ہے اور بھوتوں کا گیان جاتا رہتا ہے۔ جیسے بالک اپنے انگ سُو بھاوک ہلاتا ہے تیسے ہی اس کی کھان پان آدک چیشٹا سوبھادک ہوتی ہے۔ ہے رام جی ساتویں بھومکا والا جیون اوستھا کو پراپت ہوتا ہے سو آپ ہی جانتا ہے اور کوئی نہیں جان سکتا۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ جو سات بھومکا تم سے کہی ہیں انہی سے گیان پراپت ہوتا ہے اور ساد ھن سے نہیں ہوتا اس سے تم بھومکا کی اور چت روپی دھیان رکھو تب تم کو سو پد کی پراپت ہوگی۔ تیسری بھومکا تک سب کامنا نیرت ہو جاتی ہیں کیول ایک آتم پد کی کامنا رہتی ہے۔ جو اس اوستھا میں شریر چھوٹ جاوے تو اور جنم پاکر گیان کو پراپت ہوتا ہے اور جو چوتھی بھومکا میں پراپت ہو کر شریر چھوٹے تو پھر جنم نہیں پاتا کیونکہ آتم پد کے پانے سے پھر کچھ پانے کی اچھیا نہیں رہتی۔ جنم کا کارن اچھیا ہے جب اچھیا کچھ نہ رہے تو جنم بھی نہ رہا۔ جیسے بھونا ہوا بیج نہیں اُگتا تیسے ہی جب کا چت گیان کی اگن سے جلجاتا ہے وہ پھر جنم نہیں لیتا ہے رام جی! مجھکو اتنے کہنے کا پریوجن یہی ہے کہ تم باسنا کو تیاگ کرو اور اچت پد کو پراپت ہو۔ ہے رام جی ترشنا دکھ دینے والی ہے جب تک ترشنا ہے تب تک سنتوں کے بچن ہردے میں نہیں ٹھہرتے۔ ترشنا اچھیا کھا باسنا اچھیا بچھرنا سنسر نا آدک سب اسی کے نام ہیں۔ اچھیا روپی میگھ نے گیان روپی سورج کو چھپا لیا ہے اس سے وہ دیکھ نہیں پڑتا جب بچار روپی

پون چلنے تب اچھیا روپی میگھ نشٹ ہو جاوے اور آتم روپی
سورج کا درشن ہو۔ ہے رام جی یہ جیو آکاش کا پنچھی ہے پر کرم
میں اچھیا روپی تاگے سے بندھا ہے اس سے نہیں اُڑ سکتا
اور پرماتم پد کو نہیں پراپت ہوتا۔ اس لئے تم اچھیا کو تیاگ کر
آتما کی شرن ہو رہو ارتھات سنسار کے بشیوں سے براگ
اور آتما کا ابھیاس کرو۔ ہے رام جی ترشنا روپی بجھ بیل کا بڑھنا
اور گھٹنا اپنے ہی آدھین ہے۔ جب انکر کو جل سے سینچے تب
وہ بڑھتا ہے اور جو نہ سینچے تو سوکھ جاتا ہے اسی طرح پھر ان
روپی جل دینے سے ترشنا روپی انکر بڑھتا جاتا ہے اور نہ دینے
سے سوروپ کے ابھیاس دوارا سوکھ جاتا ہے۔ ہے رام جی اچھا
کا نام بندھن ہے اور نراچھا کا نام مکت ہے۔ میں ایک سہج اپائے
تم سے کہتا ہوں جس سے اچھا مٹ جاتی ہے۔ تم پنچ ادھکہ کی
بھاؤنا کرو اس سے جلد ہی آتم پد کو پاؤ گے اور تمہارے سب
سنکلپ نشٹ ہو جاویں گے۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگوان آپ کہتے ہیں
کہ پنچ ادھکہ کی بھاؤنا سے باسنا نشٹ ہو جاوے گی اور جلد ہی
آتم پد پراپت ہوگا سو باسنا تو بہت مدت سے چت میں گھسی
ہے وہ ایکا ایک کیسے مٹ جائے گی۔ پھر آپ کہتے ہیں کہ باسنا
کے مٹ جانے سے جیون مکت ہوتا ہے تو جس کی باسنا مٹ جاوے گی
اسکا شریر کیسے رہیگا باسنا کے بغیر وہ کرم کیسے کرے گا اور جیون
مکت کیسے ہوگا۔ وشسٹھ جی بولے کہ ہے رام جی اس پنچ اچھر کے تین

ارتھ ہیں۔ ایک تو یہ کہ پنچ تتو دالے شریر سے تمہارا سوروپ
الگ ہے۔ دوسرا یہ کہ شریر جڑ اور اندھکار روپ ہے اور تمہارا
سوروپ سورج برن اور اندھکار سے رہت ہے۔ جب تم نے
یہ بھاونا کی کہ میں آتما ہوں اور یہ دیہہ آدک اناتما ہے تب دیہہ
سے ملکر ابھلا کھا کیسے رہیگی۔ جیسے سورج کے منڈل میں رات
نہیں دکھ پڑتی تیسے ہی جب تم آپ کو پرکاش روپ جانو گے
تب اندھکار روپ سنسار نہیں دکھ پڑے گا تب شریر کی
چیشٹا سو بھاوک ہوگی اور تم میں کچھ چیشٹا نہ ہوگی۔ تیسرا ارتھ
یہ کہ نہ میں ہوں نہ کوئی جگت ہے جب ایسا جانا تب اچھا کسکی
رہیگی اور تفاوت کسی کی نہ رہیگی۔ اس سے ہے رام جی تم چت کو آتم پد
میں لگاؤ۔ جو ایسا شریر پا کر بھی آتم پد کو نہ پایا تو پھر کب پاوئگے
جو آتم پد سے الگ بھاستا ہے اوس کو متھیا جانو یہی نج اچھا کا
ارتھ ہے۔ جو کچھ سنسار بھاستا ہے اوس کو سپنا جانو اوس کو ست
جان کر اوس کی اچھیا کرنا ہی انرتھ ہے اور متھیا جان کر اچھیا
نہ کرنا ہی کلیان ہے۔ ہے رام جی یہ ابھیمان تم نہ کرو کہ ایسا ہو اور
ایسا نہ ہو ابھیمان سے رہت ہو کر چیشٹا کرو۔ جب ایسے ہوگے
تب شانت پد کو پراپت ہوگے جہاں بانی کی گم نہیں۔ جب تک
اندریوں کے ارتھ کی ترشنا ہے اور اہنگ مم کا سمبندھ ہے
تب تک دکھ نہیں مٹتے اور جب یہ سمبندھ مٹ گیا تب آنند
ہی آنند ہے۔ آگے جو تمہاری اچھا ہو سو کرو۔
شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون آپ نے کہا

کہ اہنگ مم بھچھنے کا تیاگ کرو اور اسنگ ہو رہو پرنت
اسنگ نش کرم سے اربھات کرم نہ کرنے سے ہوتا ہے یا کرم کرنے
سے ہوتا ہے یہ کہیئے بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جب تک
اگیان ہے تب تک اچھیا ناش نہیں ہوتی اور کرم بھی ناش نہیں ہوتے
ناش دونوں کا نہیں ہوتا پرنت بھید اتنا ہی ہے کہ اگیانی کو بھاستا
ہے کہ یہ اچھیا ہے یہ کرم ہے اور گیانی کو سب برہم ہی بھاستا ہے
اس سے وہ نشکیی رہتا ہے اور اگیانی کو کرم میں کرم بھاستا ہے
اس لیئے وہ بندھن میں پڑتا ہے۔ کرم سے کرم تبدھ جانے کو تیاگ
کہتے ہیں کرم کے تیاگ کو تیاگ نہیں کہتے۔ ہے رام جی بڑی اپادھ
اہنکار ہے۔ جسکا اہنکا ناش ہوگیا ہے وہ پُرش کرم کرتا ہے تو
بھی اوس نے کبھی کچھ نہیں کیا اور جو اہنکار سہت ہے وہ پُرش
جو کچھ نہیں کرتا تو بھی سب کرم کرتا ہے۔ اس اہنگ کے تیاگ کا
نام سرب تیاگ ہے کرموں کے تیاگ کا نام سرب تیاگ
نہیں۔ ہے رام جی جو کرموں کو تیاگ کر ایکانت میں جا کر بیٹھا ہے
اور ایسا مانتا ہے کہ میں کرم نہیں کرتا سو کہتا ہی ہے پر وہ اسنٹو میں
اہنکار سہت ہے اوس کے پھل کو بھوگتا ہے اور جو پرش گرہستھ
آشرم میں ہے پرنت اہنکار سے رہت ہے اوس کو بن باسی
جانو وہ سدا ایکانت ہے۔ جو بن باسی ہو کر اہنکار سہت ہے وہ
لوگوں میں رہتا ہے۔ پہلے تو وہ ایک گڑھے میں پڑا تھا پھر اوس کو
تیاگ کر دوسرے گڑھے میں یک بڑے کنوئیں میں جا پڑتا ہے
یہ جیو نشکرم تب ہی ہوتا ہے جب اس کی اہنگ بھیدنا نشٹ ہو جاتی

ہے اور طرح سے نہیں ہوتا۔ ہے رام جی ایک اور جگت سنو جس سے آتم گیان ہو۔ یہ جو اہنگ اہنگ رچھن چھن میں پھرتا ہے سو جب ٹھہرے تب اسی چھن میں جانو کہ میں نہیں ہوں۔ اپنے کو نہ ہونا سمجھنا کون مشکل ہے یہ تو اپنے اختیار میں ہے۔ جب ایسا درڑھ ہوگا تب اہنکار روپی پشاچ ناش ہو جاوے گا اور آتم تتو کا ساکشات کار ہوگا۔

وششٹھ جی بولے کہ۔ ہے رام جی جب تک اہنکار کا ناش نہ ہوگا تب تک میرے بچن ہردے میں استھت نہ ہوں گے۔ جیسے بالو سے تیل نکلنا کٹھن ہے تیسے ہی جس پرش نے اپنا سوبھاؤ نہیں جانا اس کو برہم کا پانا کٹھن ہے۔ اپنا سوبھاؤ جاننا بہت سگم ہے جب اہنکار کو تیاگ کرے کہ نہ میں ہوں نہ یہ جگت ہے تب کلیان ہوتا ہے اور کوئی بھرم نہیں رہتا۔ جب تک اہنکار پھرتا ہے تب تک اوس کو اپدیش نہیں لگتا جیسے آرسی پر موتی نہیں ٹھہرتا اور جب کا ہردے شدھ ہے اوس کو میرے بچن لگتے ہیں۔ جیسے تیل کا بوند پانی کے اوپر پھیل جاتا ہے تیسے ہی اوسکو تھوڑے بچن بھی بہت لگتے ہیں۔ اسی پر ایک پرانا اتہاس کہتا ہوں سو سنو۔ وہ میرا اور کاگ بھشنڈ کا سمباد ہے۔

اتہاس:۔ ایک سمے میں سمیر پربت کی شکھر پر گیا تو وہاں کاگ بھشنڈ بیٹھا تھا۔ اُس سے میں نے پوچھا کہ ہے بھشنڈ ایسا بھی کوئی پرش ہے جس کی عمر بڑی ہو اور گیان سے رہت ہو۔ جو اُس کو تم نے دیکھا ہو تو کہو۔ کاک بھشنڈ بولے کہ ہے بھگون ایک بدیا

دھر تھا جسکی عمر بڑی تھی اور جس نے بہت بدیا پڑھی تھی وہ ست
ارتھات شبھ کرموں میں بہت رہتا تھا۔ اوس نے بہت بھوگ
بھوگے تھے اور چار جگ تک جپ تپ نیم آدک سکام کرم کئے
تھے۔ جب چوتھے جگ کا انت ہوا تب اوس کو بھوگوں سے بیراگ
ہوا اور بچار اپجا کہ یہ سنسار اسار روپ ہے کسیطرح اس سے چھوٹ
جاؤں اسمیں بار بار جنم مرن ہے اور کوئی پدارتھ ست نہیں۔ ایسا
بچار کر وہ میرے پاس آیا اور ہاتھ جوڑ کر اوس نے کہا کہ ہے
بھگون اتنے دنوں تک میں بشیوں کو بھوگتا رہا بہت سے استھان
میں نے دیکھے اور تپ دان جگ برت بھی بہت کئے پرنت مجھہ
کو شانت نہ ہوئی۔ ہزار برس تک ایسے ایسے سندر روپ دیکھتا
رہا جن کی سندرتا کو بیان نہیں کرسکتا تو بھی یہ آنکھیں ترپت نہ ہوئیں
بہت سگندھ سونگھی پرنت ناک ترپت نہ ہوئی۔ اس جبیہ سے
بہت طرح کے کھانے کھائے پر شانت نہ ہوئی بلکہ ہوس بڑھتی
گئی۔ کانوں سے بہت طرح کے شبد اور راگ سنے اور کھال
سے بہت اسپرش کئے تو بھی شانت نہ ہوئی۔ ہے بھگون جس
طرف سکھ جان کر میں جاؤں اسی طرف دکھ پاؤں۔ جو پرش ان
بھوگوں کے لئے جتن کرتا ہے کہ میں ان سے سکھی ہوں گا وہ
مورکھ ہے اور اوس کو دھکار ہے وہ سمدر میں لہروں کا آسرا
کرتا ہے یہ تب تک سکھ روپ بھاستے ہیں جب تک اندریوں اور
بشیوں کا سنجوگ ہے اور جب اندریوں سے بشیوں کا بیوگ
ہوتا ہے تب مہا دکھ پراپت ہوتا ہے کیونکہ ترشنا ہردے میں

نہیں رہتی ہے اور بھوگ جاتے رہتے ہیں تب جو جو بشئے بھوگے ہوتے ہیں
دے دُکھ دینے والے ہو جاتے ہیں۔ ہے بھگوان ان اندریوں نے مجھے
بڑا دکھ دیا ہے یہ اندریاں تپ جگ برت تیرتھ کسی اوکھد سے بس نہیں
ہوتی اور نہ ان کے بس کرنے کا کوئی اپائے ہے کیول سنت کے سنگ
سے نرباسی ہو تب بس ہوتی ہیں اس سے میں تمہاری شرن میں آیا
ہوں کرپا کرکے مجھ کو اس آپدا کے سمدر سے نکالو کیونکہ میں ڈوبتا ہوں
اور اس سنسار سمدر میں دین ہو رہا ہوں۔

کاک بھسنڈ بولے کہ ہے بششٹھ جی جب اس طرح اس نے بہ ہے
آگے پرارتھنا کی تب میں نے کہا کہ ہے بدیا دھر تو دھن ہے کہ اب تو
جاگا ہے جیسے کوئی پرش اندھے کنوئیں میں پڑا ہو اور اس کی اچھیا ہو
کہ نکلے تو جانیے کہ وہ نکلیگا۔ ہے بدیا دھر میں تجھ کو اوپدیش کرتا ہوں
اس کو تو مان جو بچن کے سب کے سار ہیں وہ میں تجھ سے کہتا ہوں
جب کا انتہ کرن شدھ ہوتا ہے اوس کو سنت لوگ اوپدیش کریں
یا نہ کریں اوس کو سہج ہی اوپدیش ہو لگتے ہیں جیسے شدھ درپن
پرپتمب کو جلتی بنا ہی گرہن کرتا ہے ویسے ہی میرے بچنوں کو تو دھارن
کرے گا تو تیرے دُکھ دور ہو جاوینگے اور پرمانند ابناشی سُکھ جو
آد انت سے رہت ہے وہ پراپت ہوگا۔ اندریوں کے سُکھ
آنے جانے والے ہیں سو سب دُکھ کے برابر ہیں ان سے رہت
پرم سُکھ ہے۔ ہے بدیا دھروں میں اُتم جو تجھ کو سُکھ روپ
دیکھ پڑے اوس کو تیاگ کر تب تجھ کو پرم سکھ پراپت ہوگا۔ سب
دکھوں کی جڑ اہنکار ہے جب اہنکار ناش ہوگا تب شانت ہوگی

اور سنسار بھرم مٹ جائیگا۔ ہے بدیادھر سنسار کا کرتا سنکلپ ہی ہے کیونکہ سنکلپ سے سنسار پیدا ہوتا ہے جیسے پون سے اگنی پیدا ہوتی ہے اور پون ہی سے دیپک نرباں ہوتا ہے تیسے ہی جب سنکلپ بہرمکھ پھرتا ہے تب سنسار اُدے ہو بھاستا ہے اور جب سنکلپ انترمکھ ہوتا ہے تب آتم پد پراپت ہوتا ہے اور سب جگت مٹ جاتا ہے۔ اِس سے تو ایسا نشچے کر کہ نہیں ہوں نہ جگت ہے جب تو ایسا ہوگا تب آتم پد پراپت ہوگا۔ ہے بدیادھر جب آتم پد پراپت ہوتا ہے تب ایسی اوستھا ہوتی ہے کہ جو ننگے بدن بیٹھا ہو اور اوس پر بہت سے ہتھیار برستے ہوں تو بھی وہ اس سے دُکھی نہیں ہوتا اور جو سندر استری انگلے سے لگ جاویں تو سکھی بھی نہیں ہوتا ارتھات دونوں میں برابر رہتا ہے۔ ہے دیوپتر ابھیاس ہی سے آتم پد پراپت ہوتا ہے۔ جس پُرش نے بچار کر کے آتم پد پانے کا جتن کیا ہے وہ ضرور پاویگا اور جس نے کہا کہ میں مکت ہو ہی رہونگا اور ایشور مجھ پر دیا کریں گے وہ پُرش کبھی مکت نہ ہوگا۔ پُرش کے پُرشارتھ بنا کبھی مکت نہ ہوگی۔ ہے بدیادھر سنسار سمدر سے پار ہونے کو گیانوان کا سنگ کرنا اور جو پُرش اچھے ارتھات نیر بھاؤ سے رہتے ہیں اون کی اچھی طرح سیوا کرنا اس سے اِبدیا کا آدھا حصہ ناش ہو جاتا ہے۔ تیسرا بھاگ منن کرنے یعنی شاستر کے بچار سے اور چوتھا بھاگ ابھیاس کرنے سے ناش ہو جاتا ہے جو یہ اُپائے نہ کرسکو تو یہ جگت کرو کہ جسمیں چت ابھلاکھا کرنے لگے اُسی کو تیاگ کرو ایک بھاگ ابدیا اِس طرح سے ناش ہو جائیگی

اور تین بھاگ شاستر کے بچار اور جتن سے آہستہ آہستہ مٹ جاویگی
جو سادھ سنگ اور ست شاستر کا بچار اور اپنا جتن اکٹھے ہو ویں
تو ایک ہی بار ابدیا ناش ہو جاوے گی۔ اتنا کہہ کر بھسنڈ جی نے مجھ سے
کہا کہ ہے بششٹھ جی اس پرکار جب میں نے بدیا دھر کو اپدیش کیا تو وہ
سمادھ میں استھت ہوا اور جیسے دیپک نربان ہو جاتا ہے نیسے ہی
اسکا چت چیشٹا سے رہت ہو کر شانت کو پراپت ہوا۔ ہے براہمن
اسکا ہردے شدھ تھا اس کارن میرے بچن جلد ہی اس کے
ہردے میں پرویش کر گئے۔ جب بشیوں سے بیراگ اپجے تب جانئے
کہ ہردے شدھ ہوا۔ ہے بششٹھ جی جو تم نے مجھ سے پوچھا تھا
سو مینے کہا کہ اس بدیا دھر کو میں نے گیان سے رہت بہت دنوں
تک جیتا دیکھا۔

اتنا کہہ کر بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی ایسے کہہ کر کاگ بھسنڈ
جی چپ ہو رہے اور میں نمسکار کر کے آکاش مارگ سے اپنے گھر
آیا۔ میرے اور کاگ بھسنڈ جی کے اس سمباد کو گیارہ چوجگی
بیت چکی ہیں۔ ہے رام جی یہ کچھ نیم نہیں ہے کہ تھوڑے دنوں میں
گیان اپجے یا بہت دنوں میں یہ ہردے کی شدھتا کی بات ہے
جسکا ہردے شدھ ہوتا ہے اوس کو گورو اور شاستروں کا بچن
جلد ہی لگ جاتا ہے۔ ہے رام جی اتنا اپدیش جو مینے تم کو کرم
سے کہا ہے اسکا پریوجن یہی ہے کہ پھرنے کو تم تیاگ کرو کہ نہ
میں ہوں نہ کوئی جگت ہے تب پیچھے نربکلپ کیول آتم پد رہیگا جو
سب کا اپنا آپ ہے اور تم کو اسکا ساکشات کار ہوگا۔ جیسے پہلے

درپن میں مکھ نہیں دیکھ پڑتا تیسے ہی آتم روپی درپن اہنکار روپی میل سے میلا ہو رہا ہے جب تم اہنگتا سے رہت ہو گے تب جگت بھرم مٹ جائیگا۔ جیسے سوئی کپڑے میں گھستی ہے تو اس کے پیچھے تاگا بھی چلا جاتا ہے اور جو سوئی نہ جائے تو تاگا کہاں سے جائے تیسے ہی جب اہنکار پرویش کرتا ہے تب سب آپدا بھی آتی ہیں اور جب اہنکار مٹ جاتا ہے تب سب جگت آنند روپ اور اپنا آپ بھاستا ہے اس سے تم اہنکار کو مٹا دو۔ ہے رام جی جو کچھ میں نے اپدیش کیا ہے اُسکا آشرے کر کے تم گیا نوان ہونا گیان بندھ نہ ہونا۔ گیان بندھ سے تو اگیانی اچھا ہے کیونکہ اگیانی بھی سادھوؤں کی سنگت اور ست شاستروں کے سننے سے گیا نوان ہو جاتا ہے پر گیان بندھ مکت نہیں ہوتا۔ جیسے روگی کہے کہ مجھ کو روگ کوئی نہیں ہے میں نروگ ہوں تو وہ بید کی اوکھد بھی نہیں کھاتا کیونکہ وہ آپ کو نروگ جانتا ہے تیسے ہی گیان بندھ ہے اس سے سنتوں کا سنگ اور ست شاستروں کا سُننا بھی تو نہیں ہو سکتا اس سے وہ مہا اندھا ہوتا ہے

شری رام جی نے پوچھا کہ ہے بھگون گیا نوان اور گیان بندھ کا لچھن کیا ہے بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جو پرش شاستروں کے ارتھ اچھی طرح سے لکھتا بھی ہے پڑھتا بھی ہے پڑھاتا بھی ہے پر تشنوں میں بندھا ہوا ہے اور بند التشنوں کی چنتا کرتا ہے ایسا پرش گیان بندھ ہے۔ جو پرش شاستر کے موافق شبھ کرم کر کے اوس کے پھل کی کامنا کو اپنے ہردے میں

رکھتا ہے وہ گیان کے نکٹ آگیا ہے تو بھی گیان بندھ ہے۔
جسکو آتما میں پرتیت بھی ہے پرنت لشیوں کو بھی جانتا ہے اور
آپ کو آتم مانتا ہے اور جس پرش نے سدھ اور الیمورج پایا ہے
اور اوس سے آپ کو بڑا جانتا ہے پر آتم گیان سے رہت ہے
وہ گیان بندھ کہاتا ہے۔ ہے رام جی جب تک شانت پراپت
نہ ہو تب تک آپ کو گیانی نہ جانے اور جب تک گیان نہ اُپجے تب
تک آتم پر ایت ہو اور ابھیاس ادھ جتن کرتا رہے۔ اس طرح ست
شاستروں سے جو لچھن سُنے ہوں اون کو سمجھکر بار بار ابھیاس
کرنا درشیہ کے اپرانت ہونا اور اون کو متھیا جان کر بیراگ کرنا
اسی کا نام گیان نشٹھا ہے اور اسی سے آتم پد پراپت ہوتا ہے۔
لشِشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی گیانوان کی بدھ نرمل ہوجاتی
ہے اوس کے ہردے میں شیتلتا ہوتی ہے اور اوس کی بدھ چین
سے پورن ہوتی ہے اور دوسرا بھان اُٹھ جاتا ہے۔ اس سے تم
بھی نت انتر مکھ اور بیت راگ اور نرباسی ہو رہو۔ جو آنند کا
استھان ہے اُسمیں آنند کرو اور شوک کے استھان میں شوک
کرو پرنت ہردے میں آکاش کی طرح ہو رہو۔ تاکہ تم کو کسیکی اچھا کھا
نہ کھُرے اور نہ کسیکا ست بھاؤ کھُرے۔ جب جُدھ آوے تب
شور بیر ہو کر جدھ کرو۔ جو دُکھی ہو اس پر دیا کرو۔ جو راج ملجائے
تو اوسکو بھوگو اور جو کوئی دُکھ آجاوے تو اوس کو بھی بھوگو
یہ سب چیشٹا اگیانی کی طرح کرو پر ہردے سے سمتا رکھو آتما سے
الگ کچھ نہ پھرنے دو اور راگ دویش سے رہت سدا نرمل ہو

رہو۔ جب تم ایسا نشچے کروگے تب تم کو کچھ دُکھ نہ ہوگا۔ جو بڑا
دکھ اور اندر کا بجّر بھی تم پر آپڑے تو بھی تم کو اسپرش نہ کرے گا
ہے رام جی تمہارا روپ نہ ہتھیار سے کٹتا ہے نہ آگ سے جلتا ہے
نہ پانی سے گلتا ہے نہ ہوا سے سوکھتا ہے کیول نراکار آجر امر
اور سب کا اپنا آپ ہے۔ ہے رام جی کشٹ تب ہوتا ہے جب
ملکشن نست ہوتی ہے اور آگ تب جلتی ہے جب لکڑی آدک
دوسری چیز ہوتی ہے۔ آگ کو آگ تو نہیں جلاتی اور پانی کو پانی
نہیں گلاتا اس سے تم اپنے آپ میں استھت ہو رہو اور انبھوروپی
آتما کے سہارے ہو کر سنسار سمدر کے پار ہو جاؤ۔ ہے رام جی
اہنکار کا اُدے ہونا ہی سنسار کا کارن ہے اہنکار سے جیو کی بُدھ
موٹی ہو جاتی ہے اس سے وہ دکھ پاتا ہے۔ اس دُکھ کے ناش ہونے
کا اُپائے یہ ہے کہ سنتوں کی باتوں کی بھاؤنا کرنا اور بچار کر کے ہردے
میں دھارن کرنا اس طرح سنتوں کی سنگت سے آتم پد سہج ہی
میں مل جاتا ہے۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جن پُرشوں نے گیان سے
اپنا اگیان نشٹ نہیں کیا انہوں نے کرنے لائق کام کو کچھ نہیں کیا
اگیان سے پہلے اننگ بھاؤنا ہوتی ہے۔ تب آگے جگت بھاستا
ہے اور لوک پرلوک کی بھاؤنا کرتا ہے اور اسی باسنا سے جنم مرن
پاتا ہے۔ ہے رام جی جب تک ہردے میں سنسار کا شبد ارتھ
درڑھ ہے تب تک شبد ارتھ کے ابھاؤ کی چنتنا کرے اور جہاں
جگت بھاستا ہے وہاں برہم کی بھاؤنا کرے جیسے سمندر میں بھی بھاؤنا

کرے گا تب سنسار کے شبدارتھ سے رہت ہوجائیگا اور آتم پد پہاسیگا ہے رامجی اس سنسار میں دو پدارتھ ہیں ایک یہ لوک اور دوسرپرلوک اگیانی لوگ اس لوک کا اُدم کرتے ہیں اور پرلوک کا اُدم نہیں کرتے اس واسطے دکھ پاتے ہیں اور ترشنا نہیں مٹتی۔ سچاروان پرش پرلوک کا اُدم کرتے ہیں اُن سے یہاں بھی شوبھا پاتے ہیں اور پرلوک میں بھی سکھ پاتے ہیں۔ اور ان کے دونوں لوک کے دُکھ مٹ جاتے ہیں۔ جو اسی لوک کا اُدم کرتے ہیں اُنکو دونوں دکھ ایک ہوتے ہیں ارتھات یہاں ترشنا نہیں مٹتی اور آگے جاکر نرک بھوگتے ہیں۔ ہے رام جی جن پرشوں نے آتما کا جتن کیا ہے اون کو وہی سدھ ہوتا ہے اور وے سکھی ہوتے ہیں اور جنہوں نے جتن نہیں کیا وے دکھی ہوتے ہیں۔ جو پرش اپنا پرشارتھ کرے اور ساتھ ہی ست سنگ کرے تو اس سنسار سمندر سے پار اُتر جائے اور کسیطرح پار نہیں ہوسکتا۔ جگت کرکے جیسے کچھ بھی امرت ہوجاتا ہے تیسے ہی پرشارتھ کرنے سے سدھ پراپت ہوتی ہے جن پرشوں نے سنتوں سے ملاپ روپی اوکھد سے چکتسا کی ہے وے مکت روپ ہیں اور جنہوں نے وہ اوکھد نہیں کی وہ پرش پنڈت ہوں تو بھی دکھ پاتے ہیں۔ ہے رام جی جب پرش نے اپنے من کو نہیں جیتا وہ موڑھ ہے اور بھوگ روپی کیچڑ میں ڈوبا ہوا ہے اور سب آپدا کا گھر ہے۔ جیسے سمدر میں ندیاں آکر جمع ہوتی ہیں تیسے ہی اوس پرش میں آپدا آکر جمع ہوتی ہیں۔ اور جسکی ترشنا بھوگوں سے مٹ گئی ہے اور بیراگ اُپجا ہے وہ مکت ہوتا ہے۔ جیسے زندگی کی اسبت الڈکپن ہے تیسے ہی

نربان پدکی ابتداء ببراگ ہے۔
بشسٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جس پرش کے ہردے سے سنسار
کا رس سوکھ جاتا ہے وہ سنسار سمدر سے پار ہو جاتا ہے اور
جبکا رس نہیں سوکھا اوس کو راگ دویش پھرتے ہیں۔ راگ دویش تب
پھُرتا ہے جب من میں اچھا ہوتی ہے اور اچھا تب ہوتی ہے جب سنسار
کی سُتتا دڑھ ہوتی ہے۔ جسکو است جانتا ہے اوس کو بُدھ نہیں
لیتی اور اوس کی اچھا بھی نہیں ہوتی اور جسکو ست جانتا ہے اوس میں
بدھ دوڑتی ہے۔ ہے رام جی سب اچھیا سے رہت ہونا ہی پرم
سمادھ ہے اچھیا ہی جیو کو دین یعنے عاجز کرتی ہے اور اچھیا سے
رہت ہوا شانت روپ ہوتا ہے۔ جیسے کڑچھل سب کھانے کی
چیزوں میں ڈالی جاتی ہے اور اُس سے سب کھانے کی چیزیں
بکانی جاتی ہیں پر اوس کو کچھہ راگ دویش نہیں پھُرتا تیسے ہی گیاوان
سب سواد لیتا ہے پرنت اچھیا سے رہت ہوتا ہے اسی سے پرم
سکھ روپ ہے۔ جسکی جیشٹا اچھا سہت ہے وہ پرم دکھی ہے۔
اوسکو ایسا جانو جیسے کسی کے سر میں آگ لگے اور اس پر پھوس
بجھانے کے لئے ڈالو تو وہ آگ بجھتی نہیں بلکہ اور بڑھتی جاتی ہے
تیسے ہی بشیوں کی اچھا بھوگنے سے ترپت نہیں ہوتی۔ ہے رام جی اچھا ہی بندھن ہے
اور اچھیا کے مٹ جانیکا نام موکش ہے۔ جسکی اچھا بڑھتی جاتی ہے اُسکا سنسار بڑھتا
جاتا ہے اور اس سے وہ بار بار جنم پاتا ہے۔ ہے رام جی ایسا سکھ شری برہما
جی کے لوک میں بھی نہیں ہے جیسا سکھ اچھیا کے مٹ جانے میں ہے اور ایسا
دُکھ نرک میں بھی نہیں جیسا دکھ اچھیا کے اُپجانے میں ہے۔

شاستر کا سُننا اور تپ اور دان اور جگ اسی کے واسطے ہے کہ کسیطرح اچھیا مٹ جاوے۔ جو ایک ہی بار نہ مٹا سکو تو آہستہ آہستہ مٹاؤ۔ جو پُرش اس کے ناش کرنے کا اُپاے نہیں کرتا وہ منکھوں میں پشو ہے۔ ہے رام جی یہ اچھیا روپی بیج کا برچھ بڑھا ہوا ناش کا کارن ہوتا ہے اس نسے تم اُس برچھ کا ناش کر ڈالو ارتھات اچھیا سے رہت ہو جاؤ۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی میں نے بہت طرح کے استھان دیکھے ہیں جنمیں روگ اور اودکھد بھی طرح طرح کے ہیں پرنت اچھیا روپی چھیری کے گھاؤ کی اودکھد کہیں نہیں دیکھ پڑی وہ جپ تپ پاٹھ جگ دان تیرتھ سے نبرت نہیں ہوتی۔ اور جتنے سنسار کے پدارتھ ہیں اُن سے بھی اچھیا روپی روگ دور نہیں ہوتا جب آتم روپی اودکھد کی جاتی ہے تب ناش ہو جاتا ہے اور کسیطرح یہ روگ ناش نہیں ہوتا۔ ہے رام جی جب پرش کو گیان پراپت ہوتا ہے اُس کی اچھیا آپ سے آپ مٹ جاتی ہے اور آتم گیان کے بنا انیک جتن سے بھی نہیں جاتی۔ جیسے سپنے کی باسنا جاگے بنا نہیں جاتی۔ جیوں جیوں گیان کلا اُدے ہوتی ہے تیوں تیوں بھوگوں کی باسنا مٹتی جاتی ہے اور جب پورن گیان پراپت ہوتا ہے تب کسی کی بھی اچھیا نہیں رہتی جسکی اچھیا دن دن گھٹتی جاوے اور آتما کی طرف آوے اوس کو گیانی لوگ موکش بھاگی کہتے ہیں۔ ایسے پُرش کو شریر کی ستتا نہیں رہتی اور سنسار بھی نہیں رہتا۔ جب بھوگوں کی باسنا نبرت ہو

اور سنسار برس ہو جائے تب جانیے کہ سنسار ساگر سے پار ہوا
ہے یا ہوگا۔ ہے رام جی پُرش کو بندھن کیسے ہوتا ہے سو بھی سنو
جس سے وہ آتم پد کو نہیں پراپت ہوتا۔ پہلے دھن دولت کا بندھن
ہوتا ہے۔ دوسرے بھوگوں کی ترشنا بندھن ہے۔ تیسرے بھائی
بندھ کٹمب پروار کا بندھن ہے۔ جسکو ان تینوں کی باسنا رہتی
ہے اوس کو بیرا دُکھ کار ہے۔ یہ باسنا بڑے انرتھ کی دینے والی ہیں
بھوگ دہاروگ ہیں اور بھائی بندوں کا بڑا بندھن ہے اور دھن
کی پراپت انرتھ کا کارن ہے۔ اس سے ان سب باسناؤں کو تیاگ
کر تم آتم پد میں استھت ہو رہو۔ ہے رام جی تم سنکلپ کی طرف مت
جاؤ کیونکہ چت کی برت چھن چھن میں بدلتی ہے اور اننت جوجن تک
چلی جاتی ہے جو اس کی انبھو کرنے والی ستا بیچ میں ہے اور جیکے
آنتر رہ جاتی ہے سو چیتنا تمہارا سوروپ ہے جب تم اسمیں
استھت ہو کر دیکھو گے تب پھُرنے میں بھی برہم ستا ہی بھاسے گی
اور سب پدارتھوں کو متھیا جان کر اپنا بھی نہ ہونا سمجھو گے۔ ہے
رام جی جیسے سپنے کے جگت میں سندر پدارتھ بھاستے ہیں اور مُنکھ
اُنکی اِچھیا کرتا ہے اور جب تک جاگتا نہیں تب تک جانتا ہے کہ
یہ پدارتھ کبھی ناش نہ ہوں گے اور کہتا ہے کہ فلاں روپ دیکھیے
اور فلاں چیز کھائیے پر جب سپنے سے جاگ اُٹھتا ہے تب جانتا
ہے کہ میرا ہی سنکلپ تھا اور پھر وہ سندر پدارتھ یاد بھی آتے ہیں
یا بھاستے بھی ہیں تو بھی اونکو متھیا جانتا ہے تیسے ہی جب آتم استھت
میں جاگتا ہے تب سب جگت بھرم مٹ جاتا ہے۔

بشِشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ جگت آتما کا چمتکار ہے۔ جیسے مٹی کی پتلی مٹی روپ اور کاغذ کی پتلی کاغذ روپ ہوتی ہے تیسے ہی یہ جگت آتما روپ ہے۔ ایک ہی پدارتھ میں دو درشٹی ہیں گیانی لوگ اُس کو آتما اور اگیانی جگت جانتے ہیں۔ جیسے رسّی ایک ہے پرسمیک درشٹی کو رسی بھاستی ہے اور اسمیک درشٹی کو سانپ بھاستا ہے تیسے ہی گیانوان کو آتما بھاستا ہے اور اگیانی کو جگت بھاستا ہے۔

دوہا

سب بھوتن کی رات میں سنتن کا دن ہوئے
جو لوکن دن جانیا سنت رہیں تب سوئے

گیانی لوگ پرمارتھ تتو میں جاگتے ہیں اور سنسار کی اور سے سوتے ہیں اور اگیانی پرمارتھ تتو میں سوئے ہوئے ہیں اور سنسار کی طرف جاگتے ہیں۔ جیسے ایک ہی استھان میں دو پُرش بیٹھے ہوں اور ایک کو نیند آوے تو اوس کو سپنے کا جگت بھاستا ہے اور طرح طرح کے کام ہوتے ہیں پر دوسرا جو بیٹھا ہوا جاگتا ہے اوس اوسکا جگت نہیں بھاستا تیسے ہی جو پُرش پرمارتھ سے جاگتا ہے اوس کو جگت شُون بھاستا ہے اور اُسکا ابھمان اور آشا نشٹ ہو جاتی ہے وہ نیہہ پرم روپ آتما کے دھیان میں مگن رہتا ہے۔
بشِشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جو پرش بشیوں کی اچھا سے

رہنت اور آتمارامی ہوتا ہے وہ سبھاوک ہی سمادھی کیطرف آتا
ہے جیسے برسات کی ندی سوبھاوک سمدر کو جاتی ہے ۔ جب
بھوگوں سے بیراگ ہوتا ہے تب دو پدارتھ ملتے ہیں ۔ جیسے نئے انکر
کے دو پتے ہوتے ہیں تیسے ہی ترشنا کے تیاگ کرنے سے ایک
تو سنتوں کی سنگت ملتی ہے دوسرے ست شاستروں کا بچار پیدا
ہوتا ہے ۔ اور ان میں جب درڑھ بھاؤنا ہوتی ہے تب ابھیاس
کرکے وہی پرمانند روپ ہوتا ہے جس کو ہانی کی گم نہیں ۔ جب
سنتوں کی سنگت ہوتی ہے تب برے کرم چھوٹ جاتے ہیں اور
پرائے دھن کی اچھیا نہیں رہتی ۔ تب جو کچھ اپنا ہوتا ہے اُس کے
بھی تیاگ دینے کی اچھیا ہوتی ہے اور بڑے بڑے اُتم بھوگوں
سے لیکر ساگ تک جو کچھ پراپت ہوتا ہے اوس کو بانٹ کر کھاتا
ہے ۔ شکت کے موافق جب ایسا پرمان ہو جاتا ہے تب کوئی اسکا
شریر مانگتا ہے تو وہ اپنا شریر بھی دیدیتا ہے کیونکہ اوس کو دینے
کا ابھیاس ہو جاتا ہے پر اور سے ساگ مانگنے کی اچھیا بھی نہیں
رکھتا ۔ جو کچھ ملجائے اُسی میں سب کام تپ دان آدک کرتا ہے ۔
جگ برت اور دھیان کرکے پوتر رہتا ہے اور ترشنا کو تیاگ کرتا
ہے ۔ ہے رام جی سنتوکھ ہی پرم رساین ہے اتنا سکھ اندریوں
کے من مانے بھوگ سے نہیں ہوتا جتنا ان کے تیاگنے سے ہوتا ہے
جب اچھیا نشٹ ہو جاتی ہے اور سنتوکھ روپی گمبھیرتا پراپت ہو کر
دویت کلنا مٹ جاتی ہے تب اسی کو پنڈت لوگ پرم پد یا نربان
کہتے ہیں ۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جب سنسار سے بیراگ
ہوتا ہے تب سنتوں کی سنگت ہوتی ہے۔ پھر شاستر سنتا ہے
تب جگت سب بے رس ہو جاتا ہے اور من اموق ہو جاتا ہے۔ تب ادتھوں
کی ترشنا نہیں رہتی اور جو کچھ اپنے پاس ہوتا ہے اوس کے رکھنے
کی بھی اچھیا نہیں رہتی سہج تیاگ ہو جاتا ہے اور استری پتر دھن
آدک سب بے رس ہو جاتے ہیں اگرچہ وہ ان کے بیچ میں بھی رہتا
ہے تو بھی میں میرا کا ابھمان نہیں کرتا۔ جیسے کسی پتھر کی شلا پر
پانی بہتا چلا جاتا ہے تو اوس کو راگ دویش نہیں ہوتا ویسے ہی
گیانوان کو راگ دویش کسی میں نہیں ہوتا۔ ہے رام جی اس کے
شریر کی یہ سوبھاوک اوستھا ہو جاتی ہے کہ وہ ایکانت کو چاہتا
ہے اور بن اور کندراؤں میں رہنے کی اچھیا کرتا ہے۔ اوس کے چت
کو جو اپشم کا سکھ ہوتا ہے وہ بانی سے کہا نہیں جاتا۔ جب
وہ ایشور کی بھگتی کرتا ہے اور دن رات بہت دنوں تک کرتا
رہتا ہے تب ایشور پرسن ہوتا ہے اور نربان پد کی پراپت ہوتی
ہے ؛۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون سب تتو جاننے
والوں میں اُتم! وہ ایشور کون ہے اور اوس کی بھگتی کیا ہے
جس کے کرنے سے نربان پد کی پراپت ہوتی ہے۔ بششٹھ جی نے
کہا کہ ہے رام جی وہ ایشور دور نہیں اور اوس میں بھید بھی کچھ
نہیں اور درلبھ بھی نہیں کیونکہ انبھو جوت ہے اور پرم بودھ
سوروپ ہے۔ سب جس کے بس میں ہے اور جو سب سے ہے

اور جس سے سب ہے اُس سرباتما کو ہمیرا نمسکار ہے۔ ہے رام جی سب کوئی اُسی کو پوجتے ہیں جاپ منتر تپ دان ہوم جو کچھ کوئی کرتا ہے سب اُسی کو کرتا ہے۔ دیوتا دیت منشکھ جو کچھ استھاور جنگم جگت ہے وہ سب اُسی کو پوجتے ہیں اور سب کو پھل دینے والا بھی وہی ہے۔ اُتپت اور پرسے ہیں جو پدارتھ بھاستے ہیں سو سب اُسی سے سدھ ہوئے ہیں ایسا وہ ایشور ہے جب وہ ایشور پرسن ہوتا ہے تب وہ اپنا ایک دوت جو شبھ کریا سنگت پوتر ہے بھیجتا ہے۔ وہ دوت بیبک ہے جو ہردے روپی گپھا میں اُدے ہوتا ہے اور چت روپی شتر کو مارتا ہے۔ تب جیو کو سنت کی سنگت ملتی ہے اور ست شاستروں کو سنکر اون کے ارتھ میں درڑھ بھاونا ہوتی ہے جس سے پرم آنند پراپت ہوتا ہے۔ ہے رام جی جب ایسی ایشور کی کرپا ہوتی ہے تب جیو انترمکھ ہو کرشدھ اور نرمل ہو جاتا ہے اور جب بڑے شدھ ہوتا ہے تب آتم پد کیطرف بھاونا ہوتی ہے کہ سب آتما ہی ہے۔ ایسی بھاونا کا ہونا یہی بھگت ہے۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی ایک جگ ہے جس کے کرنے سے پُرش پرم پد کو پراپت ہوتا ہے پر وہ جگ تب ہوتا ہے جب ایک کھمبا گڑے اور اوس کے نیچے بل دان کرے۔ سو وہ کھمبا کیا ہے اور بلدان کیا ہے سو بھی سنو۔ ہے رام جی دھیان روپی تو کھمبا گاڑے کہ آتم پد کا سدا ابھیاس ہو اور اوس کے آگے ترشنا روپی بلدان کرے اور گیان روپی جگ کرے۔ ارتھات دھیان

روپی تھبے اور نزشنا روپی بل اور من روپی درشیہ کو جیت کر
یہ جگ پورن ہوتا ہے۔ جب ایسا جگ پورن ہوتا ہے تو اُس کے
پیچھے دچھنا بھی چاہیئے تب جگ کا پھل ہو۔ سربسو دینا ہی
دچھنا ہے سو اہنکار کو تیاگ کرنا ہی سربسو تیاگ ہوتا ہے
جب سربسو تیاگ ہوتا ہے تب یہ جگ سپھل ہوتا ہے اور اُسکا
پھل یہ ہے کہ جو انگار برسیں یا پرلے کال کا پون چلے یا پرتھوی
آدک تتو ناش ہو جاویں تو ایسے چھوبہ کے ہونے میں بھی وہ چلایمان
نہیں ہوتا اور کبھی سوروپ سے نہیں گرتا۔ ہے رام جی اہنگتا
کا تیاگ کرنا سب تیاگوں سے اُتم تیاگ ہے۔ جو کام اہنگتا کے
تیاگ کرنے سے ہوتا ہے اور کسی اپائے سے نہیں ہوتا۔ جب
تم اہنگتا کا تیاگ کرو گے تب تم کو بھیتر باہر آتم ستا ہی بھاسیگی
اور دویت بھرم سب مٹ جائیگا۔ ہے رام جی یہ درست ہے
کہ گیانی ہو یا اگیانی جب تک شریر کا سمبندھ ہے تب تک
اہنکار بالکل دور نہیں ہوتا لیکن جیسے اگن کی مورت لکھی ہوتی
ہے تو اوس سے کچھ کام نہیں نکلتا تیسے ہی گیانی کا اہنکار دکھنے
ہی کو ہوتا ہے اس کو کرم یا بھوگ کرنے کا ابھیمان نہیں ہوتا
اور وہ سدا اپنے سوبھاؤ میں استھت رہتا ہے۔ ہے رام جی
بھوگ تو گیانی لوگ بھی بھوگتے ہیں پرنت وہ بھوگ بدھ سے
نہیں بھوگتے بغیر اچھیا کے جو کچھ پرار بدھ بیگ سے آکر پراپت
ہوتا ہے اوس کو بھوگتے ہیں اور اندریوں سہت کھوگ کر بھرم
ہی جانتے ہیں اور جو اگیانی ہیں وے آسکت (فریفتہ) ہو کر

بھو گتے ہیں اور ترشنا کرتے ہیں جس سے سدا دُکھ پاتے ہیں۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ سنسار بھرم چت سمبت میں درڑھ ست ہو کر اسھت ہوا ہے اور سنسار کے سکھوں کو تیاگ نہیں کر سکتا پر جب آتم سکھ پراپت ہوگا تب تیاگ دے گا جیسے کسی پُرش کو جب تک پارس پراپت نہیں ہوتا تب تک وہ اور دھن کو تیاگ نہیں سکتا پر جب اُسکو پارس ملجاتا ہے تب تجھہ دھن کو تیاگ دیتا ہے اور پھر جتن نہیں کرتا تیسے ہی جیو کو جب آتمانند پراپت ہوتا ہے تب بشے کے سُکھ کو تیاگ کر دیتا ہے اور پھر پانیکا جتن نہیں کرتا۔ ہے رام جی بھونرا تب تک اور اور استھانوں میں پھرتا ہے جب تک کملوں کی پنگت پر نہیں پہنچتا پر جب اوس پنگت پر پہنچ جاتا ہے تب اور استھانوں کو تیاگ دیتا ہے تیسے ہی چت شکت جب آتم پد میں ملجاتی ہے تب کسی پدارتھ کی اچھیا نہیں کرتی نرد کلپ پد کو پراپت ہوتی ہے۔ ہے رام جی سرشٹ کی آد سے لے کر پرے تک جو کچھ بھاستا ہے سو اگیان سے سدھ ہے اور گیان سے جگت بھرم مٹ جاتا ہے۔ جیسے سُپنے کی سرشٹ میں کسی کو کہیں خزانہ گڑا ہوا معلوم ہوتا ہے تو وہ اوس کے ملنے کے لئے جتن کرتا ہے اور جب جاگتا ہے تو اوس کو سُپنا جان کر پھر اُس کے ملنے کا جتن نہیں کرتا تیسے ہی جب آتم گیان ہوتا ہے تب پھر اس جگت میں جگت بدھ نہیں رہتی ہے۔ اگیان ہی جگت بھرم کا کارن ہے اور اوس اگیان کے مٹنے کا اُپائے یہی ہے کہ اِس مہارامائن کا بار بار بچار کرے اور بھوگوں سے اسنگ رہے

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ جو بھوگ روپی چور ہیں جب اون کا
سنگ جیو کرتا ہے تب وے اوس کو لوٹ لیتے ہیں ارتھات آتم گیان سے
شون کر دیتے ہیں اور جب آتم گیان سے شون ہو جاتا ہے تب جنموں کا
انت نہیں آتا انیک شریر دھارن کرتا ہے۔ جیسے چکر پر چڑھی ہوئی
مٹی کتنے ہی برتنوں کا روپ دھرتی ہے تیسے ہی آتم گیان سے رہت
جیو کتنے ہی شریر دھارن کرتا ہے۔ جیسے جل کے ترنگوں پر بیٹھ کر
کوئی استھت ہوا چاہے تو نہیں ہو سکتا ضرور مرلیگا تیسے ہی بشیوں
کے بھوگنے سے شانت اور سکھ کبھی نہیں ہوتا ہے رام جی یہ اشچرج
ہے کہ جو سکھ ایک نہیں ہے اوس کی طرف چت بڑا جتن کرتا ہے۔ جس
دیہہ کو جیو سکھ روپ جانتا ہے وہ سب روگوں کی جڑ ہے۔ جنکو
یہ بھوگ جانتا ہے وے اوس کو دکھ دینے والے پرم روگ ہیں
اور جنکو یہ ست جانتا ہے وے سب است ہیں۔ جن کو یہ باندھو
جانتا ہے وہ سب آباندھو ہیں اور درڑھ بندھن روپ ہیں
جنکو یہ سکھ دینے والی استری جانتا ہے وہ ناگن ہے اور پرم دکھ
کے دینے والی ہے جسکا کاٹا مر جاتا ہے پھر نہیں جیتا ارتھات آتم پد
میں استھت نہیں ہوتا۔ جس پتر اور دھن آدک کو یہ جیو سمپدا ار دولت
جانتا ہے سو پرم دکھ روپ آپدا ہے ان میں سکھ کبھی نہیں۔ ہے رامجی
جو اپنے شدھ روپ کو تیاگ کر دیہہ میں آتم ابھمان کرتا ہے وہ مانو
چنتامن کو چھوڑ کر راکھ کو لیتا ہے اور آپ کو بکاروان اور جنمتا مرتا مانتا
ہے۔ جب دیہہ کے ابھمان کو تیاگ کر آتما کو آتما مانتا ہے تب نہ جنمتا
ہے نہ مرتا ہے نہ ہتھیار سے کٹتا ہے نہ آگ سے جلتا ہے نہ جل سے

ڈوبتا ہے نہ پون سے سوکھتا ہے کیونکہ وہ نراکار اسپاشی اور بِد آکاش رُوپ ہے۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جو بِبیکی پُرش پرکت چیت ہیں اور جو سوروپ میں اِستھت ہوئے ہیں اون کے راگ دویش کام کرودھ موہ ابھیمان پاکھنڈ آدک سب بکار آپ سے آپ مٹ جاتے ہیں۔ جیسے سورج کے اُدے ہونے سے اندھکار آپ سے آپ مٹ جاتا ہے اور جیسے بان کو دیکھ کر کوا بھاگ جاتا ہے تیسے ہی بِبیک روپی بان کو دیکھ کر بکار روپی کوے بھاگ جاتے ہیں۔ بِبیکی پُرشوں کے ہردے میں اتنے گن سوبھاوک آکر اِستھت ہوتے ہیں ارتھات وے کسی پر کرودھ نہیں کرتے اور جو کرودھ کرتے ہوئے دیکھی پڑتے ہیں سو کسی مطلب سے جاننا۔ اُن کے ہردے میں سدا شیتلتا اور دیا رہتی ہے اور جو کوی اون کے پاس آتا ہے وہ بھی شیتل ہو جاتا ہے اِن میں دان اسنان آدک شُبھ کریا سوبھاوک ہوتی ہیں اور اُدارتا بیراگ دھیرج شم دم آدک گن بھی سوبھاوک ہوتے ہیں ہے رام جی جن پُرشوں میں یہ گن پائے جاویں وے سنت ہیں جیسے جہاز کے آسرے سے سمدر سے پار ہوتے ہیں تیسے ہی سنسار سمدر سے پار کرنے والے سنت جن ہیں۔ وے اپنے چیت کو بھی روکتے ہیں اور جو کوئی اون کے پاس جاتا ہے اوس کی بھی رچھیا کرتے ہیں۔ ہے رام جی اسنان وان آدک شُبھ گن سب جیووں کو سُکھ دینے والے ہیں اور دکھ کو دُور کرنے والے ہیں۔ جب اسنان دان کی طرف مُنکھ آتا ہے تب سنتوں کی سنگت میں بھی اُسکا چیت لگتا ہے

اور جب سنتوں کی سنگت میں چت لگتا ہے تب کرم یعنی سلسلہ سے پرم پد پراپت ہوتا ہے۔ اس سے منکھ کو یہی کرنا چاہیئے کہ شاستر کے انوسار شبھ گنوں کے کرم کرے اور سنتوں کے نشچے کا ابھیاس کرے۔ ہے رام جی جو پرم ہنس سنت ہے اور جو سادھ ہو اور جہیں ایک گن بھی شبھ ہو تو اس کا بھی انگیکار کیجیئے۔ پرنت سادھ کے دوش نہ بچاریئے اوس کا شبھ گن ہی لینا چاہیئے جیسے بھونرا کیتکی کے کانٹوں کی طرف نہیں دیکھتا اس کی سگندھ کو لیتا ہے۔ اس سے ہے رام جی سنسار مارگ کو تیاگ کر سنتوں کی سنگت کرو تو سنسار بھرم نبرت ہو جاوے۔

شری رام جی نے پوچھا کہ ہے بھگون ہمارے دوش تو شاستر اور ست سنگ اور اون کی جگت سے اور سمان دکھ تیرتھ اسنان دان تپ پوجا سے نبرت ہوتے ہیں پر اور جیو جو کیڑے پتنگے پش پنچھی آدک ہیں اون کے دکھ کیسے نبرت ہوں گے۔ بسشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جو داستو ستا ہے اسی کا نام برہم ہے اور وہ اکھنڈ ادویت ہے اسمیں کچھ دویت کا بھاگ نہیں ہے پرنت اس میں جو چت کنچن آبھاس پھرا ہے سو پھرنا ہی طرح طرح کا روپ ہو کر استھت ہوا ہے۔ واستو میں کچھ ہوا نہیں سب برہم روپ ہے۔ اپنے سوروپ کے پرماد سے دیش کال کریا اور دربیہ کا جیسا سنکلپ انبھوستا میں درڑھ ہوتا ہے ویساہی بھاستا ہے اور اسمیں چار اوستھا کلپت ہوتی ہیں۔ ایک گھن سکھپت دوسری گھن سکھپت تیسری سوپن اوستھا چوتھی جاگرت اوستھا۔ پہاڑ اور پتھر

گھن سکھوپت میں ہیں جیسے سکھپت ادستھا میں کچھ نہیں بھرتا جڑ
ہو جاتا ہے تیسے ہی ادن کو کچھ بھرتا نہیں۔ برچھ چھپیں سکھپت
میں اسھت ہیں جیسے چھپیں سکھوپت میں کچھ کھرنا پھرتی ہے تیسے
ہی برچھوں میں بھی بھرنا ہوتی ہے۔ ترجک جون جو کش پنچھی
کیڑے پتنگے آدک جیو ہیں وے سوپن ادستھا میں استھت ہیں
جیسے سپنے میں پدارتھ بھاستا ہے پرنت درڑھ سپشٹ نہیں بھاستا
تیسے ہی ان کو تھوڑا سوکشم گیان ہے۔ منکھ اور دیوتا لوگ جاگرت
روپ جگت کا انبھو کرتے ہیں۔ ہے رام جی یہ چاروں ادستھا آتما
میں استھت ہیں جیسا سنکلپ درڑھ ہوتا ہے تدیا ہی ہو بھاستا ہے
ہم کو جو ایک دن گذرتا ہے اسی میں چیونٹی کو ایک جگ کا انبھو ہوتا
ہے ہم کو جو ایک سوکشم ان ہے اوس کو وہی پربت کے سمان
بھاستا ہے۔ ہے رام جی منکھ دیوتا پشو پنچھی سب کا اپنا اپنا
الگ سنکلپ ہے جیسا سنکلپ کسی کو درڑھ ہو رہا ہے ویسا ہی
سوروپ اوس کو بھاستا ہے۔ جیسے منکھ راگ دویش بھے کرودھ
لوبھ موہ اہنکار بھوکھ پیاس سکھ دکھ آدک بکاروں میں پھنسا
رہتا ہے تیسے ہی کیڑے پتنگے پشو پنچھی آدک کو بھی ہوتا ہے پرنت
اتنا بھید ہے کہ جیسے ہم کو یہ جگت صاف صاف بھاستا ہے تیسے انکو
نہیں بھاستا۔ سنساری سب ہیں پرنت باسنا کے انوسار کم اور زیادہ
بھاستا ہے۔ دکھ کا انبھو استھاور جنگم کو بھی ہوتا ہے جیسے کسی

جگہ آگ لگتی ہے اور اوسمیں برچھ اور پتھر جلتے ہیں تب اون کو بھی
دکھ ہوتا ہے پرنت سوکشم اور استھولوں کا بھید ہے۔ جیسے اور جیو
کے ہتھیار لگنے سے شریر کٹ جانیکا دکھ ہوتا ہے تیسے ہی برچھ آدک
کو بھی ہوتا ہے۔ پربت اور پتھر کو سوکشم دکھ ہوتا ہے برچھ کو پتھر
سے سوائے دُکھ ہوتا ہے اور کیڑے مہا دُکھی رہتے ہیں۔ ہے
رام جی اپنے سوروپ کے پرماد سے سب جیو کرودھ موہ لوبھ
بڑھاپا بھوک پیاس آدک بکاروں کی اگن سے جلتے رہتے ہیں اور
گھٹی جنتر کی طرح باسنا کے انوسار بھٹکتے ہیں۔ جب باسنا درڑھ
پاپ کی ہوتی ہے تب جیو پتھر اور برچھ کی جُون پاتے ہیں۔ اور جب
چھین باسنا تامسی ہوتی ہے تب تریگ جون ارتھات پنچھی سانپ
کیڑے کی جُون پاتے ہیں۔ راجسی باسنا سے منکھ ہوتے ہیں اور ساتوکی
باسنا ہوئے سے دیوتا ہوتے ہیں۔ پرنت جب منکھ کا شریر دھارن
کرکے نرباسنک ہوتے ہیں تب مکت ہوتے ہیں اور طرح سے مکت
نہیں ہوتے۔ جب گیان پیدا ہوتا ہے تب دکھ دور ہو جاتے ہیں دُکھ
کے ناش کرنے کا اور کوئی اُپائے نہیں ہے۔ ہے رام جی دُکھ اگیانی
کے نشچے میں ہوتا ہے بچار کرنے سے کوئی دکھ نہیں رہتا کیونکہ جو مر
کر پھر پیدا ہوتا ہے تب شانت ہوئی دکھ کوئی نہیں اور جو مر کر شانت
ہو جاتا ہے پیدا نہیں ہوتا تو بھی دکھ کوئی نہیں مکت ہو گیا اور جو مرتا
نہیں تو بھی جیوں کا تیوں رہا دکھ کوئی نہ ہوا۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون! ناستک
بادی کا بھلا کسطرح ہوتا ہے کیونکہ وے کہتے ہیں کہ جب تک جیو ہے

تب تک سکھ کرے اور جب مرجائیگا تب راکھ ہو جائیگا نہ کہیں
آتا ہے نہ جاتا ہے بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی! آتم ستا آکاش
کی طرح اکھنڈت سب جگہ پورن ہے جب تک وہ نہیں بھاستی تب
تک من کی تپن نہیں مٹتی جب وہ بھاستی ہے تب شانت پراپت
ہوتی ہے اور آپ کو امر جانتا ہے۔ جس پُرش نے اکھنڈ نشچے
انگیکار کیا ہے اس کو دُکھ اسپرش نہیں کرتا وہ برہم درشی ہوتا
ہے اور جسکو برہم ستا کا نشچے نہیں ہوا اوس کو من کے تاپ
نہیں چھوڑتے اور سوروپ کے پرماد سے آپ کو مرجاتا جانتا
ہے۔ ہے رام جی جسکی سمدت جگت کے شبدارتھ میں بندھی ہوئی
ہے اوس کو پدارتھوں میں راگ دویش اُپجتا ہے۔ جیسے سکھ رت
میں بھی آتم ستا ہے پر ابھاؤ کی طرح استھت ہے تیسے ہی ناستک
وادی بھی اپنے جڑ سوروپ کو دیکھتے ہیں کیونکہ ان کو جڑ شونتا کا
ہی ابھیاس ہے اس سے اون کا جگت بھرم نہیں مٹتا۔ ہے رام جی
جسکو ایک آتما میں نشچے ہوتا ہے سو جنم مرن آدک بکاروں سے
رہت ہو جاتا ہے اور جس کو طرح طرح کے روپ والے جگت میں
نشچے ہوتا ہے وہ جنم مرن سے نہیں چھوٹتا۔ آتم ستا سربدا کال
انبھو روپ جاگرت جوت ہے جس کو اسمیں ناستک بھاؤنا ہوتی
ہے وہ ایسی اوستھا کو پراپت ہوتا ہے کہ گڑھے میں کیڑا ہوتا ہے
پیچھے برچھ پربت آدک استھاور جون کو پراپت ہوتا ہے
اور اسمیں بہت دنوں تک رہتا ہے۔ جب تک اوس کی بُدھ کو
دویت کا سنجوگ رہتا ہے تب تک وہ جگت بھرم دیکھتا ہے پہ

جب اس کی سمیت کو دویت کا سنجوگ مٹ جاتا ہے اور آتم ستا کا ساکشات کار ہوتا ہے تب جگت بھرم بھی مٹ جاتا ہے اور تب اس کا بھلا ہوتا ہے۔ ہے رام جی جیسے شون استھانوں میں بیتال کلپت ہوتا ہے تیسے ہی آتما میں جگت کلپتا ہے یہ جگت بہت دنوں کا ٹھپا ہے اس سے جاگرت کہلاتا ہے۔ جیسے سپنے کی سرشٹ اپنے آپ سے ہی ہوتی ہے اور ندرا دوش سے الگ بھاستی ہے تیسے ہی یہ جگت اپنا آپ ہی ہے پرنت اگیان سے الگ بھاستا ہے اور جاگرت میں گیان سے سب اپنا آپ بھاستا ہے جس سے راگ دویش کا ابھاؤ ہو جاتا ہے۔

شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے بھگون جن پرشوں کو آتما پرماتما کا ساکشات کار ہوتا ہے وہ کیسے ہو جاتے ہیں اور ان کا کیا آچار ہوتا ہے سو مجھ سے کہیئے۔ وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جیسی ان کی چیشٹا اور جیسا انکا نشچے ہوتا ہے سو سنو کہ سب کے ساتھ ان کا متر بھاؤ ہوتا ہے بلکہ شترو سے بھی ان کا متر بھاؤ ہوتا ہے۔ بھائی بندوں کو وے ایسے جانتے ہیں جیسے بن کے برچھ اور پتے ہوتے ہیں اور استری اور پتر آدک کیا تھ وے ایسے ہوتے ہیں جیسے بن کے ہرن کے بچے ہوتے ہیں۔ جیسے ان میں اسنیہ نہیں ہوتا تیسے ہی پتر آدک میں وے بھی اسنیہ نہیں رکھتے اور ان کو پانی کے بلبلے کی طرح جانتے ہیں۔ جیسے ماتا اپنے پتر پر دیا رکھتی ہے تیسے ہی وے بھی سب پر دیا رکھتے ہیں اور نشچے میں اداسین

رہتے ہیں۔ گذری ہوئی اور آنے والی بات کی چنتا نہیں کرتے
اور برتمان میں بچرتے ہیں۔ ہے رام جی جیسے آکاش کسی سے
اسپرش نہیں کرتا تیسے ہی وے بھی کسی سے اسپرش نہیں کرتے
اور ادن کے لچھن گیانی ہی جانتے ہیں اگیانی نہیں جانتے۔ یہ جو
پرگٹ ہے کہ ہم کو ارتھ کی پراپت ہوگی ہمارا مان ہوگا ہمارے
چیلے نینگے ہماری پوجا ہوگی اس کو وہ گندھرب نگر اور اندر جال
کی طرح جانتے ہیں اسی کارن وہ ان ادھکاری پر اپنا اشٹ پرگٹ
نہیں کرتے اور جو کوئی پاس بیٹھتا ہے تو بھی اپنے نیچے رڈی انگ
کو سمیٹ لیتے ہیں جیسے کچھ اپنے انگ کو سمیٹ لیتا ہے پر جبکو
ادھکاری دیکھتے ہیں اوس سے پرگٹ کرتے ہیں کیونکہ پاتر میں
رکھا ہوا پدارتھ سوتہا ہے اور کپاتر میں رکھا ہوا نشٹ ہوجاتا
ہے۔ سکھ دکھ کی پراپت میں وہ سم بدھ رہتے ہیں۔ جو شریر
کا دکھ آکر پراپت ہوتا ہے تو اوس کو وے ایسے دیکھتے ہیں جیسے
کسی دوسرے تیسے شریر کو ہوتا ہے اور اپنے میں سکھ دکھ دونو
کا ابھاؤ دیکھتے ہیں۔ ہے رام جی ایسے پرشوں کا آچار اور
جن استھانوں میں وے رہتے ہیں وہ بھی سنو کہ کوئی تو ایکانت
میں جا بیٹھتے ہیں اور کوئی شبھ استھانوں میں رہتے ہیں اور
کوئی گرہست میں رہتے ہیں۔ کوئی اودھوت ہو کر سب کو
دُرلچن کہتے ہیں۔ کوئی تپسیا کرتے ہیں کوئی پرم دھیان لگا کر
بیٹھتے ہیں۔ کوئی ننگے پھرتے ہیں۔ کوئی بیٹھے راج کرتے ہیں۔ کوئی
پنڈت ہو کر اپدیش کرتے ہیں۔ کوئی پرم مون دھاری ہیں۔ کوئی

پہاڑ کی کندرا میں جا بیٹھے ہیں۔ کوئی براہمن ہیں کوئی سنیاسی ہیں۔ کوئی اگیانی کی طرح بچرتے ہیں اور طرح طرح کے کرم کرتے دیکھ پڑتے ہیں پرنت سدا اپنے سوروپ میں استھت رہتے ہیں۔ ہے رام جی جیسے نٹ سوانگ بناتا ہے اور سب کام کرتا ہے پرنت نٹ بھاؤ سے آپ کو الگ جانتا ہے تیسے ہی گیانوان بیوہار بھی کرتے ہیں پرنت آپ کو اکرتا اور اسنگ دیکھتے ہیں اور ایسا نشچے رکھتے ہیں کہ ہم اچھید اشوک اسھتر اچل اور سناتن ہیں۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جتنے سندر پدارتھ درشٹ آتے ہیں وہ سب متھیا ہیں وے تب تک سندر بھاسنے ہیں جب تک موت نہیں آتی۔ جب موت آتی ہے تب سب کریا رہ جاتی ہیں اس لئے ان کے نمت جو جتن کرتے ہیں وے مورکھ ہیں۔ ایشور کی یہ مہا مایا ہے کہ متھیا بھرم سے جیو دکھی ہوتے ہیں جو اپنا دکھ ناش کرنا چاہے وہ میرا شاستر بچارے۔ ہے رام جی تم جو اسّت شاستر میں اور جنہیں آتم گیان پر کچھ نہیں کہا اون کو تیاگ کرو اور یہ جو تہاراماین موکش کا اُپائے ہے اسمیں چاروں بید چھ شاستر اور سب اتہاس اور پرانوں کا سدھانت میں نے کہا ہے اور اس کے سمان نہ کسی نے کہا ہے نہ کوئی کہیگا اسکے بچار میں من کو لگاؤ تو جلد ہی آتم پد کو پاؤ گے۔ یہ تہارا ماین اپنشیں سب سدھانتوں کا سار ہے اور اور شاستر ادل سر آتم پد کو پراپت ہو یا نہ بھی ہو پرنت اس کے بچار نے سے ضرور ہی آتما

کو پراپت ہوگا۔ ہے رام جی آتم گیان برتان اور شاپ کیطرح
نہیں ہے کہ کہنے ماتر سے سدھ ہو جاتے اس کی پراپت تب ہوگی
جب بار بار بچار کر کے درڑھ ابھیاس کروگے۔ ایسا کلیان پتا ماتا
اور ست بھی نہ کریں گے اور تیرتھ آدک سکرت سے بھی نہ ہوگا جیسا
کلیان بار بار بچار کرنے سے میرا اُپدیش کرے گا۔ اس سے اور
سب اُپایوں کو چھوڑ کر اسی کو بچارو تو سب بھرم مٹ جائیں گے
ہے رام جی جو نر اس شاستر کو شردھا سہت سنا کرے اور کہا
کرے تو اگیانی جیو کو بھی ضرور گیان پراپت ہوگا۔ جس نے ایکبار
سنا ہے اور کہنے لگتا ہے کہ ایک بار تو سنا ہے پھر کیا سُننا ہے اسکا
بھرم نبرت نہ ہوگا اور جو بار بار سُنے اور کہے اور بچارے گا تو اُس کا
بھرم نبرت ہو جائیگا۔ جو پُرش میرے شاستر کے سُننے اور کہنے والے
ہیں اُن کو بودھ اُدے ہوتا ہے اور دوسرے شاستروں کا ارتھ
بھی سُندرتا سے کھل آتا ہے۔ ہے رام جی کسی اور پچھ کو مان کر اسکا
ستیاگ نہ چاہیئے جیسے کسی کے باپ کا کنواں کھاری تھا اور اُس
کے پاس ایک میٹھے پانی کا بھی کنواں تھا پر وہ اپنے باپ کا کنواں مانکر
کھاری ہی پانی پیتا تھا اور پاس کے میٹھے جل کے کنوئیں کو چھوڑ دیتا تھا
تیسے ہی اپنے پچھ کو مانکر میرے شاستر کا تیاگ نہ کرنا۔ ہے رام جی میں
جو تم کو اپدیش کرتا ہوں سو میں اپنے کسی ارتھ کے لئے نہیں کرتا کہ میرا
کچھ ارتھ سدھ ہو۔ جو تم کو اُپدیش کرتا ہے سو سنو۔ مہاتما جو کوئی
پراپت ہے وہی شدھ سمپت ہو کر میلی سمپت کو اُپدیش کرتا ہے وہ
سمپت شدھ روپ تاہے نہ سنکھ ہے نہ رہ جیس ہے اور پشاچ آدک بھی

نہیں ہے۔ کیول جو گیان ماتر ہے سو تمہیں جو میں بھی وہی ہوں
اور جگت بھی وہی ہے۔ اور جو سب وہی ہے تو باسنا کس کی کرنی
ہے۔ ہے رام جی! جیو کو دکھ کا کارن باسنا ہی ہے جو پرش اس
سنسار بندھن کے دکھ کی دوا اب نہ کرے گا وہ آتم ہتیارا ہے
اور بڑے دکھ میں جا پڑیگا جہاں سے نکلنے کی سامرتھ نہ ہوگی اس
سے انہیں اسکا اپائے کرو۔ جب تک سرب بھاؤ کی باسنا برت
نہیں ہوتی تب تک سوروپ کا ساکشات کار نہیں ہوتا۔ جتنے پدارتھ
بھاستے ہیں وے سب اپچار سے سدھ ہیں بچار کرنے سے کچھ
نہیں رہتے اور بچار کرنے سے نہ رہیں تو انکی ابھلاکھا کرنی بھی
برتھا ہے۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی تین پدارتھ بڑے انرتھ اور پرم
سار کے کارن ہیں ایک تو لکشمی دوسرے نروگ شریر تیسرے جوانی
جو پاپی جیو ہیں وہ لکشمی کو پاپ میں لگاتے ہیں شریر کی نروگتا سے
استریوں کو سیون کرتے ہیں اور جوانی میں بھی سکرت نہیں کرتے پاپ
ہی کرتے ہیں۔ اور جو پن وان ہیں وہ لکشمی کو شبھ کرم میں لگاتے ہیں
ارتھات لکشمی سے جگ آدک شبھ کرم کرتے ہیں اور شریر کے
نروگ ہونے سے پرمارتھ کو سادھتے ہیں اور جوانی میں بھی شبھ
کرم کرتے ہیں پاپ نہیں کرتے۔ ہے رام جی جیسے سمندر اور پربت
کے کسی استھان میں رتن ہوتے ہیں اور کسی استھان میں مینڈک ہوتے
ہیں تیسے ہی سنسار روپی سمندر میں کہیں رتنوں کی طرح گیا نوان ہوتے
ہیں اور کہیں اگیانی مینڈک ہوتے ہیں۔ ہے رام جی جو مہاتما جی نے

کتے کو جگت کے رہتے ہوئے سب سے نیچ رکھا ہے پرنت کتا کیا سمجھتا ہے سو بھی سنو۔ ایک پرُش نے کتے سے پوچھا کہ ہے کتا تجھ سے بھی ادہک کوئی نیچ ہے یا نہیں۔ تب کتے نے کہا کہ مجھ سے ادہک نیچ مورکھ منکھ ہے اور اوس سے میں اُتم ہوں کیونکہ پہلے تو میں شوربیر ہوں۔ دوسرے جسکا دیا بھوجن میں کھاتا ہوں اوس کی رچھیا کرتا ہوں لمد۔ اوس کے دروازے پر بیٹھا رہتا ہوں پرنت مورکھ سے یہ تینوں کام نہیں ہوتے اس لئے میں اُس سے اچھا ہوں۔ ہے رام جی مورکھ کو دیہہ کا ابھمان ہوتا ہے اس سے وہ کتے سے بھی نیچ ہے۔ وہ مورکھ نہیں جانتا ہے جو سب سے اونچی ٹہنی پر بیٹھ کر کاں کاں کرتا ہے۔ ہے رام جی پرم انرتھ کا کارن دیہہ کا ابھمان ہے اسی سے جیو پرم آپدا کو پراپت ہوتا ہے اور اسکا اُپائے آتم گیان کے سوائے اور کوئی نہیں

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جو گیاتوان پرش ہے وہ ضرور اس پرمانند پد کو پراپت ہوتا ہے جس کے پانے سے اندریوں کا آنند سوکھے تنکے کی طرح کچھ پرتیت ہوتا ہے اور ویسا سکھ پرتھوی آکاش اور پاتال میں بھی کہیں نہیں ملتا جیسا سکھ گیانوان کو پراپت ہوتا ہے۔ جسکو ایسا سکھ پراپت ہوتا ہے وہ پھر کس کی اچھا کرے۔ آتمانند تب پراپت ہوتا ہے جب آتم ابھیاس ہوتا ہے۔ ہے رام جی جس بست کا ابھیاس ہوتا ہے اوس کی جو بھاونا کرے اور نمک کر بیٹھ نہ رہے تو وہ ضرور ملتی ہے اور ابھیاس بنا کچھ سدھ نہیں ہوتا۔ جیسے کوئی پرش کہے کہ میں فلاں دیش کو

جاتا ہوں تو جب تک اس کی طرف وہ چلے نہیں تب تک انیک اپائے کرے تو بھی نہیں پہنچ سکتا اور جب اس کی طرف چلیگا تو پہنچ ہی رہیگا تیسے ہی جب آتما کا ابھیاس بہت ایکاگر ہو کر کرے گا تب اوس کو پراپت ہوگا اور طرح سے آتم پد کو نہ پاوے گا۔ ہے رامجی دیہہ اور اندریوں کا ابھیاس منکھ کو درڑھ ہو رہا ہے اس سے پھر پھر دیہہ اور اندریاں پاتا ہے۔ جب اس سے اُلٹ کر آتما کا ابھیاس کرے تب آتم پد کو پاوے اور دیہہ اور اندریوں کا بجوگ ہو جاوے :۔

وششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ سب جگت پرتھوی دیاد جو ست بھاستے ہیں اور خرگوش کے سینگ آد جو است بھاستے ہیں سو سب متھیا روپ ہیں۔ جیسے سپنے میں ست است پدارتھ بھاستے ہیں سو سب است روپ ہوتے ہیں تیسے ہی یہ تمام جگت است روپ ہے تم میرے سپنے کے منکھ ہو اور میں تمہارے سپنے کا منکھ ہوں اور سب جگت سپنے کے منکھ ہیں جیسے منکھ ایک سپنے کو چھوڑ کر دوسرا سپنا دیکھتا ہے تو کیا ہے اپنا ہی آپ ہے تیسے ہی یہ جگت بھی آتم روپ ہے کیول تھوڑے اور بہت کال کی پرتیت کا بھید ہے۔ جاگرت بہت دنوں تک کی پرتیت ہے اس لئے اس میں پدارتھ ست بھاستے ہیں اور سپنا تھوڑی دیر تک کی پرتیت ہے اس سے سپنے کے پدارتھ است بھاستے ہیں۔ پرنت دونوں بھرم روپ اور است ہیں اس کارن سے میں دونوں کو برابر کہتا ہوں۔ پدارتھ میں کچھ

بھید نہیں صرف پرتیت ہیں بھید ہے۔ جسمیں پرتیت درڑھ
ہو جاتی ہے اس کو ست کہتے ہیں اور جسمیں پرتیت درڑھ نہیں
ہوتی اس کو اسرت کہتے ہیں۔ جب جیو سپنے میں ہوتا ہے تب سپنا
بھی جاگرت بھاستا ہے اور جاگرت سپنا ہو جاتا ہے اور جاگرت
میں سپنا سپنا ہو جاتا ہے اور جاگرت ست بھاستی ہے۔ تھوڑی
دیر کا نام سپنا ہے اور بہت دنوں کا نام جاگرت ہے پر آتما
میں دونو برابر ہوتے ہیں۔ جیسے سپنے سے جاگ کر سپنے کے
پدارتھوں کو بھرم ماتر جانتا ہے اور جاگرت کو ست جانتا
ہے تیسے ہی جب پرش شریر کو چھوڑ کر پرلوک کو جاتا ہے تب
اس جگت کو سپنے کی طرح بھرم ماتر جانتا ہے اور کہتا ہے کہ
سپنا سا میں نے دیکھا تھا اور وہ پرلوک ست ہو بھاستا ہے
پھر وہاں سے گر کر اس لوک میں آپڑتا ہے تب اس لوک کو ست
جانتا ہے اور جاگرت مانتا ہے اور اوس پرلوک کو سپنے کا بھرم
جانتا ہے۔ ہے رام جی جب تک شریر سے سمبندھ ہے تب تک
انیک بار جاگرت دیکھتا ہے اور اننت ہی سپنے دیکھتا ہے۔ جیسے
مرنے تک انیک سپنے آتے ہیں تیسے ہی موکش تک انیک جاگرت
روپ جگت بھاستے ہیں۔ اصل جاگرت آتم تتا ہے جب جگت کی
ستتا کو چھوڑ کر آتما کی سرن ہوتا ہے تو تیبر بھاونا سے موکش پراپت
ہوتی ہے۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی یہ پرش اپنا آپ ہی متر ہے
اور اپنا آپ ہی شتر ہے۔ جب ست مارگ میں بچرتا ہے اور اپنا

اُدھار کرتا ہے تب اپنے پرشارتھ سے اپنا آپ ہی متر ہوتا ہے اور
جو ست مارگ میں نہیں پھرتا اور پرشارتھ کرکے اپنا ادھار نہیں کرتا
تو وہ جنم مرن روپ سنسار میں آپ کو ڈالتا ہے اِس سے اپنا
آپ ہی شتر ہے۔ جو اپنے آپ کو جتن کرکے ادھار کرتا ہے وہ
اپنے اوپر دیا کرتا ہے اور جو اندریوں کے لشئے روپی کیچڑ میں
پھنسا ہوا ہے وہ مہا اگیان کو پراپت ہوتا ہے اور بڑے کشٹ
پاتا ہے۔ جب استری نے پرائے پُرش کو بھوگا ہے وہ اندھے
کوے کی طرح اوکھلی میں تلوار جیسی موسل سے کوٹی جاتی ہے اور
جن آنکھوں سے بھبچاری لوگوں نے پرائی استری کو دیکھا ہے
ان پر چھُری کی مار ہوتی ہے۔ جو دیہ ابھمانی دیوتا پِتر اتتھ کو دیئے
بغیر بھوجن کرتا ہے وہ پرلوک میں بھوک اور پیاس سے کشٹ پاتا
ہے۔ ہے رام جی جتن کرنے کا سمان جوبن اوستھا ہے کیونکہ بال
اوستھا تو جڑ اور گونگی ہے اور بردھ اوستھا مہا نربل ہے اس
میں اپنے انگ ہی اُٹھانے کٹھن ہو جاتے ہیں تو بچار کرنے کو کیا
سامرتھ ہوگا اس سے جتن جوبن اوستھا ہی میں ہو سکتا ہے۔ جو
اِس اوستھا میں جتن نہ کیا تو مہا اکشٹ نرک میں جاتا ہے۔ ہے
رام جی تم لشیوں میں پرسن نہ ہونا جب یہ شریر ہی ناش روپ
ہے تو لشئے کون بھوگے۔ اس شریر میں ست بھاونا کرکے جو لشیوں
کے سیونے کا جتن کرتا ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی مورکھ
نہیں اور جب پُرش کو بڑے بھوگ پراپت ہوئے ہیں اور اُس
نے اندریوں کو نہیں جیتا وہ شوبھا نہیں پاتا۔ جو تینوں لوک کا

راج بل جائے اور اندریاں نہ جیتی جاویں تو اس کی اپما بھی کچھ نہیں۔ اور جو بڑا اشور بیر ہے پر اُس نے اندریوں کو نہیں جیتا اوس کی بھی کچھ شوبھا نہیں ہوتی اور جس کی بڑی عمر ہے پر اوس نے اندریوں کو نہیں جیتا تو اوس کا جینا بھی بر تھا ہے۔ اب جس طرح اندریاں جیتی جاتی ہیں وہ بھی سنو۔ ہے رام جی جہاں سے چت پھرتا ہے وہاں ہی چت کو استھت کرو تب اندریوں کا ابھیاد ہو جائے گا اندریوں کا راجا من ہے جب من روپی متوالے ہاتھی کو بیراگ اور ابھیاس روپی زنجیر سے باندھ کر بس میں کر لو تب تمہاری جے ہوگی اور اندریاں رد کی جائیں گی۔ جیسے راجا کو بس میں کر لینے سے سب سینا بس میں ہو جاتی ہے تیسے ہی من کو استھر کر لینے سے سب اندریاں بس میں ہو جاتی ہیں۔ ہے رام جی! جس جس طرف من جائے اوس اُس طرف سے من کو رد کو۔ جب درشیہ جگت کی طرف سے من کو روکو گے تب برت سمبت گیان کی طرف آویگی اور تب تم کو پرم اُدار تا پراپت ہوگی۔ من استھت کرنے کا اُپائے یہی ہے کہ سنتوں کی سنگت کرنا اور رات دن شاستروں کا بچارنا۔ سدا یہی اپائے کرنے سے من جلدی استھت ہو جاتا ہے اور جب من استھت ہوتا ہے تب آتم پد کا انبھو ہوتا ہے اور سنسار سمندر سے پار ہو جاتا ہے۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جسکے انتہ کرن میں بببیک روپی منتری آتا ہے تو وہاں وہ اپنے پروار کو بھی ساتھ لے آتا ہے۔ ہے رام جی استنان دان تپسیا اور دھیان یہ چاروں اس کے بیٹے ہیں

اسنان تو یہ ہے کہ وہ سدا پوتر رہتا ہے۔ اور جتھا جوگ اور جتھا شکت
دان کرتا ہے۔ باہر کی برت کو بھیتر اتھنت کرنے کا نام تپ ہے۔ اور
آتما کی برت میں چت کو لگانے کا نام دھیان ہے۔ یہ چاروں اُس
کے بیٹے ہیں۔ مُدتا اُس کی استری ہے۔ سدا پرسن رہنے کا نام مُدتا ہے
جو نمسکار کے جوگ ہے۔ جیسے دوج کے چندرما کو دیکھ کو سب کوئی
پرسن ہوتا ہے اور نمسکار کرتا ہے تیسے ہی اس کو دیکھ کر سب کوئی پرسن
ہوتا ہے اور نمسکار کرتا ہے۔ مُدتا روپی استری کے ساتھ کرنا اور دیا
نام سہیلی رہتی ہے اور سمتا روپی دوار پالنی سنمکھ کھڑی رہتی
ہے۔ جب بیبیک نام راجہ انتہ پُریش آتا ہے تب وہ سدا سنگی رہتی
ہے جس اور راجہ دیکھتا ہے اوس اور سمتا ہی درشٹ آتی ہے جو
جو آنند کے اُپجانے والی ہے۔ وہ دو پتر ساتھ لیکر پُری میں
بچرتی ہے اور جسطرف راجہ بھیجتا ہے اوس طرف دھیرج اور دھرم
کو لیئے پھرتی ہے۔ ہے رام جی جو پرش آتم بچار سے رہت ہے اُسکا
جینا برتھا ہے۔ ایک سانس یعنے دم کے برابر سمپورن پرتھوی
کا دھن بھی نہیں ہے ایسے سانس کو جو برتھا گنواتا ہے اور آتم بچار
نہیں کرتا اوسکو تم پشو جانو۔ ہے رام جی یہ عمر بجلی کی چمک سی ہے
جیسے بجلی کی چمک ہو کر مٹ جاتی ہے تیسے ہی یہ شریر بھی مٹ
جاتا ہے ایسے شریر کو پا کر جو سکھ کی ترشنا کرتے ہیں وے مہا
مورکھ ہیں۔ یہ سب پدارتھ جات اجات ہیں اُچھے کچھ نہیں۔ جیسے
سُپنے میں پدارتھ بھاستے ہیں پرنت اُچھے نہیں اپنا انبھو ہی اس پرکار
بھاستا ہے تیسے ہی یہ جگت کے پدارتھ بھی جانو اپنا انبھو ہی جگت

جگت روپ ہو بھاستا ہے وا ستو میں جگت کوئی لبت نہیں۔ ہے
رام جی بہت بید اور شاستر ہیں تم کو کس نمت سناؤں بیدانت
شاستروں کا سدھانت یہی ہے کہ باسنا سے رہت ہو جیاو اسی کا نام
موکش ہے اور باسنا سہت ہونے کا نام بندھن ہے۔
شری رام چندر جی بولے کہ ہے بھگون بڑا اشچرج ہے کہ
ہم اگیان سے جگت کو دیکھتے تھے۔ اب مینے جانا کہ سب برہم ہی ہے
نہ کوئی دیہہ ہے نہ کوئی جگت ہے نہ اُدے ہے نہ است ہے سردا کال
سرب پرکار وہی برہم سنا اپنے آپ میں استھت ہے اور اس سے الگ
جو کچھ بھاستا ہے سو بھرم ماتر ہے اور بھرم بھی کچھ لبت نہیں سب
چدآکاش برہم روپ ہے۔ ہے پربھو اب میں نے تمہاری کرپا سے
ایسا نشچے کیا ہے کہ جگت واستو میں نہ پیچھے تھا اور نہ آگے ہوگا یہ
صرف انچار سے سدھ ہے اور بچار کرنے سے نبرت ہو جاتا ہے۔ بڑا
اشچرج ہے کہ است روپ ادیا نے جگت کو موہت کیا تھا اب مینے
جانا کہ ادیا کچھ لبت نہیں اپنی کلپنا ہی آپ کو بندھن کرتی ہے۔ جیسے
اپنی پرچھائیں میں بالک بھوت کلپتا ہے اور آپ ہی ڈرتا ہے تیسے ہی
اپنی کلپنا ہی ادیا روپ ہو بھاستی ہے۔ پر جبتک بچار پراپت نہیں
ہوتا تب ہی تک بھاستی ہے بچار کرنے سے اُسکا بالکل ابھاؤ ہو جاتا
ہے۔ ہے بھگون یہ جگت اور کچھ لبت نہیں کیول کلپنا ماتر ہے
جیسا جیسا آتما میں سنکلپ درڑھ ہوتا ہے تیسا ہی تیسا جگت بھاستا
ہے۔ جیسے جو پُرش سورگ میں بیٹھا ہو اور اوس کے ہردے میں کوئی چنتا
اُپجے تو اوسکو سورگ بھی نرک روپ ہو جاتا ہے کیونکہ بھاونا

نرک کی ہو جاتی ہے۔ ہے بھگون اب میں پرم شانت ہو کر نہ سندیہ ہوا ہوں اور سب جگت مجھ کو آتم روپ ہی بھاستا ہے۔ اب میں نے جانا کہ نہ کوئی اودیا ہے نہ کوئی ودیا ہے نہ سکھ ہے نہ دکھ ہے۔ میں سدا اپنے آپ میں استھت ہوں اور پانے کے جوگ پد کو پایا ہے جو آگے بھی پراپت تھا۔ جو کہتے ہیں کہ ہم اس پد کو نہیں جانتے اُن کو بھی وہ پراپت روپ ہے پرنت وے اگیان سے نہیں جانتے کیونکہ وہ پد اور کسی سے جانا نہیں جاتا اپنے آپ سے جانا جاتا ہے۔ ہے منیشور اب میں جاگا ہوں اور سب جگت مجھ کو اپنا آپ ہی درشٹ آتا ہے۔ جیسے سپنے میں مرے ہوئے بولتے ہیں اور جیتے ہوئے مرے ہوئے دیکھ پڑتے ہیں اور سب پدارتھ بر خلاف جان پڑتے ہیں پرنت جب جاگ اُٹھتا ہے تب سب جیوں کے تیوں بھاستے ہیں تیسے ہی میں جاگ اُٹھا ہوں اب مجھ کو بر خلاف نہیں بھاستا جیسا ہوتا ہے سرپا تما ہی بھاستا ہے ۔

شری رام چندر جی بولے کہ ہے منیشور جو گیانوان پرش ہیں وے پرم سمادھ میں استھت ہیں اور اون کو اتھان بھی نہیں ہوتا اور یتھا رتھ سوروپ سے الگ کچھ نہیں بھاستا۔ وے بیوہار کرتے دیکھ پڑتے ہیں پرنت بیوہار سے رہت ہیں کیونکہ انکو ابھلاکھا کچھ نہیں رہتی بغیر ابھلاکھا ہی کے سب کام کرتے ہیں اور اونکو ہردے میں کچھ کرنے کا ابھمان نہیں پھرتا۔ ہے بھگون جب بودھ کی پراپت ہوتی ہے تب ترشنا کوئی نہیں رہتی اور سب پدارتھ بیرس ہو جاتے ہیں کیونکہ آتم پد پرم آنند روپ ہے اور ترشنا سے رہت ہے۔ اسی

کا نام موکش ہے اور اُسی کا نام نربان ہے جسمیں اتھان کوئی نہیں۔ ہے
منیشور اب میں نے نشچے کیا ہے کہ ترشنا کے برابر اور کوئی تاپ
نہیں ہے اور ترشنا نہ ہونے کے برابر شانت کوئی نہیں ہے۔ جو
کوئی پرش بہت بڑے ایشورج کو پراپت ہوا ہے پر اوس کو ہردے
کی ترشنا جلاتی ہے تو وہ آپدا کا استھان ہے اور جو کوئی نردہن درشٹ
آتا ہے پرنت اس کے ہردے میں کوئی ترشنا نہیں تو وہ پرم ایشورج
سے پرپورن اور پرم سمپدا کی مورت ہے۔ جو بڑا پنڈت ہو پرنت ترشنا
سہت ہو تو اوس کو بڑا مورکھ جانئے اس کو بودھ کی پراپت کبھی نہ
ہوگی۔ جیوں جیوں ترشنا گھٹتی ہے تیوں تیوں جاگرت بودھ اودے
ہوتی ہے جیسے جیوں جیوں رات گھٹتی ہے تیوں تیوں دن کا پرکاش
ہوتا ہے تیسے ہی جیوں جیوں ترشنا گھٹتی جائے گی تیوں تیوں بودھ
کا پراپت ہونا سُگم ہوگا۔ ہے منیشور اب میں نہہ شنک ہوکر اس پد کو
پراپت ہوا ہوں جو اچیت اور نراکار اور دو اور ایک کی کلپنا سے
رہت ہے۔ اب جو پرے کال کا پون چلے یا سمندر اُچھلیں اور طرح
طرح کے اپدر و ہوں تو بھی میرا چیت سوروپ سے چلایمان نہ ہوگا
اور جو تینوں لوک کا راج مجھ کو ملے تو بھی میرے چت کو آنند نہ اُپجیگا
کیونکہ میں سنتا سمان میں استھت ہوں۔

بالمیک جی بولے کہ ہے بھاردواج اس پرکار کہکر رام چندر
جی ایک مہورت تک چُپ ہو گئے اور تہات اُنہوں نے پرماتم پد میں
بشرانت پائی اور اندریوں اور من کی برت آتم پد میں استھم ہوئی
اس کے بعد جان کر بھی کمل نین شری رام چندر جی نے لیلا کے نمت

پوچھا کہ ہے سنشے روپی میگھ کے ناش کرتا شردکال نحبہ کو ایک کوبل سنشے ہوا ہے اس کو دُور کرو۔ ہے منیشور آتم پد ابیکت اور اچیت ہے ارتھات اندر یوں اور من کا بشے نہیں اور من کی چنتا میں بھی نہیں آتا اور جو بڑے مہا پُرش ہیں اون کے کہنے میں بھی نہیں آتا تو ایسا جو اچیت اور چماتر آتم تتو ہے وہ گورو اور شاستر سے کیسے جانا جاتا ہے۔

بسشٹھ جی بولے کہ ہے رام جی وہ گورو اور شاستر سے نہیں جانا جاتا اور گورو اور شاستر کے بنا بھی نہیں جانا جاتا۔ ہے رامجی طرح طرح نے جو بکلپ روپ شاستر ہیں اُن سے نربکلپ روپ کیسے جانا جاتا ہے سو بھی سنو۔ ہے رام جی ہو دیان دیش کے رہنے والے کٹک نام تھے جو گرہستہ میں رہتے تھے۔ ایک سمے اون پر بپت پڑی اور چنتا سے دُربل ہو گئے اور انکو بھوجن بھی نہ ملتا تھا۔ تب اُنہوں نے بچار کیا کہ کسطرح ہمارا پیٹ بھرے اس لئے ہم بن میں جا کر لکڑی چن لا دیں کہ ہمارا دُکھ دُور ہو۔ ہے رام جی ایسا بچار کر وے بن میں گئے اور لکڑیاں لے آئے۔ اسی طرح وے ہر روز لکڑیاں لے آویں اور اُن کو بازار میں بیچ کر اپنا پیٹ بھریں۔ جب کچھ دن بیت گئے تب ان میں سے کسی ایک نے چندن کی لکڑی پہچانی اور اس سے بہت دام پائے۔ اسی طرح ایک کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے رتن ملے تب انہوں نے لکڑی اُٹھانا چھوڑ دیا۔ پھر وے اور اور استھان ڈھونڈنے لگے کہ رتن سے بھی بڑھ کر کچھ ملے۔ تب بن کی پرتھوی کھودتے کھودتے اون کو چنتامنی ملی اس سے اُنکو بڑا اشچرج پراپت ہوا اور جیسے سب ہی برہما جی اور اندر آدک ہیں

تیسے ہی وے ہو گئے ۔ ہے رام جی اس طرح جنہوں نے اُدم کرکے
بن کی سیونا کی انکو بڑا سُکھ پراپت ہوا کہ لکڑیاں اُٹھاتے اُٹھاتے
اُن کا پیٹ بھر گیا اور جب چندن کی لکڑی مل گئی تو اون کا پیٹ
بھی بھرا اور دُکھ بھی دُور ہوئے ۔ اور جب چنتامن ملی تب اُن کے
سب سنتاپ مٹ گئے اور بڑے ایشورج والے ہو گئے ۔ پرنت
یہ سب اونکو بن ہی سے ملا اور جو اُدّم کرنے کے لئے بن کے پاس
نہ گئے گھر ہی میں بیٹھے رہے اُنہوں نے دُکھت ہوکر پران تیاگ دیئے
پرنت سکھ نہ پایا ۔ اسی طرح ہے رام جی جو پرش شاستر روپی بن میں
جاتے ہیں اور ارتھ والے سکھ کے نمت اس کو سیوتے ہیں اُنکو
ست کرم روپی لکڑیاں ملتی ہیں جنسے نرک روپی پیٹ بھرنے کا
جو دُکھ ہے سو مٹ جاتا ہے ۔ اور سورگ روپی سکھ کو پاتے ہیں
پھر شاستر روپی بن کو سیوتے سیوتے آپا سنا روپی چندن کا برچھ
پراپت ہوتا ہے اوس سے اور دُکھ بھی دُور ہو جاتے ہیں اور
نت یکہ سکھ پاتے ہیں ۔ پھر جب شاستر روپی بن کو ڈھونڈتے ہیں
تب بچار روپی رتن نت یکہ ملتا ہے اور ست است کا بچار پراپت
ہونے سے باقی سب دُکھ دُور ہو جاتے ہیں اور سب جگت آتم
روپ ہی ہو بھاستا ہے ۔ ہے رام جی پہلے اگیانی لوگ شاستر کو
بھوگ کے لئے سیوتے ہیں اور اسمیں بھوگ کا ارتھ جانتے ہیں جیسی
لکڑیوں کے نمت وہ کنگ بن کو سیوتے تھے ۔ شاستر میں سب نجیہ
ہے جیسا جسکو رُچ سے ابھیاس ہوتا ہے تیسے ہی پدارتھ اوس کو
پراپت ہوتے ہیں ۔ شاستر ایک ہی ہے پرنت پدارتھوں میں بھید

ہے۔ جیسے ایک اکھہ کے رس سے گڑ اور شکر اور مصری ہوتے ہیں
تیسے ہی شاستر ایک ہے پر اسمیں پدارتھ الگ الگ ہیں۔ جس جس ارتھ
پانے کے لئے کوئی جتن کرے گا وہ اُسی کو پا دے گا۔ شاستر میں
بھوگ بھی ہے اور موکش بھی ہے اگیانی لوگ بھوگ کے لئے جتن
کرتے ہیں پرنت وے بھی دہن ہیں کیونکہ شاستر تو سیونے لگے
سیوتے سیوتے کبھی آتم روپی چنتامن بھی ادنکو مل جائے گی۔ آتم پد
پانے کے لئے شاستر کا سُننا ضرور چاہیئے سنتے سنتے ابھیاس کرتے
کرتے آتم پد پراپت ہوتا ہے۔ جیسے درپن کو جیوں جیوں مانجتے
ہیں تیوں تیوں اُجل ہوتا ہے تیسے ہی بار بار سننے سے ابھیاس
درڑھ ہوتا ہے۔ ہے رام جی جب گورو اور شاستر کا بن کی مٹی
کھودنے کے سمان ابھیاس کیا جاتا ہے تب آپ ہی چنتامن کی
طرح آتما کا پرکاش ہو آتا ہے۔ جیسے مٹی کے کھودنے سے چنتامن کا
پرکاش نہیں اُپجتا کیونکہ چنتامن تو پہلے ہی پرکاش روپ تھی کھودنے
سے کیول آبرن یعنی پردہ دور ہو گیا تب آپ ہی پرگٹ ہو آئی
تیسے ہی گرو اور شاستروں کے بچن کے ابھیاس سے جب انتہ کرن
شدھ ہوتا ہے تب آتم ستا آپ ہی پرکاشتی ہے۔ ہے رام جی گرو
اور شاستر ہردے کا میل دور کرتے ہیں اور جب میل دور ہو جاتا
ہے تب آتم ستا سوبھاوک پرکاش آتی ہے۔ جیسے سورج کے
آگے بادل آتا ہے تو سورج نہیں بھاستا اس لئے بادلوں کے
دُور کرنے کے لئے جتن کرنا چاہیئے سورج کے پرکاش کے لئے
جتن کرنا نہ چاہیئے جب بادل دُور ہو جاتے ہیں تب سورج آپ سے

آپ پرکاشتا ہے تیسے ہی گورو اور شاستر کے جتن سے جب اہنکار روپی آبرن دُور ہوتے ہیں تب سپرکاش آتما بھاس آتا ہے۔ سات وِک گُنی جو گرو اور شاستر ہیں اون سے جب رجوگن اور تموگن کا ابھاؤ ہوتا ہے تب پرم انبھو جوت یکا یک پرکاش کرآتی ہے اور دویت روپ سنسار کی کلپنا نہیں رہتی جیسے سندر استری کو دیکھ کر کامی پُرش اُنمت ہو جاتا ہے اور سنسار کی سُمرت بھول جاتی ہے تیسے ہی گیانی آتم پد کو پاکر اُنمت ہو جاتا ہے اور سنسار کی سُمرت اُس کو بھول جاتی ہے۔

بششٹھ جی بولے کہ ہے رام جی جو کچھ سدھانت سمپورن ہے سو میں نے تم سے بستار پوربک کہا ہے اس کے سُننے اور بار بار بچارنے سے مورکھ لوگ بھی نرآبرن ہو جائیں گے تو اُتم پرشوں کے نرآبرن ہونے میں کیا اسچرج ہے۔ ہے رام جی پہلے میں نے اُتپت پرکرن تم سے کہا ہے کہ جگت کی اُتپت چت سمبیدن کے پھُرنے سے ہوئی ہے۔ پھر استھت پرکرن کہا ہے کہ سمبیدن پھُرنے کی ورِتی ہے اس کی استھت ہوئی ہے۔ اس کے بعد اُپشم پرکرن کہا ہے کہ من کس طرح اپدر ہوتا ہے۔ من کے پھُرنے کا نام سنسار ہے جب من اُپشم ہو جاتا ہے تب سنسار کی کلپنا مٹ جاتی ہے۔ ہے رام جی میں نے تم سے پہلے جو آتم گیان کا اُپائے کہا ہے اور جن کو گیان پراپت ہوتا ہے اون کے لچھن بھی کہے ہیں اور اب بھی سنچھیپ سے کہتا ہوں۔ پہلے بال اوستھا سے سنت جنوں کا سنگ کرنا چاہیئے اور ست شاستروں کو بچارنا چاہیئے۔ اس شبھ آچار سے ابھیاس

کرتے کرنے سمتا پراپت ہوتی ہے اور سب کا ستر ہو جاتا ہے سمتا
دو بدھا روپی اندھکار کے ناش کرنے والی سورج ہے اور تینوں
تاپ روپی گرمی کے دور کرنے والی پورنماسی کا چندرما ہے سمتا ادرستا
سو بھاگ روپی جل کا نیچا استھان ہے جیسے جل نیچے استھان
میں آپ سے آپ چلا جاتا ہے تیسے ہی سنتا میں سو بھاگیتا آپ
سے آپ آتی ہے۔ ہے رام جی جسکو دیوتاؤں کا راج پراپت ہوتا
ہے وہ بھی ایسا پرسن نہیں ہوتا اور جسکو سندر سندر استریاں پراپت
ہوتی ہیں وہ بھی ایسا پرسن نہیں ہوتا جیسا گیان وان پرش پرسن ہوتا
ہے۔ وہ ایسی کانت سے پورن ہوتا ہے جو کبھی نہیں گھٹتی۔ جیسے
اُتم چنتا من کی کانت ہوتی ہے تیسے ہی گیا نوان کی کانت ہوتی ہے
ہے رام جی ایسا پرش برھما جی آدک سے بھی پوجنے جوگ ہے سب
اُسکا مان کرتے ہیں اور سب اُسی کے درشن کرنے کی اچھا کرتے
ہیں اور درشن کر کے پرسن ہوتے ہیں۔ جیسے سورج کے اُدے ہونے
سے سورج مکھی کمل کھل آتے ہیں تیسے ہی اُسکا درشن کر کے سب
آنند کو پراپت ہوتے ہیں۔ وہ جو کچھ کرتا ہے سو شبھ آچار ہی
کرتا ہے اور جو کچھ اور بھی کر بیٹھتا ہے تو بھی لوگ اوس کی نندا
نہیں کرتے کیونکہ جانتے ہیں کہ یہ سم درشی ہے۔ سمتا سے وہ
سب کا پیارا ہوتا ہے اور دشمن بھی اوس کے دوست ہو جاتے
ہیں۔ شری رام چندر جی نے پوچھا کہ ہے منیشور ایسی اوستھا
جسکو پراپت ہوتی ہے اوس کو کرموں کے کرنے سے کیا پریوجن
ہے وے کرم کرنا تیاگ کیوں نہیں کرتے۔ بششٹھ جی بولے کہ ہے

رام جی جو پُرش ادویت نشٹھا والے ہیں اون سے تیاگ اور گرہن کا دھرم چلا جاتا ہے اور اِس دھرم سے رہت ہو کر وے اپنی پرار بدھ کے موافق کرم کرتے ہیں۔ جو کچھ سوبھاوِک کرم اون کو بن پڑے ہیں اون کو وے تیاگ نہیں کرتے اور اور کو گرہن نہیں کرتے اپنے آچار میں رہتے ہیں۔ جن کو گرہست میں گیان پراپت ہوا ہے وہ گرہست میں ہی رہتے ہیں اس کا تیاگ نہیں کرتے جیسے ہم استھت ہیں اور جن کو راج میں گیان پراپت ہوا ہے وہ راج ہی میں رہتے ہیں جیسے تم ہو۔ جن براہمنوں کو گیان پراپت ہوا ہے وہ براہمن ہی کے کرموں میں رہتے ہیں اسی طرح براہمن کھتری ویش شودر جس برن اور آشرم میں جسکو گیان پراپت ہوا ہے وہ اس برن آشرم کے کرم کرتا ہے۔ ہے رامجی کئی گیانوان گرہست ہی میں رہے ہیں اور کئی راج ہی کرتے رہے ہیں کئی سنیاسی ہو رہے ہیں کئی بن میں بچرتے پھرتے ہیں کئی پہاڑوں کی کندرائیں دھیان کر رہے ہیں کئی نگر میں رہتے ہیں کئی اودھوت ہو رہے ہیں اور کئی بھیک مانگ مانگ کر بھوجن کرتے رہے ہیں۔ کئی اگیانی بنے پھرتے رہے ہیں اور کئی بدیا پاٹھ آدک طرح طرح کے کرم کرتے رہے ہیں کیونکہ اون کو چیشٹا سوبھاوک پراپت ہوئی ہے۔ وے جتن سے کچھ نہیں کرتے وے شبھ کرم کریں یا اشبھ کرم کریں پرنت کوئی کرم اون کو بندھن نہیں کرتا۔ ہے رام جی بڑا کلیان ہوا کہ اب تم جاگے ہو اور نہ سنگ ہوئے ہو راگ دویش تمہارا نشٹ ہو گیا ہے اور تم

نربکار آتم پد کو پراپت ہوئے ہو۔ جنم مرن بڑھنا گھٹنا جوانی بڑھاپا ان سب نبکاروں سے رہت آتم پد کو تم نے پایا ہے اور سب کا ادھشٹان جو پرم شدھ چیتن ہے سو تم کو پراپت ہوا ہے۔ ہے رام جی جو کچھ مجھ کو کہنا تھا سو میں نے کہا یہ سنسار کا سار آتم پد ہے اور جو کچھ جاننے جوگ تھا وہ تم نے جانا۔ اس کے بعد نہ تجھ کو کچھ کہنا رہا ہے نہ کچھ جاننا رہا ہے۔ اب تم نہ سنگ ہو کر بحروں اور لبشوا متر جی کے ساتھ جب اگر ادن کا کارج کر دو۔ پھر راج لچھمی کو بھوگو اور پرجا کی پالنا کرو پرنت ہردے سے آکاش کی طرح نرلیپ ہو رہو۔

بالمیک جی بولے کہ ہے سادھو جب اس پرکار منی شاردول لبشسٹھ جی کہہ کر چپ ہو رہے تب سب سبھا جو بیٹھی تھی سو پرم نربکلپ پدیں استھت ہو گئی اور جیسے پاپو سے رہت کمل کے پھول پربھو ترے اچل ہوتے ہیں تیسے ہی چت روپی بھونرے آتم پد روپی کمل کے رس کو لیتے ہوئے استھت ہو گئے۔ سب کے سب برہم کو جان کر برہم روپ ہوئے اور برہم ہی میں استھت ہوئے اور ادھر سے دیوتوں اور سادھوں کے بھی نقارے بجنے لگے اور وہ بولے کہ ہے لبشسٹھ جی ہم نے بھی بہت سے موکش کے اپائے سنے اور کہے پرنت جیسا تم نے کہا ہے تیسا نہ آگے سنا ہے اور نہ کہا ہے۔ جو تمہارے مکھ سے سنا ہے اس سے ہم پرم سدھانت کو جان گئے ہیں اور اس کے سننے سے پشو پنچھی اور ہرن بھی کرتارتھ ہوئے ہیں منکھوں کی تو کیا بات

ہے۔ یہ کہکر انہوں نے پھولوں کی برکھا کی جیسے میگھ برف کی برکھا
کرتے ہیں اُن سے بششٹھ جی کا شریر ڈھک گیا تب مہاراجہ
دشرتھ اُٹھے اور ارگھیہ پادیہ دیکر بششٹھ جی کا پوجن کیا اور
ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ ہے منیشور بڑا کلیان اور بڑا آنند ہوا جو
تمہارے پرساد سے ہم آتم پد کو پراپت ہو کر کرت کرتیہ ہوئے
جیت کا بجوگ ہوا اور درشیہ پھرنے کا بھی ابھاؤ ہوا۔ اب ہم
پرم پد کو پراپت ہوئے ہیں اور ہمارے سب سنتاپ مٹ
گئے ہیں۔ اور جو کچھ جاننا تھا سو ہم جان گئے ہیں۔ ہے منیشور
میں راجا دشرتھ اور میرے محل کی سب رانیاں اور میرے چاروں
پتر۔ اور میرا سمپورن راج اور جو کچھ میں نے لوک میں جتن کیا
ہے اور پرلوک کے واسطے پن کیا ہے وہ سب تمہارے چرنوں
کے آگے سمرپن کرتا ہوں۔ اس پرکار کہہ کر مہاراجہ دشرتھ
بششٹھ جی کے چرنوں پر گر پڑے تب بششٹھ جی بولے کہ
ہے راجن تم دھنیہ ہو جن کی ایسی شردھا ہے پرنتو ہم تو براہمن
ہیں ہمکو راج لے کر کیا کرنا ہے اور ہم راج کا بھوگنا کیا جانیں
راجہ تو چھتری ہوتے ہیں اس لئے تم ہی سے راج ہوگا۔ تب شری
رام چندر جی اُٹھے اور کہنے لگے کہ ہے سنشے روپی اندھکار کے
دور کرنے والے سورج تمہاری کرپا سے میرا موہ مٹ گیا ہے
کسی میں مجھ کو نہ راگ ہے اور نہ دویش ہے پرم شانت کو میں پراپت
ہوا ہوں اور اب مجھکو سب برہم ہی بھاستا ہے اور کچھ نہیں
بھاستا۔ ہے منیشور تمہارا پوجن میں کس سے کروں کوئی پدارتھ

مگر میں اپنا نہیں ہے گرو جی میرے پاس اور کچھ نہیں ہے کیول
ایک نمسکار ہی ہے۔ ایسا کہہ کر وہ وششٹھ جی کے چرنوں پر گر
پڑے اور نیتروں سے جل بہنے لگا۔ وے بار بار انہیں اور
آتمانند پراپت ہونے کی خوشی میں بھر گر پڑے۔ جب وششٹھ جی
نے کہا کہ بیٹھ جاؤ تب وہ بیٹھ گئے۔ پھر لچھمن جی بولے کہ ہے
بھگون میں سنتوں کے بچن سن سن کر اکٹھے کرتا رہا اور سمپورن
جو میرے پن تھے وہ اب اکٹھے ہوئے تھے جن سب کا پھل اب
اُدے ہوا ہے۔ تمہاری کرپا سے اب میں سب سندیہوں سے
رہت ہو کر پرم پد کو پراپت ہوا ہوں تمہارے بچن چندرما کی
کرن کے سمان شیتل ہیں بلکہ ان سے بھی ادھک ہیں اس سے
میں نے پرم شانت پائی ہے اور میرے سب دکھ اور سنتاپ
ناش ہو گئے ہیں۔ شترگھن جی بولے کہ ہے منیشور جگت اور درشت
کا جو ڈر تھا وہ تم نے دور کر دیا ہے اور اپنے امرت روپی بچنوں
کا رس پلایا ہے اب ہمارے سب سندیہ نشٹ ہو گئے ہیں اور
ہمارے جو بہت دنوں کے پن تھے ان سب کا پھل ہم نے
آج پایا ہے۔ لبھوامرت بولے کہ ہے منیشور سب تیرتھوں
کے اسنان کرنے اور دوسرے کرموں سے بھی [illegible] ایسا
پوتر نہیں ہوتا جیسا تمہارے بچنوں سے ہم لوگ پوتر ہو گئے ہیں
نارد جی بولے کہ ہے منیشور ایسا اپدیش کبھی آیا۔ میں نے سورگ لوک
اور دیوتوں کے استھانوں میں بھی نہیں سنا اور شری برہما جی
کے مکھ سے بھی نہیں سنا تھا جو تم نے اپدیش کیا ہے اور [illegible] کے

سننے سے پھر سنشے نہیں رہتا۔ جب اس پرکار سب کہہ چکے تب
بشسٹھ جی بولے کہ ہے رام جی اس موکش اپائے شاستر کو سن
کر سب براہمنوں کا جتھا جوگ پوجن کرو اور دان دو جو اور جو
ہیں وے بھی جتھا جوگ اور جتھا شکت پوجن کرتے ہیں تم تو
راجا ہو۔ جب اس پرکار بشسٹھ جی نے کہا تو مہاراجہ دشرتھ
نے ایک ہزار متھرا باسی بدیاوان برہمنوں کو بھوجن کرایا
اور دچھنا اور گہنے کپڑے گھوڑے اور گاؤں آدک دئے
اور جتھا جوگ پوجن کیا۔ اسطرح بڑا اتساہ ہوا اور سات
دن تک براہمنوں اور اتتھوں اور نردھنوں کو دھن دیکر
مہاراجہ دشرتھ نے پوجن کیا اور ان کو بستر آدک سے سب
کو پرسن کیا۔

بالمیک جی بولے کہ ہے بھاردواج اس پرکار بشسٹھ جی
کے بچن سنکر سب رگھو بنشی کرت کرتیہ ہوئے۔ یہ موکش اپائے
جس طرح مجھ سے شری برہما جی نے کہا تھا وہ میں نے تم کو
سنایا ہے جیسے شری رام چندر جی آدک کمار اور دشرتھ
آدک راجہ جیون مکت ہوکر بچرے ہیں تیسے ہی تم بھی بچرو
ان میں موہ بھی درشٹ آتا تھا پرنت سوروپ سے وے
چلایمان نہیں ہوئے۔ ہے بھاردواج گیان ایسا کوئی سکھ
نہیں اور اگیان ایسا دکھ بھی کوئی نہیں۔ یہ جو موکش اپائے
میں نے تم سے کہا ہے سو پرم پاون ہے سنسار سمدر سے
پار کرنے والا ہے دکھ روپی اندھکار کو ناش کرتا سورج روپ

ہے اور سکھ روپی کمل کی کھان کا نالاب ہے جو پُرش بار بار اس کا بچار کرے وہ مہا گھور دکھ ہو تو بھی شانت پد کو پراپت ہو جو کوئی اس موکش اپائے کو پڑھے گا یا کہیگا یا سُنیگا یا لکھیگا یا اس پستک کو لکھ کر کسیکو دے گا تو اوس کے ہردے میں جو کامنا ہوگی وہ پوری ہو جائے گی اور وہ برہم لوک کو پراپت ہوگا اور اشو میدھ جگ کرنے کا پھل پاوے گا۔ یہ بہار دواج جن کتھاؤں اور جگتیوں سے وششٹھ جی نے شری رام چندر جی کو جگایا تھا وہ میں نے تم کو سنایا ہے۔ اپنے اپدیش سے انہوں نے اُن کو جیون مُکت کیا تھا اور کہا تھا کہ تم راج لکھمی کو بھوگو وہی میں نے بھی تم سے کہا ہے کہ جیون مُکت ہو کر اپنے آپ کرم میں سا دھان ہو رہو پر نشچے سدا آتم ستا میں رکھو :-

---

سماپت ہوا

اطلاع

اس کتاب کی ۵۰۰ کاپیاں مفت تقسیم کرنے کیلئے چھپوائی
گئی ہیں۔ جس صاحب کو اس کے مضمون سے دلچسپی ہو
وہ ایک کاپی مؤلّف سے ۲ر محصولڈاک بھیجکر
طلب کرسکتا ہے۔ اور جو صاحب مفت لینا پسند نہ
کریں وہ ۱۲ر علاوہ محصولڈاک بھیج سکتے ہیں۔ جو رقم
اسطرح وصول ہوگی وہ اور کاپیاں چھپوانیں صرف
کیجاوے گی ٭